بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''کہہ دو حق آیا اور باطل مٹ گیا بے شک باطل مٹنے ہی والا تھا'' (بنی اسرائیل)

# ظہورِ مہدیؑ، ثبوتِ مہدیؑ

(جب ظہور مہدی ہو گیا تو پھر ثبوت کی ضرورت نہ رہی)


از

راقم فقیر حقیر

**سید رفعت جاوید** (اہل کالاڈیرہ)



**ناشر**

**مہدویہ ویلفیر ٹرسٹ**

قریب حظیرۂ حضرت بندگی میاں سید راج محمدؒ

المعروف بہ حظیرۂ شہیداںؒ چنچل گوڑہ، حیدرآباد، تلنگانہ

نام کتاب : ظہورِ مہدیؑ، ثبوت مہدیؑ

راقم الحروف : حقیر فقیر سید رفعت جاوید (اہل کالاڈیرہ)

ماہ وسن اشاعت : ماہ محرم الحرام ۱۴۴۵ ہجری مطابق ماہ اگست ۲۰۲۳ عیسوی

کمپیوٹر کتابت وملنے کا پتہ: SAN کمپیوٹر سنٹر، نئی سڑک، چنچل گوڑہ، حیدرآباد۔ تلنگانہ (ہند)

فون نمبر 9959912642

# ابتدائیہ

ظہور مہدیؑ، ثبوتِ مہدیؑ

کے زیرِ عنوان یہ چند صفحات مصدقانِ مہدی موعودؑ کے لئے ہیں۔ حضرت بندگی میراں سیدنا یوسف بارہ بنی اسرائیل رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ مہدی موعود علیہ السلام کی سیرت ہی آپ کے مہدی ہونے کا ثبوت ہے۔ زیرِ نظر کتاب میں سب سے پہلے ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ۔

سورہ الصف (۶۱) آیت (۸): ''یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھادیں۔ حالانکہ اللہ اپنی روشنی کو پورا کر کے رہے گا''

اللہ تعالیٰ نے مہدویت کو جاوداں (مٹنے یا رکنے سے محفوظ فرمادیا ہے)

پیہم رواں (اس کا فیض تا قیامت جاری وساری ہے)

ہردم جواں (مہدویت کو ضعف یا پژمردگی سے محفوظ فرمادیا ہے)

قارئین کرام! اولاً وہ اٹھارہ آیات درج ہیں جن میں دس آیات ہستیٔ پرنور حضور میراں سید محمد مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ السلام کے حق میں اور آٹھ آیات قوم مہدیؑ سے متعلق ہیں۔

''بعثت مہدی موعودؑ احادیث کی روشنی میں'' کے زیرِ عنوان علامہ سید نجم الدینؒ افضل العلماء کی کتاب کی تلخیص پیش کی گئی ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی کئی عنوانات کے تحت لکھا گیا ہے۔

ارشاد مبارک کہ حضور پرنور محمد رسول اللہ ﷺ ''جب مہدی درمیانی زمانے میں آئیں گے تو ان کی مخالفت خصوصاً علماء وفقہاء کریں گے کیونکہ ان کی حکومت اور ریاست باقی نہیں رہے گی۔

دوسری حدیث ماخوذ از ''فتوحات مکیہ'' از حضرت محی الدین ابن عربیؒ (مبشر مہدی بہ ''پہلوان دین'')

''جب امام مہدی نکلے گا تو علانیہ دشمن (طبقہ) سوائے علماء وفقہاء (دین کی باتوں کو باریکی سے بتلانے والے) کے خاص کر کوئی نہ ہوگا۔ کیونکہ ان کی ریاست باقی نہ رہے گی جیسا کہ باقی نہ رہی ریاست یہود ونصاریٰ کی۔

حضرت بندگی میاں عبدالغفور سجاوندیؒ نے اپنے رسالہ ''ہژدہ آیات'' میں ان اٹھارہ آیات کی نشاندہی فرمائی ہے جن میں دس آیات حضور پرنور مہدی موعود علیہ السلام سے متعلق ہیں اور آٹھ آیات میں قوم مہدی موعود علیہ السلام کے تعلق سے فرمایا گیا ہے۔ وہ آیات درج ذیل ہیں۔

# فہرست


| نشان سلسلہ | عنوانات | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| (۱) | القرآن والمہدی - اٹھارہ آیات | (۱) |
| (۲) | نور سراپا نور ہے ذات مہدی موعودؑ | (۷) |
| (۳) | چند معجزات | (۱۰) |
| (۴) | تلخیص کتاب حضرت علامہ سید نجم الدینؒ افضل العلماء | (۱۲) |
| (۵) | دریا درکوزہ (۱) | (۲۰) |
| (۶) | دریا درکوزہ (۲) | (۲۴) |
| (۷) | مختلف مقامات کے واقعات امامنا علیہ السلام کے جوابات منکر عالموں کو | (۲۵) |
| (۸) | ارشاد حضرت بندگی میاں سیدنا شاہ دلاورؓ | (۳۶) |
| (۹) | آیات محکمات و متشابہات | (۳۹) |
| (۱۰) | اجتماع مہدی و عیسیٰ علیہم السلام کے تخیل کی تردید | (۴۶) |
| (۱۱) | تصدیق مہدیؑ سے روکنے بے بنیاد باتیں | (۵۲) |
| (۱۲) | سینوں میں داغ ہائے عشق کو رکھنا ہو تو | (۵۵) |
| (۱۳) | مہدی موعودؑ کے کسی ایک حکم کا انکار بھی انکار مہدی ہے | (۷۰) |
| (۱۴) | فرمان مہدیؑ جس کا مسئلہ عالیت پر ہو لے لو | (۷۴) |
| (۱۵) | بہ حکم حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم منافقین کو دوست بنانے کی ممانعت | (۷۷) |
| (۱۶) | اہل انکار کا یہ اطمینان مہدی آمد و گزشت کی بین دلیل ہے | (۸۲) |
| (۱۷) | قوم مہدی پر الطاف و عنایات خداوندی | (۹۴) |
| (۱۸) | اختتامیہ | |

# القرآن والمہدیؑ

امام بغویؒ نے اپنی تفسیر ''معالم التنزیل'' میں اللہ تعالیٰ کے قول یا ایھا الذین امنوا علیکم انفسکم (مومنوتم اپنی فکر کرو) کے تحت لکھا ہے کہ -

☆ بعض آیات ایسی ہیں جن کی تاویل ان کے نازل ہونے سے پہلے واقع ہوچکی ہیں۔

☆ اور بعض آیات ایسی ہیں کہ جن کی تاویل عہد نبوی ﷺ میں واقع ہوچکی ہیں۔

☆ اور بعض آیات ایسی ہیں کہ جن کی تاویل نبی ﷺ کے کچھ عرصہ بعد واقع ہوئیں۔

☆ اور بعض آیات ایسی ہیں کہ جن کی تاویل آخری زمانہ میں ہوں گی۔

حضرت بندگی میاں شیخ علائیؒ خلیفہ حضرت بندگی میاں لاڑ شاہؓ نے امام بغویؒ کی تفسیر کے تحت ان آیات کے تعلق سے تغیر بیان فرمائی ہے۔مزید تحریر فرمایا ہے کہ

فسوف یاتی اللہ بقوم........ الخ سے زمانہ مستقبل میں کسی کو لانا مراد ہے۔ اور اگر زمانہ مستقبل میں لانا اور پیدا کرنا مراد نہ ہوتو اشکال (یعنی بظاہر جس کے قبول کرنے میں پس وپیش یا تامل ہو) وارد ہوتا ہے۔

تفسیر نیشاپوری میں تو یہ ذکر کردیا گیا ہے کہ

لعل الراد منه القوم المهدی (شائد کہ اس سے مراد مہدیؑ کی قوم ہے)

ثلة من الاولین وثلة من الآخرین کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''یہ دونوں گروہ میری امّت سے ہیں'' پس وہ گروہ جس۔کہ لانے کا وعدہ کیا گیا ہے وہ یہی گروہِ مہدیؑ ہے۔

حضرت بندگی میاں عبدالغفور سجاوندیؒ نے اپنے رسالہ ہژدہ آیات میں ان اٹھارہ
آیات کی نشان دہی فرمادی ہے جن میں کی دس آیات حضور مہدی علیہ السلام سے متعلق ہیں، ا
آٹھ آیات قوم مہدی سے متعلق ہیں۔ اب آیئے ان دس آیات کو پڑھئے جو اشارتاً ذاتِ مہدیِ
موعودؑ کے لئے ہیں۔

(۱) ترجمہ: اور جب آزمایا ابراہیمؑ کو ان کے رب نے چند باتوں میں تو ابراہیمؑ نے اس

پورا کر دکھایا۔ اللہ نے فرمایا میں بنانے والا ہوں تجھ کو لوگوں کا امام ابراہیمؑ نے کہا اور میری اولاد میں سے بھی (امام بنائیو) (سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۲۴)

حضرت مہدی موعودؑ سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ ''اللہ نے مجھے حکم کیا ہے کہ وہ مسلم امام جس کی ابراہیمؑ نے اپنی ذریت (اولاد) میں سے ہونے کے بارے میں دعا کی ہے وہ فقط تیری ذات ہے نہ کہ کوئی اور

(۲) ترجمہ: اگر وہ تجھ سے جھگڑا کریں تو، تو (اے محمدؐ) کہدے میں نے اپنی ذات اللہ کے حوالے کر دی اور وہ بھی اپنی ذات کو اللہ کے حوالے کر دے گا جو میری پیروی کرنے والا ہے۔ (سورہ آل عمران آیت نمبر ۲۰)

مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا ''اللہ نے مجھے فرمایا کہ یہ من (من اتبعنی میں آیا ہے) خاص ہے اس سے مراد صرف تیری ذات ہے کوئی اور نہیں۔

(۳) ترجمہ: اور یہ قرآن وحی کے ذریعہ مجھ پر اتارا گیا تاکہ اس کے ذریعہ میں تم کو ڈراؤں اور (اسی طرح) وہ بھی ڈرائے گا جس کو یہ قرآن پہنچے۔ (سورہ انعام آیت نمبر ۱۹)

امامنا علیہ السلام نے فرمایا (اللہ کا ارشاد ہے کہ) جو من خاص ہے مراد فقط تیری ذات کے کوئی اور نہیں۔

(۴) ترجمہ: اے نبیؐ کافی ہے اللہ تیرے لئے اور اس کے لئے بھی جو تیرا تابع ہے مومنین سے امامنا علیہ السلام نے فرمایا اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ یہ من خاص ہے اور اس سے مراد فقط تیری ذات ہے نہ کہ تیرا غیر (سورہ انفال آیت نمبر ۶۴)

(۵) ترجمہ: پھر تفصیل سے بیان کی جائیں گی حکمت والے باخبر کی طرف سے۔ (سورہ ہود آیت نمبر ۱)

حضرت مہدی موعودؑ نے فرمایا کہ یہ ایسی کتاب ہے جس کی آیتیں مضبوط کی گئی ہیں محمد کی زبان سے پھر تفصیل سے بیان کی جائیں گی اس کی آیتیں مہدی کی زبان سے حکیم وخبیر کی جانب سے۔

(۶) ترجمہ: پس کیا وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے حجت پر (سورہ ہود آیت نمبر ۱۷)

مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ مـن خاص ہے اور اس سے مراد فقط بحکم خدا میری ذات ہے کوئی اور نہیں۔

(۷) ترجمہ: اے محمد آپ کہہ دیجئے کہ یہ میرا راستہ ہے بلاتا ہوں (مخلوق کو) اللہ کی طرف بینائی پر میں اور میرا تابع (بھی بلائے گا)۔ (سورہ یوسف آیت نمبر ۱۰۸)

فرمان مہدی موعود علیہ السلام اللہ نے مجھے حکم کیا ہے کہ من اتبعنی کا من خاص ہے اور اس سے فقط تیری ذات مراد ہے اس میں غیر شریک نہیں۔

(۸) ترجمہ: پیدا کیا انسان کو اس کو بیان کی تعلیم دی۔ (سورہ رحمٰن آیت نمبر ۳ اور ۴)

فرمان مہدی مجھے اللہ نے حکم دیا ہے الانسان سے مراد تیری ذات ہے۔

(۹) ثم ان علینا بیانہ ترجمہ: پھر ہمارے ذمہ اس (قرآن) کا بیان۔ (سورہ قیامۃ آیت نمبر ۱۹

مہدی موعود علیہ السلام نے بحکم خدا فرمایا تحقیق ہمارے ذمہ قرآن کا بیان یعنی مہدی موعودؑ کی زبان سے اور وہ تیری ذات ہے یعنی ہم کو تجھ پر لازم گردانا اس کا بیان۔

نوٹ: اس آیت سے پہلے ارشاد باری تعالیٰ ہے انا علینا جمعہ وقرانہ ترجمہ: اس قرآن کا پڑھانا اور جمع کرنا ہمارے ذمہ ہے۔

پاس بینہ آیا۔(سورہ بینہ آیت نمبر ۴)

مہدی موعودؑ نے فرمایا اللہ کا حکم ہوتا ہے کہ ان لوگوں سے مراد جن کو کتاب دی گئی تیرے زمانے کے علماء ہیں اور بینہ سے مراد مہدی موعودؑ ہے وہ تیری ذات ہے۔

یہ تو تھیں وہ دس آیات جس میں خاص طور پر حضرت مہدی موعود علیہ السلام کا ذکر آیا ہے اور باقی آٹھ آیات قوم مہدیؑ سے متعلق ہیں۔

(۱) ترجمہ: بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق اور لیل ونہار کی گردش میں نشانیاں ہیں عقل والوں کے لئے جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں کھڑے ہوئے، بیٹھے ہوتے اور لیٹے ہوئے۔

(سورہ آل عمران آیت نمبر ۴)

فرمان مہدی علیہ السلام: "مجھ کو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ اس قوم سے مراد فقط تیری قوم ہے کوئی اور نہیں۔

(۲) ترجمہ: اگر تم میں سے کوئی اپنے دین سے پھر جائے تو عنقریب اللہ ایک قوم کو لائے گا جس سے وہ محبت کرے گا اور وہ قوم اللہ سے محبت کرے گی۔(سورہ المائدہ آیت نمبر ۵۴)

فرمان مہدیؑ: "مجھ کو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ اس قوم سے مراد فقط تیری قوم ہے کوئی اور نہیں"۔

(۳) ترجمہ: اگر یہ کافران (قرآنی خبروں) کا انکار کریں تو ہم نے مقرر کیا ہے ایک قوم کو ان (قرآنی خبروں) کا انکار کرنے والی نہیں ہے۔(سورہ الانعام آیت نمبر ۸۹)

حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ اس قوم سے مراد فقط تیری قوم ہے کوئی اور نہیں۔

(۴) [illegible] کتاب کا ان لوگوں کو جنہیں ہم نے منتخب کرلیا ہے اپنے

بندوں میں سے بعض ان میں کے ظالم النفس ہیں۔(سورہ فاطر آیت نمبر ۳۲)

فرمان مہدی موعودؑ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ وارثین کتاب سے مراد تیری قوم ہے فقط

ان کے سوائے کوئی اور نہیں۔

(۵) ترجمہ: یعنی اگر تم روگردانی کروگے تو اللہ تمہارے بدلے ایک قوم کو لائے گا تمہارے

سوائے۔(سورہ محمد آیت نمبر ۳۸)

فرمان مہدی موعودؑ "اللہ نے مجھے حکم دیا ہے اس قوم سے مراد فقط تیری قوم ہے کوئی اور نہیں۔"

(۶) ترجمہ: اور تھوڑے آخرین میں سے۔(سورہ واقعہ آیت نمبر ۱۴)

فرمان مہدی موعودؑ اللہ کا مجھے حکم ہوتا ہے کہ اللہ کے فرمان "اور ایک جماعت ہے اولین

میں سے" اس امت کے اگلے لوگ مراد ہیں وہ نبی کے اصحاب اور تابعین ہیں اور اللہ کے قول اور

ایک جماعت آخرین میں سے۔اس سے امت کے پچھلے لوگ مراد ہیں اور فقط تیری قوم ہے۔

(۷) ترجمہ: ایک جماعت ہے آخرین میں سے (سورہ واقعہ آیت نمبر ۱۹)

فرمان مہدیؑ: "مجھے اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قول اور ایک جماعت ہے

اولین میں سے اس امت کے اگلے لوگ مراد ہیں۔ اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے

تابعین ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے قول اور ایک جماعت ہے آخرین کی سے اس امت کے پچھلے لوگ

مراد ہیں۔ اور وہ فقط تیری قوم ہے۔

(۸) ترجمہ: اور بھیجا آخرین میں انہی میں سے جو امیین سے نہیں ملے ہیں۔

(سورہ جمعہ آیت نمبر ۳)

فرمان مہدی موعودؑ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے و آخرین منھم سے مراد فقط تیری قوم ہے

اور رسولاً منھم سے مراد تیری ذات ہے۔ ✓

ماخوذ از: ''مولود میاں عبدالرحمنؒ ''

(مصنفہ حضرت بندگی میاں شاہ عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

## نور سراپا نور ہے ذاتِ مہدیؑ

امامنا مہدی موعود علیہ السلام کی ولادت مبارکہ سے قبل آپؑ کی والدہ ماجدہ نے معاملہ میں دیکھا کہ چاند اور دوسری روایت میں سورج آسمان سے نیچے آ کر بی بیؒ کے کرتے کے دامن میں داخل ہو کر نکل گیا۔

جس قدر بلند ہوتا تھا تجلی روشن اور زیادہ ہوتی تھی اسی وقت بی بیؒ بے ہوش اور جذبہ حق میں مستغرق ہو گئیں۔

یہ بات، جب بی بیؒ کے بھائی ملک قیام الملک کو معلوم ہوئی تو فرمایا کہ انشاء اللہ آپ کے شکم میں خاتم الاولیاء کو حق تعالیٰ پیدا کرے گا اور قدم بوس ہو کر فرمایا اے میری بہن تو نے ہم کو اور ہماری سات کری بلکہ اس سے زیادہ کو سرفراز کیا لیکن شرط یہ ہے کہ اپنے پرائے پر ظاہر نہ کر۔ چار ماہ کے بعد والدہ کبھی کبھی اپنے شکم سے آواز سنتی تھیں کہ ''مہدی موعودؑ حق ہے''، حمل کی مدت معین پر پیر کے دن حضرت رسالت پناہ ﷺ کی ہجرت کے آٹھ سو سینتالیس سال بعد شہر جون پور میں حضرت امامنا مہدی موعود علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔

اس وقت سارے شہر جونپور میں ایک تجلی نما روشنی پیدا ہوئی۔ جس سے شہر کے تمام گھر، پتھر اور درخت سب کے سب روشن ہو گئے۔ اس روشنی سے لوگ حیرت سے اِدھر اُدھر دوڑے اور چراغ تو سب بجھ گئے تھے جو صبح تک روشن نہ ہو سکے۔

یہ حضرت مہدی علیہ السلام کی ولادت کا معجزہ تھا۔ علاوہ ازیں اس آیت کی آواز آئی۔

ترجمہ: کہہ دو حق آیا اور باطل مٹ گیا بے شک **باطل مٹنے ہی والا تھا**'' شہر اور اطراف کے بت

مہدویت جاوداں، پیہم رواں، ہر دم جواں

خانوں کے بت اوندھے گر گئے۔

حضرت مہدی موعود علیہ السلام صورت اور سیرت میں حضور ﷺ سے کافی مشابہ تھے چنانچہ مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ "اگر بندہ اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ایک زمانے میں ہوتے تو کوئی شخص ہمارے درمیان تمیز نہ کرسکتا"۔

آپ کے سیدھے شانہ پر مہرِ ولایت موجود تھی۔ جس کی زیارت حضرت میاں شیخ مومن توکلیؒ اور حضرت یوسف سہیتؒ نے کی تھی۔

پسینے کی خوشبو گلاب کی مانند، لعاب دہن مبارک مشک وعنبر کی طرح خوشبودار، اعضائے مبارک معطر ایسی خوشبو جیسی کہ آپ نے عطر استعمال فرمایا ہو۔

چہرہ مبارک دیکھنے والوں کی بلاؤں کو دفع کرنے والا، دیکھنے والوں کے لئے باعث راحت اور فرحت دل، کامل عظمت کے ساتھ پورا وقار، شیریں سخن (ایسا کلام جو سننے والے کو مٹھاس کا احساس دلاتا) نرم آواز، زبان مبارک صدق وسچائی سے بھری ہوئی، فصاحت ایسی کہ سننے والوں کو سیری نہ ہو۔

چہرہ پر خوبصورتی، لطافت کے ساتھ منکسر المزاج، بہت رونے والے، کم ہنسنے والے، سراپا کامل لطافت (یعنی ہر کسی سے نہایت محبت وشفقت سے بات کرتے) لیکن سننے والے پر ہیبت طاری رہتی۔

اور دبدبہ طاری رہتا۔ کلام پاک حکمت سے بھرپور، معلومات سے بھرپور، اکثر مسکراتے، مروّت حد سے زیادہ، کامل بہادری، سخاوت، صادق الاقوال، پیمبر افعال، آپ کا حال قرآن شریف کے موافق تھا۔

لیکن معجزہ یہ تھا کہ کھڑے ہوئے لوگوں میں سب سے اونچے، بیٹھے ہوئے لوگوں میں آپ

کم خوراکی کا یہ عالم تھا کہ جب لوروانگی کے وقت مسلسل فاقے ہوئے، ساتھی حضرات آنے پر کچھ کھا لیتے لیکن آپ علیہ السلام نے پانی کے چند گھونٹ پر اکتفا فرمایا، جو ایک معجزہ ہے۔

بارہ سالہ جذبہ میں ابتداء میں سات سال نہ تو کھانے کا ایک دانہ تناول فرمایا اور نہ ہی پانی کا ایک گھونٹ پیا، دوسرا معجزہ یہ ہے کہ بعد کے پانچ سال میں ساڑھے سترہ سیر اناج آپ کے شکم اطہر میں گیا ہے۔

بیان قرآن فرماتے، آپ سے ملنے والے کے گناہ دُھل جاتے۔ مردانگی کے فرد اور جواں مردی کا خزانہ تھے۔ اگر کسی سے کوئی زحمت یا تکلیف پہنچتی تو معاف فرمادیتے۔

لوگوں کی عیب پوشی فرماتے۔ غصہ دیر سے آتا اور پھر جلد خوشنود ہو جاتے۔ یعنی جس پر غصہ ہوتے اس کو معاف فرما کر خوشنود ہو جاتے۔

بولنے والے کی بات پوری توجہ سے سماعت فرماتے۔ صرف حق بات ارشاد فرماتے۔ خدا اور رسول ﷺ کے احکامات کی حمایت فرماتے تمام رسوم عادتوں اور بدعتوں کو مٹاتے۔

چونکہ آپ کی مبارک بعثت خاص و عام پر ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے ارشاد میں شیرینی، آواز میں نرمی ودیعت فرمادی۔

غریبوں کے مونس، یتیموں کے غم خوار، فقیروں کو عزت دینے والے، احمقوں کی بات پر تحمل فرمانے والے اور ان سے مقابلہ نہ فرمانے والے، بیماروں کی عیادت فرمانے والے۔ (علیہ السلام)

(مولود میاں عبدالرحمٰنؒ سے لیا ہوا یہ مختصر اقتباس ختم ہوا)

xxx

## چند معجزات اور معجز نما واقعات مہدی موعود علیہ السلام

### از کتاب سیر مسعود واقعات مہدی موعودؑ

(۵۵) کالپی بی بی بھیکیا کسی معزول راجہ کی دختر تھیں آسیب زدہ تھیں۔ کپڑوں کا ہوش نہ رہتا تھا۔ عاملوں کو دکھلایا گیا مگر لکھا گیا ہے کہ جس عامل نے مقابلہ کیا اس کی گردن مروڑ کر رکھ دیتی ہے۔ حضور پرنور مہدی موعودؑ کی خدمت میں انکے والدین نے آکر استدعا کی۔ آپؑ نے گلوری کا پس خوردہ عنایت فرمایا۔ جس کے کھلانے سے وہ بالکل تندرست ہوگئیں۔ پس خوردہ کھالینے سے وہ ہندو قوم سے باہر ہوگئیں لہٰذا ان کی قوم کے لوگوں نے حضور مہدی موعودؑ میں بھجوایا بعدازاں بی بی الہدیؓ کی درخواست پر حضور مہدی موعودؑ کے شرف نکاح سے مشرف فرمایا۔

حضور پرنور مہدی موعود علیہ السلام سے کوئی تین سو کوس ایک بزرگ کو مہدی موعودؑ کی خوشبو آئی خدمت مبارک میں حاضر ہوگئے اور معروضہ پیش کیا۔

(۶۴) مانڈو: حضور مہدی موعودؑ کے ڈیڑھ سالہ فرزند قضائے الٰہی سے برادر بزرگ حضرت ثانی مہدیؓ کے ہاتھ سے چھوٹ کر ایک ابلتے پانی کی دیگ میں گر گئے اور جان بحق تسلیم ہوئے۔ برادر بزرگ حضرت ثانی مہدیؓ کو اس قدر رنج ہوا کہ حجرہ بند کر کے زاری اور سوز کرنے لگے اس رنج کی اطلاع مہدی موعودؑ کو ہوئی آپ تشریف لائے حجرہ کو کھلوایا اور سینے سے لگا کر اور نہایت تسکین دے کر سمجھایا کہ مشیت ایزدی میں کسی کو دخل نہیں۔ یہ ہمارے ہم مقام تھے منظور الٰہی یوں ہوا کہ دو یک جانہ رہیں' ایک کی عمر کوتاہ کردی ۔ قضائے الٰہی پر راضی رہے۔ میاں سید اجملؓ کی تدفین مانڈو کے بڑے مقبرہ میں ہوئی منکر نکیر کو جواب دے کر فوراً بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوگئے اور عرض کیا کہ

"الٰہی تیرا حکم ازل میں ہی ہو چکا ہے کہ میدان عرفات (قیامت' یوم حشر) میں سید اجمل کی بھی ایک جماعت ہوگی وہ کہاں ہے؟

فرمان الٰہی ہوا اس مقبرے کے جتنے مردے عذاب میں گرفتار تھے ان سب کو تیرے طفیل سے نجات دے کر تیری جماعت بناتا ہوں۔ پھر یہ بھی فرمادیا کہ اس مقبرہ میں ساڑھے تین سو حفاظ کلام اللہ کو عذاب ہو رہا تھا وہ بھی بخشے گئے۔ حضور پرنور مہدی موعود علیہ السلام کی یہ شان اللہ نے بنائی تھی کہ آپ کے ان فرزندوں کو آپ کے ہم مقام ہونے سے سرفراز فرمایا۔

چنانچہ مانڈو میں میاں سید اجملؓ کے وصال پر آپ سے فرمانا کہ مشیت ایزدی میں کسی کو دخل نہیں' یہ ہمارے ہم مقام تھے' منظور الٰہی یوں ہوا کہ وہ یک جانہ رہیں' ایک کی عمر کوتاہ کردی۔ قضائے الٰہی پر رہے بعدازاں فرح مبارک میں حب آپ نماز جمعہ کے لئے تشریف لے جا رہے تھے حضرت ثانی مہدیؓ ہمراہ تھے۔ اتفاقاً اثنائے راہ برابر چلنے لگے۔ مہدی موعودؑ نے فرمایا بھائی سید محمود یا تو آگے ہو جاؤ یا پیچھے سے ہو کر آؤ کیونکہ دونوں ذوات برابر ہوگئے خدائے تعالیٰ غیور ہے دو میں سے ایک کو اٹھالے گا آمنا و صدقنا۔ امامنا علیہ السلام پر دوسرا جمعہ نہیں آیا اس سے قبل یوم دوشنبہ مہدی موعود علیہ السلام نے پردہ فرمایا۔

صفحہ ( ) مانڈو میں سلطان غیاث الدین خلجی کو ان کے بیٹے نے نظر بند رکھا تھا اور پیروں میں بیڑیاں ڈال دی تھیں خدمت مہدیؑ میں نہ آسکے امامناؑ کے بہتر احوال' کمال کی خوبیوں اور بہترین عادتوں کے تعلق سے معلوم ہوگیا تو انہوں نے تین درخواستیں کہلوائیں اور اس سے پہلے کہدیا کہ "بس یہی ذات مہدی موعود ہے۔ فوری تصدیق کرتا ہے اور سید محمد خدا بخش سے تین باتیں مانگتا ہے۔

☆ عاقبت کی خیریت اور ایمان کی سلامتی۔

☆ دوم: حالت مظلومی میں زندگی پوری ہو۔

☆ شہادت کا حصول۔

حضور مہدی موعود علیہ السلام نے سن کر فرمایا ''تینوں قبول، تینوں قبول، تینوں قبول''

دولت آباد: حضور پرنور مہدی موعود علیہ السلام کا یہ معجزہ بھی ہے کہ آپ کو اولیاء اللہ کے احوال سے منجانب خدا واقف کروادیا گیا۔ چنانچہ اس مقام دولت آباد میں حضرت سید شاہ راجو قتالؒ کے روضہ سے سید ممنؒ کے روضہ تک آپ انگوٹھوں پر گئے۔ حضرت بندگی میاں سید سلام اللہؓ کے دریافت کرنے پر فرمایا: ''یہاں اس قدر ولی کامل سوئے ہوئے ہیں کہ ان میں کا ایک ولی بھی اپنا بھید ظاہر کرتا تو تمام خلق اس کی گرویدہ اور معتقد ہوجاتی۔ لیکن انہوں نے شہرت کو پسند نہ فرمایا اور گمنامی کی زندگی کو اختیار کیا۔

احمد نگر: جب احمد نظام شاہ کو برہان پور کی فتح کا خیال ہوا اس وقت دارالسلطنت سے یہاں آنے میں بڑا فاصلہ پڑتا تھا۔ لہٰذا اس کے قرب میں ایک شہر بسا کر اس کا نام ''احمد نگر'' رکھا یہ واقعہ نوسو ہجری کا ہے۔ بادشاہ احمد نظام شاہ جو لاولد تھا حضور پرنورؑ مہدی موعودؑ کے پان کے پس خوردہ سے اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا کیا جس کا نام برہان نظام الملک تھا اس کے زمانہ میں مہدویت نے ملک دکن میں شاعت پائی۔ تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ احمد نظام شاہ بعد میں پلٹ گیا تھا اور اثناء اشری (شیعہ) ہوگیا تھا۔

صفحہ (۷۰) بیدر: بیدر میں حضرت میاں شیخ ممن توکلیؓ کو حضورؑ مہدی موعود کی مہر ولایت کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ آپ نے کہا کہ روز قیامت جب اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ اے شیخ محمد ہمارے لئے کیا تحفہ لایا ہے۔ عرض کروں گا خداوندا یہ دو آنکھیں جن سے تیرے محبوب خاتم الولیٰ کی ''مہدویت'' دیکھی ہیں۔

قاضی علاء الدین بیدری، مولانا ضیاء الدین، شیخ بابو اور قاضی عبدالواحد جونیری رضی اللہ عنہم نے ہاتف کی آواز سنی کہ مہدی موعودؑ کا ظہور ہوگیا۔ سب اپنا اپنا عہدہ چھوڑ کر خدمت میں آئے۔ تصدیق کی، مرید ہوئے بعد ہمراہ مہدیؑ کے ہجرت اختیار کی۔

## تلخیص کتاب ''بعثتِ مہدی احادیث کی روشنی میں''

## از علامہ حضرت سید نجم الدینؒ افضل العلماء

قارئین کرام! ''مہدی اور قوم مہدی کے تعلق سے آپ نے اٹھارہ آیات پڑھ لیں اب چند احادیث شریفہ بھی پڑھ لیں۔ یہ حضرت علامہ سید نجم الدین افضل العلماءؒ کی کتاب ''بعثتِ مہدی احادیث کی روشنی میں'' سے لی جا رہی ہے۔

علامہ لکھتے ہیں ''مہدی علیہ السلام کی بعثت قرآن شریف سے اس طرح ثابت ہے جس طرح کتب سماویہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت انبیائے سابقین کی شہادتوں سے محقق (ثابت) ہوتی ہیں۔

بعثت مہدی علیہ السلام سے متعلق جس قدر حدیثیں آئی ہیں وہ موضوع اور بنائی ہوئی نہیں ہیں بلکہ ایسی صحیح اور مستند ہیں کہ ان احادیث کی رو سے مہدی علیہ السلام کی بعثت ضروری ہونے کا اعتقاد رکھنا ہر مسلمان کے لئے لازم وفرض ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ تقریباً تمام فرقہ ہائے اسلامیہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ضرورتِ بعثت کے قائل ہیں۔ اگر ان میں اختلاف ہے تو صرف یہی کہ اس پر عظمت وجلال مفہوم کا مصداق کونسی ذات اقدس ہے؟ مہدویہ قائل ہیں کہ اس ذات اقدس کا ظہور ہو گیا اور دوسرے مسلمان فرقے اس کے منتظر ہیں۔

غرض بعثت مہدی کا مسئلہ اسلامی عقائد کا ایک ضروری جزو ہے۔ اور تمام اسلامی فرقے ضرورت بعثت مہدی علیہ السلام کے معتقد ہیں۔ البتہ اگر اختلاف ہے تو صرف تعین شخصی میں کہ وہ موعود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں۔

ہم مہدوی آیات اور احادیث کی روشنی میں یقین واثق اور اعتقاد جازم رکھتے ہیں کہ حضرت امامنا سید محمد (جونپوری) مہدی موعودؑ خلیفۃ اللہ، معصوم عن الخطاء اور خاتم ولایت محمدیہ ہیں۔ موعود خدا وموعود رسول خدا آپ کی ذات قدسی صفات ہے۔ جو لوگ وجود مہدی علیہ السلام کے ضروری ہونے میں شک کرتے ہیں ان کی بحث احادیث رسول اللہ ﷺ کے قابل استدلال وواثق حجت ہونے پر مبنی ہے۔ یعنی وہ حدیث رسول اللہ صلعم کو در خور اعتناء نہیں سمجھتے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ دین اسلام کے تمام احکام کا ماخذ قرآن وحدیث ہیں۔ قرآن اصل قانون ہے تو حدیث شرحِ قانون ہے۔ اگر احادیث کو دین میں جو پایہ ومرتبہ ہے اس سے انکار کیا جائے تو یقیناً آدھا دین ناقص ہو جائے گا۔

مثلاً قرآن میں صرف نماز پڑھنے اور زکواۃ دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ لیکن نماز کی تفصیلات اور زکواۃ کے جملہ تفصیلی احکام احادیث ہی سے ثابت ہوں گے۔

پس صرف احادیث رسول ﷺ کی روشنی میں ظہور مہدی علیہ السلام کے مسئلہ کو اہل سنت کے اصول وضوابط کے مطابق واضح کر کے دکھانے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

مہدی علیہ السلام کی بعثت کے بارے میں جو احادیث شریفہ وارد ہیں وہ دوسرے اسلامی احکام ومسائل میں واردشدہ احادیث سے بہ لحاظ کثرت روایات وکثرت تعداد اور بلحاظ جامعیت بہت زیادہ ہیں۔

ملا علی قاری کا قول ہے کہ مہدی علیہ السلام کی بعثت کے بارے میں تین سو حدیثیں مروی ہیں۔ (المشرب الوردی فی مذہب المہدی)

علامہ برزنجیؒ ''اشاعۃ فی الاشراط الساعۃ'' میں لکھتے ہیں۔ ترجمہ: مہدی علیہ السلام کے متعلق جو احادیث مختلف روایتوں سے وارد ہیں ان کا حصر نہیں کیا جا سکتا۔ ہم ان کی تفصیل بیان کریں تو کتاب طویل ہو جائے گی۔ اور یہ کتاب کے موضوع سے خارج ہے۔ یہ احادیث مہدی علیہ

السلام جن کثیر التعداد صحابہ سے مروی ہیں۔ ان میں جلیل القدر صحابہ بھی ہیں جن کی روایت مرجح سمجھی جاتی ہے۔ اور صحابہ کی اتنی کثیر تعداد دوسرے مسائل میں کم پائی جاتی ہے۔

چنانچہ بعثت مہدی علیہ السلام کے بارے میں جن اصحاب کرام سے احادیث شریفہ مروی ہیں ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔
علی ابن ابی طالب، حسین بن علی، عبداللہ بن مسعود، عبد اللہ بن عباس، عبد اللہ ابن عمر، حذیفہ، جابر ابن عبد اللہ، ابوہریرہ، سعید ابن المسیب، ابوایوب انصاری، عمار بن یاسر، ثوبان، ابوذر غفاری، عوف بن مالک، ازہری، عائشہ، ام سلمہ، ام حبیبہ، ابوسعید خدری، انس بن مالک، عبدالرحمن ابن عوف، قرۃ ابن ایاس، طلحہ، علی الہلال، کعب، ابوامامہ، عبداللہ ابن حارث، قیس ابن جابر، قرۃ المزنی، ابوالطفیل رضی اللہ عنہم اجمعین

اسی طرح احادیث مہدی علیہ السلام کو جن جلیل القدر محدثین نے اپنی اپنی صحاح و مسانید یا مجموعہ احادیث میں روایت کیا ہے ان کی تعداد تیس پینتیس تک پہنچتی ہے۔ اور ان میں مشہور محدثین اور ائمہ حدیث شامل ہیں۔ مثلاً امام احمد بن حنبل، ابوداؤد، ابن ماجہ، ترمذی، طبرانی، حاکم، ابونعیم، نعیم بن حماد، دارقطنی، باوردی، ابویعلی، بزاز، ابن عساکر، ابن مندہ، رویانی، ابوخزیمہ، ابوغوانہ، ابوالحسن خزنی، عمرو ابن شیبہ، عامر، ابوبکر مقری، خطیب ابن سعد، محابی، ابوعمر، ابن الدانی، ابن الجوزی، ابوغنم الکونی، ابوالحسن المنشاوی، ابن کثیر، قرطبی، حسن بن سفیان وغیرہ۔
مذکورہ بالا محدثین نے اپنی اپنی تالیفات میں کتاب الفتن یا کتاب القیامہ وغیرہ ابواب وفصول کے تحت احادیث مہدی کا ذکر کیا ہے۔ اور بعض خاص مجموعے تیار کئے ہیں اور ان میں صرف ان احادیث کا ذکر ہے جو حضرت مہدی علیہ السلام کی شان میں وارد ہیں۔ مثلاً

(۱) العقد الدرر فی احادیث المہدی المنتظر مولف فاضل العلماء یوسف بن یحیٰ بن علی المقدسی الشافعی

(۲) العرف الوردی فی اخبار المہدی مولفہ حافظ جلال الدین سیوطی

(۳) القول المختصر فی علامات المہدی المنتظر مولفہ شیخ ابن حجر الہیتمی الشافعی

(۴) البرہان فی علامات مہدی آخر الزماں مولف ملا علی متقی

(۵) المشرب الوردی فی مذہب المہدی مولف ملا علی قاری

(۶) التوضیح فی تواتر ماجاء فی المہدی المنتظر والمسیح مولفہ امام شوکانی

اسی طرح احادیث مہدی علیہ السلام کو جن جلیل القدر محدثین نے اپنی اپنی صحاح و مسانید یا مجموعہ احادیث میں روایت کیا ہے ان کی تعداد تیس پینتیس تک پہنچتی ہے۔ اور ان میں مشہور مشہور محدثین اور ائمہ حدیث شامل ہیں۔ ان مذکورہ محدثین میں اپنی اپنی تالیفات میں کتاب الفتن یا کتاب القیامہ وغیرہ ابواب وفصول کے تحت احادیث مہدی کا ذکر کیا ہے اور بعض نے ظہور مہدی کا خاص باب باندھا ہے۔
ان کے علاوہ کئی مشہور محدثین اور علمائے اہل سنت نے ان احادیث کے خاص مجموعے تیار کئے ہیں اور ان میں صرف ان احادیث کا ذکر کیا ہے جو حضرت مہدی علیہ السلام کی شان میں وارد ہیں مثلاً

احادیث کے خاص مجموعے چھ ہیں اور سات مصنفین کے نام بھی بتلائے گئے ہیں۔ احادیث مہدی علیہ السلام کے مقابلہ میں دوسرے اسلامی عقائد واعمال سے متعلق جو احادیث وارد ہیں ان کی روایت صرف بعض صحابہ سے کی گئی ہے۔ اور ان احادیث کا بعض بعض محدثین نے ذکر کیا ہے۔ ان کو وہ اہمیت و عظمت حاصل نہیں جو احادیث مہدی علیہ السلام کو حاصل ہے۔ بعض علماء کی تحریرات موجود ہیں لیکن ان میں قدر مشترک یا اہم نکتہ میں درج کیا جارہا ہے۔ تفصیلات دیکھئے از علامہ سید نجم الدین افضل العلماءؒ

شیخ ابن حجر الہیتمی اپنی کتاب میں مہدی کا آلِ رسولؐ سے ہونا تواتر امر وی ہے۔

علامہ سید محمد بن عبدالرسول برزنجی اعدہ ''الشاعۃ فی اشراط الساعۃ میں لکھا ہے'' وجود مہدی اور آپ کے آخر زمانہ میں پیدا ہونے اور آپؑ کے عترت رسول یعنی اولاد فاطمہ ہونے کی احادیث تواتر معنوی کی حد تک پہنچ گئی ہیں۔ان کے انکار کی کوئی وجہ نہیں ہے۔اس لئے یہ حدیث وارد ہے کہ ''جس نے دجال کا انکار کیا وہ کافر ہے۔اور جس نے مہدی کا انکار کیا وہ کافر ہے''

علامہ نظام الدین شاشی ''اصول شاشی'' میں لکھتے ہیں۔'' حدیث متواتر موجب علمی قطعی ہے اور اس کا رد کرنا کفر ہے۔منطقی طور پر ان اقوال سے یہ مقدمات ثابت ہوتے ہیں۔

(۱) وجود مہدی علیہ السلام حدیث متواتر سے ثابت ہے۔

(۲) جو بات احادیث متواترہ سے ثابت ہو وہ قطعی ویقینی ہے۔اس کا رد یا انکار ناممکن اور موجب کفر ہے۔

اس موعود رسول اللہ ﷺ کا ظہور ضروری ہونے کی یہ تاکیدات احادیث میں پائی جاتی ہیں کہ

☆ جب تک ان کا ظہور نہ ہو قیامت نہ آئے گی۔

☆ جب تک وہ مبعوث نہ ہو دنیا ختم نہ ہوگی۔

☆ اگر دنیا ختم ہونے کو ایک دن یا ایک رات ہی باقی رہ جائے تو خدائے تعالیٰ اس ایک دن یا ایک رات کو اتنا دراز فرمادے گا کہ اس میں اس کا ظہور ہوجائے۔

☆ اور امت کو یہ تاکید فرمائی گئی ہے کہ اس خلیفۃ اللہ کے درمیان برف بھی حائل ہو تو برف پر سے رینگتے ہوئے جاؤ اور اس سے بیعت کرو۔

کیا کسی کی عقل یہ باور کرسکتی ہے کہ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے جس ذات کے ظہور کو اس قدر ضروری اور اہم فرمایا ہے وہ ایک غیر ضروری مسئلہ بن جائے؟ پس کوئی مسلمان نہ اس میں تامل وانکار کرسکتا ہے اور نہ یہ کہہ سکتا ہے کہ ظہور مہدی علیہ السلام کا عقیدہ ہی سرے سے قابل قبول نہیں۔

اصول حدیث کا ایک اور ضابطہ ہے کہ اخبار متواترہ کے راویوں کے ضعف وقوت سے بحث نہیں کی جاتی بلکہ فاسقوں اور کافروں کی روایت بھی اگر چہ تواتر تک پہنچ جائے تو موجب یقین اور واجب عمل ہوتی ہے۔چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ شرح نخبۃ الفکر میں لکھتے ہیں۔متواتر کے راویوں سے بحث نہیں کی جاتی بلکہ بغیر بحث کے اس پر عمل کرنا واجب ہے کیوں کہ وہ موجب یقین ہے اگر چہ فاسقوں اور کافروں سے روایت ہوئی ہے۔

حضرت علامہ سید نجم الدینؒ نے ''احادیث مہدیؑ کو جھٹلانے والوں کی علمی طور پر تردید کی ہے اور اس کے لئے حضرت کی کتاب ''بعثتِ مہدیؑ احادیث کی روشنی میں'' خاص طور پر صفحات ۲۸ تا ۳۳ دیکھئے۔حضور پرنور مہدی علیہ السلام کے منکرین میں کا طبقہ کہتا ہے کہ وہ حدیث جس میں مہدی کا ذکر ہے اس میں مہدی کوئی اور نہیں بلکہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث **لا مھدی الا عیسیٰ ابن مریمؑ** قابل حجت نہیں ہے۔کیونکہ اس کے اسناد میں ضعف ہے۔راوی حدیث محمد بن خالد مجہول اور مضطرب بھی ہے کیونکہ کبھی اس اسناد کو حضرت امام شافعیؒ کی طرف منسوب کرتا ہے اور کبھی ابان بن صالح کی طرف منسوب کر کے کہتا ہے کہ ابان بن صالح نے حسن بصریؒ سے سماعت میں ہے۔علامہ ذہبی نے ''میزان'' میں لکھا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے۔امام بیہقی کہتے ہیں کہ محمد بن خالد مجہول ہے۔حاصل کلام یہ ہے کہ اس

روایت کا اسناد ضعیف ہے پس لائق تمسک نہیں۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے متواتر حدیثیں مروی ہیں کہ مہدی علیہ السلام اہل بیت رسول اللہ ﷺ سے ہیں۔اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ابن مریم" ہونا بھی خبر منصوص اور متواتر ہے۔تو اس وجہ سے بھی حدیث "لا مهدی الا عیسیٰ ابن مریم" ضعیف اور نا قابل احتجاج ہے۔

تیسرا جواب یہ ہے کہ حدیث صحیح سے جس کو محدثین "سلسلة الذهب" (سونے کی زنجیر) کہتے ہیں یہ ثابت ہے کہ مہدی علیہ السلام وسط امت میں ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام آخر امت میں ہیں تو اس سے ثابت ہے کہ لا مهدی الا عیسیٰ ابن مریم صحیح نہیں ہے۔صحیح یہی ہے کہ مہدی علیہ السلام اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہما سے وسط امت میں مبعوث ہوں گے اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آخر زمانہ میں آسمان سے نزول فرمائیں گے۔اس ضعیف بلکہ موضوع حدیث (لا مهدی الا عیسیٰ ابن مریم) سے استدلال کر کے بعض لوگوں نے جو نہ اولاد فاطمہ سے ہیں اور نہ عیسیٰ ابن مریم ہیں مہدیت اور مسیحیت کا دعویٰ کیا ہے۔

جن لوگوں کا بیان ہے کہ قرآن شریف ہدایت کے لئے کافی ہے لہٰذا رسول اللہ ﷺ کے وجود باوجود کے اور کسی امام معصوم کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دین کی تکمیل کر دی اور جب دین رسول اللہ ﷺ میں ترقی اور زیادتی نہیں ہو سکتی تو پھر امام مہدی کی کیا ضرورت ہے؟اس کا جواب یہ ہے کہ اگر قرآن مجید بہ نفسہ امت محمدیہ کی ہدایت کے لئے کافی ہے تو خیال بداہتہ غلط ہے۔کیونکہ قرآن مجید کے اکثر احکام مجہول اور مبہم ہیں۔عام امت محمدیہ اس کے مفہومات کے موافق عمل نہیں کر سکتی۔اس صورت میں قرآن شریف ہدایت کے لئے کافی نہیں مثلاً قرآن مجید میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ نماز پڑھو، زکواۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور حج کرو مگر اس کی تفصیلی حالت بیان نہیں کی گئی ہے۔

بغیر حضور ﷺ کے ایک مسلمان نہ تو نمازوں کے اوقات کیا ہیں؟ نمازوں میں تعداد رکعات کتنی ہیں؟ ہر نماز میں فرائض داخلی کیا ہیں؟ فرائض خارجی کیا ہیں؟ وغیرہ۔ یہ تمام نہیں جانتا' لازماً اس کو حضور ﷺ کے احکامات پر سر جھکا کر عمل کرنا ضروری ہے۔جس میں فرائض نماز' اوقات اور دیگر مثلاً روزے' ارکان حج اور زکواۃ کی ادائی سے واقفیت حاصل ہوتی ہے۔عالم و فاضل لوگ ہوں یا ائمہ مجتہدین نہ تو نماز پڑھ سکتے ہیں اور نہ ہی دیگر فرائض کی ادائی صحیح طریقے سے ان سے ہوتی ہے۔عوام کا تو ذکر ہی کیا ہے۔

احادیث مبارکہ کی روشنی میں ائمہ مجتہدین وفقہائے امت نے کتب فتاویٰ کی تدوین کی اگر یہ نہ ہوں تو قرآن سے ہدایت کا ملنا دشوار ہے۔عقائد کے بعض مسائل میں علمائے راسخین بھی ان کی تفہیم سے قاصر ہیں۔مسائل اعتقادی کے لئے بھی قرآن شریف عوام کے لئے نہیں ہے کیونکہ علمائے راسخین ان معاملات میں قاصر رہے انہوں نے یہ ضابطہ مقرر کر دیا کہ اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔ان کی کیفیات کی تحقیق میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔چنانچہ مسئلہ میزان' نامۂ اعمال' عبور صراط وغیرہ کی یہی حالت ہے مسائل میں جو متشابہات ہیں ان میں تو سخت مصائب کا سامنا ہوتا ہے۔

غرض جن لوگوں نے مطلقاً یہ بات کہی کہ قرآن شریف ہدایت کے لئے کافی ہے اور قرآن کو دیکھ کر اس پر عمل کر سکتے ہیں۔کیونکہ دین تنزیل کے اعتبار سے مکمل ہے، عمل کے اعتبار سے مسلّم نہیں ہے یعنی تکمیلِ دین بہ اعتبار تنزیل ہے بہ اعتبار تبلیغ نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے صرف احکام شریعت کی تبلیغ فرمائی لیکن احکام ولایت کو تبلیغ کی جو متعلق بہ حقیقت ہے امام معصوم حضرت مہدی علیہ السلام پر موقوف رکھا۔اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن شریف کے معانی جن کا تعلق احکام ولایت محمدی سے خدائے تعالیٰ کے منشاء اور مراد کے موافق

بیان کرے خاص حضرت مہدی علیہ السلام کا کام ہے۔

صرف مہدویہ ہی کا مذہب نہیں ہے بلکہ محققین اہل سنت کا بھی یہی مذہب ہے۔ چنانچہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی ؒ، صدرالدین تونوی اور عبدالرزاق کاشانی رحم اللہ اجمعین جیسے اولیائے کرام نے ثم ان علینا بیانہ کی تفسیر کرتے ہوئے یہی لکھا ہے کہ یہ بیان قرآن جو احکام ولایت محمدیہ سے متعلق ہے بہ زبان مہدی ہوگا۔

بات صرف یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سینۂ اطہر میں دو علم تھے ایک ظاہر قرآن کا علم جس کو شریعت کہتے ہیں دوسرا باطن قرآن کا علم جس کو حقیقت کہتے ہیں۔

شریعت کا رسول اللہ ﷺ نے عام بیان فرمایا اور تمام دنیا اس سے فیض یاب ہوئی آج تک ہو رہی ہے اور قیامت تک ہوتی رہے گی۔ مگر علم حقیقت جو سینۂ اقدس میں موجزن تھا اور جو بے واسطہ جبرئیلؑ سرور کائنات کو حاصل ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کا عام بیان نہیں فرمایا اور اس علم کی عام دعوت و تبلیغ نہیں فرمائی۔ چنانچہ بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں۔

"میں نے رسول اللہ ﷺ سے دو علم حاصل کئے ہیں ایک تو میں نے تمہارے سامنے بیان کر دیا اور اگر دوسرا علم بھی بیان کروں تو تم لوگ میری گردن کاٹ دو گے۔ علامہ شہاب الدین قسطلانیؒ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں۔ "ترجمہ اس علم سے مراد علم اسرار ہے جو اغیار سے محفوظ رکھا جاتا ہے۔ اور صرف ان علماء باللہ سے مخصوص ہے جو اہل عرفان ہیں اس سے ثابت ہے کہ بجز خاص اصحاب کے جن جن میں صلاحیت واہلیت تھی۔ حضرتؐ نے عام طور پر ان احکام کو بیان نہیں فرمایا۔ محققین اہل سنت بھی قائل ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صرف احکام نبوت کو بیان فرمایا اور احکام ولایت یعنی حقیقت کی عام دعوت نہیں فرمائی کیونکہ زمانۂ نبوت احکام ولایت کے بیان کرنے کا مانع تھا۔ چنانچہ مولانا عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمہ "شرح فصوص الحکم" میں فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ خاتم ولایت کی طرح حقائق واسرار کے اظہار پر مامور نہ تھے بلکہ آپ کو مقام تشریع میں احکام ولایت کو چھپائے کا حکم دیا گیا تھا۔

مہدی علیہ السلام نے بھی یہی فرمایا تھا رسول اللہ ﷺ کی ذات سرتاپا ولایت تھی مگر رسول اللہ ﷺ احکام ولایت کے بیان کرنے پر مامور نہ تھے، بندہ مامور ہے۔

اس میں شک نہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے عام طور پر ان اسرار و حقائق کو بیان نہیں فرمایا بلکہ احکام ولایت کی عام دعوت و تبلیغ کو حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی ذات اقدس پر موقوف فرمایا اور مہدی علیہ السلام نے بھی فرمایا۔

ترجمہ: مجھے اللہ تعالیٰ نے خاص اسی لئے بھیجا ہے کہ وہ احکام و بیان جو ولایت محمدیہ سے متعلق ہیں مہدی کے ذریعہ ظاہر ہوں۔ غرض آیت کریمہ **الیوم اکملت لکم دینکم** کے لحاظ سے دین اسلام بالکل کامل و مکمل ہے۔ مگر قرآن مجید علم شریعت اور علم حقیقت دونوں کو شامل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے احکام شریعت کی تبلیغ کی اور احکام حقیقت کے بیان کو علی سبیل الدعوۃ مہدی علیہ السلام پر موقوف رکھا۔

اسی وجہ سے بعت مہدی ضروریات دین سے ٹھہری۔ اور ایسی ضروری قرار دی گئی کہ اس کے بغیر قیامت نہ آئے گی۔ اور مہدی سے بیعت کرنے کو اس قدر ضروری قرار دیا کہ "برف پر سے رینگنا (رینگتے ہوئے جانا) پڑے تو تب بھی جاؤ اور ان سے بیعت کرو کیونکہ وہ اللہ کے خلیفہ ہیں" اور مہدی علیہ السلام کو "خاتم دین" فرمایا۔

چنانچہ نعیم بن حماد اور ابو نعیم سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ (ترجمہ) کیا مہدی ہم آل محمد سے ہوں گے یا ہمارے

غیر سے؟ فرمایا نہیں بلکہ آل محمد سے ہوں گے۔ خدائے تعالیٰ ان پر دین کو ختم کرے گا جس طرح ہم سے شروع ہوا ہے۔

اس حدیث سے ثابت ہے کہ مہدی علیہ السلام خاتم دین رسول اللہ ہیں یعنی جب تک احکام ولایت کی عام دعوت وتبلیغ نہ ہو دین ختم نہ ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ مہدی علیہ السلام کو وفات کے وقت خدائے تعالیٰ کا حکم ہوا کہ آپ اس آیت کا بیان کریں اکملت لکم دینکم یعنی آج میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا جس کا مطلب یہ ہے کہ

جو دین بلحاظ تنزیل مکمل تھا اور جس کی شریعت کے احکام بیان ہو چکے تھے آج احکام ولایت بیان ہو کر بلحاظ تبلیغ بھی مکمل ہو گیا۔

جن لوگوں کا خیال ہے کہ دین کامل ہو چکا اب کسی امام معصوم کی یا مہدی موعود کی بعثت کی ضرورت نہیں ہے یہ خیال صحیح نہیں ہے۔ جب تک مہدی علیہ السلام کی بعثت نہ ہو دین مکمل ہو نہیں سکتا۔

رسول اللہ ﷺ نے اسی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ (ترجمہ) خدائے تعالیٰ مہدی پر دین کو ختم کرے گا۔ غرض مہدی علیہ السلام احکام ولایت کو بیان کر کے دین کو ختم کریں گے۔

ان دو گروہوں کے علاوہ جس کا تفصیلی ذکر اوپر کیا گیا ہے ان میں ایک گروہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مہدی سمجھتا ہے اور دوسرا گروہ قرآن مجید کے بعد مہدی کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ مگر جس امام برحق کا ہم نے اقرار کیا ہے اس کا انکار کرتا ہے۔ انہیں لوگوں کا گروہ بہت بڑا نظر آتا ہے اس گروہ کا بعثت مہدی کا انتظار کرنا بعض غیر صحیح، ظنی اور ضعیف احادیث کا اعتبار کر لینے سے اور بعض کی غلط تعبیر کر کے غلط فہمی میں مبتلا ہو جانے کا نتیجہ ہے۔ مثلاً مہدی علیہ السلام

☆ تمام دنیا کے بادشاہ ہوں گے۔

☆ قسطنطنیہ کو فتح کریں گے۔

☆ عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مل کر دجال کو قتل کریں گے۔

☆ تمام دنیا کو دین اسلام اور نور ایمان سے منور کر دیں گے۔ وغیرہ

جن کی کوئی اصلیت نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بعثت مہدیؑ کی تین طریقہ سے خبر دی ہے۔

☆ اول یہ کہ مہدی کی بعثت ضروریات دین سے ہے۔

☆ دوم یہ کہ مہدی علیہ السلام دافع ہلاکت امت ہیں (امت کو ہلاکت سے بچانے والے ہیں)

☆ سوم یہ کہ مہدی خلیفۃ اللہ ہیں اور آپ سے بیعت ضروری ہے۔

اس کتاب کے ابتدائی اوراق میں ملا علی قاری کا قول درج کیا جا چکا ہے کہ مہدی کے تعلق سے تین سو احادیث ہیں۔ چند احادیث پر غور کیجئے۔ بعض احادیث ایسی ہیں جن میں مہدی علیہ السلام کا نام نہیں بلکہ

میری اہل بیت سے ایک شخص، ایک شخص میری اہل بیت سے، میری اہل بیت سے ایک شخص، ایک ایسے شخص کو پیدا کرے گا جو میرا ہم نام ہوگا، میرے خلق کے مشابہ ہوگا اور ابو عبداللہ کنیت ہوگی۔

میری عترت یعنی اہل بیت سے ............ اس کے علاوہ بعض احادیث میں لفظ مہدی ارشاد فرمایا گیا ہے۔ جیسے ''مہدی میری عترت یعنی اولاد فاطمہ سے ہے'' (راوی ام سلمہ رضی اللہ عنہا)

''مہدی روشن پیشانی والا' اونچی ناک والا ہوگا'' (راوی حضرت ابوسعید خدریؓ) امام احمدؒ ابوداؤد اور ابونعیم نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''میں تم کو مہدی کی خوشخبری دیتا ہوں جو لوگوں میں اختلاف اور تنزلی واقع ہونے کے وقت میری امت میں مبعوث ہوں گے اور دنیا کو عدل وانصاف سے بھردیں گے۔ جس طرح وہ ظلم [illegible] سے بھری ہوئی ہوگی۔

ان احادیث سے چند باتیں ثابت ہوتی ہیں یعنی امام مہدی خاتم دین ہیں، خلیفۃ اللہ ہیں، تابع تام رسول اللہؐ ہیں اور خطا سے معصوم ہیں۔

☆ رسول اللہ ﷺ کی طرح دافع ہلاکت امت ہیں۔

☆ دنیا آپ کی بعثت کے بغیر ختم نہ ہوگی۔

☆ رسول اللہ صلعم کے ہم نام ہوں گے۔

غرض ان حدیثوں کا خلاصہ یہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد ایک ذات مقدس کا پیدا ہوا ضروری ہے جو خلیفۃ اللہ، خاتم دین رسول اللہ، دافع ہلاکت امت، رسول اللہ صلعم کا ہم نام اور مہدی کے لقب سے ملقب ہے۔

احادیث کا قدر مشترک: رسول اللہ ﷺ کے بعد فاطمہ الزہراؓ کی اولاد سے ایک امام معصوم کی بعثت ضروری ہے۔ جو ناصر دین رسول اللہ اور دافع ہلاکت امت محمدیہ ہوگا۔ کیونکہ آپ کی بعثت کے تعلق سے جس قدر علائم وآثار مروی ہیں ان سب میں صرف مہدی علیہ السلام کا اولاد فاطمہؓ سے ہونا احادیث متواترہ سے ثابت ہے۔ چنانچہ ابوداؤد نے روایت کی ہے کہ

''ام سلمہؓ فرماتی ہیں میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے کہ مہدی میری عترت سے یعنی اولاد فاطمہؓ سے ہے۔ راوی ابن ماجہ سعید ابن المسیبؓ نے کہا۔ ام سلمہؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا ہے مہدی اولاد فاطمہؓ سے ہے۔ راوی ابونعیم رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ مہدی تیری اولاد سے ہے۔ ابن عساکر نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''فاطمہ تجھے بشارت ہے کہ مہدی تجھ سے ہے۔ ابوداؤد کی بیان کردہ حدیث میں دو باتیں ہیں۔

☆ مہدی زمین کو قسط وعدل سے بھردیں گے۔

☆ مہدی علیہ السلام کی دعوت سات سال رہے گی۔

زمین کو قسط وعدل سے بھرنے کی بحث بعد میں کی جائے گی۔

مدت دعوت سات سال رہنے کے متعلق اس قدر بیان کرنا ضروری ہے کہ مہدی علیہ السلام کے زمانہ دعوت کے بیان میں اختلاف ہے جس طرح اس حدیث میں مدت دعوت ۷ سال بیان کی گئی ہے۔ اسی طرح دو حدیثوں سے مدت دعوت ۵ سال اور ۹ سال بھی معلوم ہوتی ہے۔

بعض غریب حدیثوں میں ۶ سال، ۸ سال، ۲۰ سال اور ۴۰ سال بھی ذکر کی گئی ہے۔ یہ سب اخبار احاد ہیں ان میں خبر صحیح مہدی جس کا ظہور ہوجائے اور وہ ۵ سال ہے۔ کیونکہ امامنا مہدی علیہ السلام نے زمانہ دعوت جس کو دعویٰ موکدہ کا زمانہ کہا جاتا ہے پانچ سال رہا۔ اسی مدت میں آپ نے دعویٰ مہدیت تاکیدی طور پر فرمایا۔ اور ارشاد ہوا کہ جس نے میری تصدیق کی وہ مومن ہے اور جس نے انکار کیا کافر ہے۔ بلکہ ۷ سال اور ۹ سال کی مدت بھی صحیح قرار پاتی ہے۔ کیونکہ سب سے پہلے حضرت نے مکہ معظمہ میں ۹۰۱ھ میں دعویٰ فرمایا۔ جس سے مدت دعویٰ ۹ سال ہوتی ہے۔ اور پھر احمد آباد میں ۹۰۳ھ دعویٰ مہدیت کا اعادہ فرمایا اور وفات شریف ۹۱۰ھ تک سات سال رہی۔ ۷ سال اور ۹ سال کی مدت کا ذکر ایک اور حدیث میں آیا ہے۔

مشہور صحابی حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر دنیا کی ایک رات بھی باقی رہ جائے تو اس ایک رات کو اللہ تعالیٰ اتنی دراز کردے گا کہ اس میں میری اہل بیت سے ایک شخص مالک ہوجائے گا جس کا نام میرے نام جیسا اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام جیسا ہوگا۔ زمین کو قسط وعدل سے بھردے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہوئی تھی۔اور مال بالسویہ (سب میں مساوی طور پر) تقسیم کرے گا۔اور اللہ تعالیٰ اس کے زمانہ میں اس امت کے قلوب کو غنی کردے گا۔وہ سات سال یا نو سال مالک رہے گا۔پھر مہدی کے بعد زندگی میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔اس حدیث سے چند باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

☆ مہدی علیہ السلام اہل بیت رسول اللہ صلعم ہیں۔

☆ آپ تمام دنیا کے مالک ہوں گے یعنی آپ کی دعوت عام افراد انسانی پر ہوگی۔

☆ آپ کا نام رسول اللہ صلعم کا نام اور آپ کے والدین کا رسول اللہ صلعم کے والدین کے نام جیسا ہوگا۔

☆ اموال کو بالسویہ تقسیم فرمائیں گے۔

☆ آپ کے زمانہ میں لوگ متاع دنیا سے مستغنی رہیں گے۔

☆ سات برس یا نو برس آپ مالک رہیں گے۔

پس ان تمام اوصاف سے آپ متصف تھے۔آپ کے زمانہ میں تقسیم بالسویہ ہوتی تھی۔اور آپ کے متبعین میں تقسیم بالسویہ کا عمل جاری ہے اور چونکہ آپ نے ترک دنیا کو فرض فرمادیا ہے اس لئے جب آپ کے مصدقین ترک دنیا کرتے ہیں تو ان کے دل غنی ہوجاتے ہیں۔دنیا کی محبت ان کے دل سے فنا ہوجاتی ہے اور مال دنیا سے ان کو بے نیازی ہوجاتی ہے۔ان کے دل حسرت ویاس سے پاک ہیں۔نہ وہ ماہوار لیتے ہیں نہ منصب وجاگیر رکھتے ہیں۔اپنے بوسیدہ لباس اور فقر وفاقہ میں مست ہیں۔یہ فیض اور یہ قناعت آپ کی تصدیق کا نتیجہ ہے۔اور اب بھی آپ کے مصدقین میں موجود ہے۔

باقی آثار وعلامات اخبار واحادیث سے مستنبط (لئے ہوئے) ہیں اور ان کا پایا جانا ضروری نہیں ہے۔اسی کی طرف امامنا حضرت مہدی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ یعنی احادیث میں بہت اختلاف ہے ان کا صحیح ہونا مشکل ہے جو حدیث قرآن مجید اور بندہ کے حال کے موافق ہے وہ صحیح ہے۔(عقیدہ شریفہ)

پس مہدی علیہ السلام کا صرف اولاد فاطمہؓ سے ہونا قطعی اور یقینی ہے۔

## دریادر کوزہ

حضور پرنور محمد رسول اللہ ﷺ کے چند فرامین بابت مہدی موعودؑ

(۱) جب تک اس کا ظہور نہ ہو قیامت نہ آئے گی۔

(۲) جب تک وہ مبعوث نہ ہو قیامت نہیں آئے گی۔

(۳) اگر دنیا ختم ہونے کو ایک دن بھی باقی رہ جائے تو خدائے تعالی اس ایک دن یا رات کو اتنا دراز فرمادے گا کہ اس میں اس (مہدی) کا ظہور ہو جائے۔

(۴) تمہارے اور اس خلیفۃ اللہ کے درمیان برف بھی حائل ہو تو برف پر سے رینگتے ہوئے جاؤ اور اس سے بیعت کرو۔

## فرامین حضور پرنور مہدی موعود علیہ السلام

☆ مجھے اللہ تعالیٰ سے ہر روز بلا واسطہ تعلیم ہوا کرتی ہے۔

☆ جہاں رسول اللہ کا ذکر ہے وہاں بندہ کا بھی ذکر ہے۔

☆ سورہ النجم کی آیت (          ) پڑھ کر اپنی دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ملائیں پر (          ) انگلیوں کو پرودیا اور فرمایا اس طرح مل گئے۔ آمنا وصدقنا

☆ ہم محبوب پر فدا اور محبوب ہم پر فدا ہم محبوب کے سر کا سہرا اور محبوب ہمارے گلے کا ہار۔

☆ بندہ تابع محمد رسول اللہ در شریعت است ومتبوع در معنی

☆ اس جگہ بھی جبرئیل ہیں لیکن مامور نہیں۔

☆ انا رب العالمین

☆ جہاں کہیں رہو اللہ کے ذکر میں رہو۔ ہم تمہارے بہت نزدیک رہیں گے۔ تم جس وقت توجہ کرو ہم تمہارے پاس ہیں۔

☆ معنیٔ قرآن کو سمجھنے کے لئے نور ایمان کافی ہے۔

☆ "باعمل مقبول، بے عمل مردود"

☆ "جہاں کہیں رہو اللہ کے ذکر کے ساتھ رہو۔"

☆ دست بہ کار، دل بایار (ہاتھ کام میں، دل اللہ میں)

☆ مہدی کے آنے سے دل روشن ہوئے۔ کثرت عمل یا گفتار سے نہیں۔

☆ مہدوی قیامت تک رہیں گے۔

☆ مصدق نابینا نہیں ہوتا۔

☆ (آمد مہدی کے وقت) ایمان مجذوبوں میں رہ گیا تھا۔

☆ خود کو غریب کہنا کمال کی دلیل ہے۔

☆ دل کو پاک کر، کپڑے دھوئیا نہ دھوؤ کیونکہ سفید کپڑوں پر نجات نہیں۔

☆ نادار (انتہائی مفلس و مسکین) اللہ کی امان میں ہے۔

☆ تعلیم دیا گیا ہوں اللہ سے بغیر کسی واسطے کے

☆ کسی کے پاس ایک وقت سے زیادہ دوسرے وقت کی غذا موجود ہوتی تو فرماتے۔''ہوشیار ہو جاؤ کہیں خدائے تعالیٰ تمہاری پرورش فرعون کے جیسی نہ کرے۔

☆ حکم فرمایا۔''مومن ذخیرہ نہ کند''

☆ مہدی کا ناصر خدا ہے۔(میر ذوالنون سے فرمایا) تو تلوار کو اپنے نفس پر مارتا کہ تجھ کو گمراہی میں نہ ڈالے۔

☆ مومن صبح و شام اللہ کی طرف متوجہ رہے۔

☆ مدارجِ ذاکرین: تین پہر کا ذاکر منافق، چار پہر کا ذاکر مشرک، پانچ پہر کا ذاکر مومن ناقص، آٹھ پہر کا ذاکر مومن کامل

☆ طالب صادق جس کی صحبت فرض ہے۔

☆ حضرت مہدی موعودؑ کی تصدیق کی برکتیں۔نامرد مرد ہوتا ہے، یعنی طالب دنیا طالب ذات خدا ہوتا ہے۔بخیل سخی ہوتا ہے۔یعنی جو شخص خدائے تعالیٰ کی راہ میں ایک دینار نہیں دے سکتا اپنی جان خدا کے حوالے کر دیتا ہے۔اور اُمّی عالم ہوتا ہے یعنی جو ایک حرف نہیں جانتا۔قرآن کا معنی بیان کرتا ہے۔

☆ حاتم بخیل تھا۔اپنی ذات خدا کے حوالے نہ کیا۔یعنی اپنی ذات خدا کے حوالے نہ کیا۔اپنی ہستی و خودی سے نکل کر درجہ فنا حاصل نہ کیا۔ نوشیروان (عادل) ظالم تھا کہ اپنی ذات سے انصاف نہ کیا۔انصاف یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا کلمہ پڑھ کر آپؐ کے بتائے ہوئے پر اپنی ذات سے عمل کرتا۔

☆ طالبِ دنیا کافر، طالب خدا مومن اور خدا کو دیکھنا ممکن۔

☆ جہاں ہے ہے کر وہاں نہیں نہیں جان۔جہاں نہیں نہیں ہے کر وہاں ہے ہے جان۔

☆ ایذا کا پہنچنا قرب خدا کی دلیل ہے۔

☆ اگر کوئی شخص چلّے، ریاضتیں، بھوک اور برہنگی برداشت کرتا ہے اور اس کا مقصود دنیا ہے تو اس کی جگہ دوزخ ہے ہمیشہ کے لئے۔

☆ مہدی بکری اور گائے کے چمڑے سے بخشوانے نہیں آیا۔

☆ بہشت اور دوزخ کی صفت لوگوں کے درمیان ہے۔جس کو حرص زیادہ ہوگی وہ دوزخی ہے۔اور جس کے لئے قناعت ہے وہ بہشتی ہے۔

☆ درسِ عفو و درگزر: فرمایا بعض اولیاء کی طبیعت سانپ اور بچھو جیسی تھی کیونکہ جو شخص سانپ او بچھو کو مارتا ہے یا ایذا دیتا ہے تو وہ اُسی وقت اس کو کاٹتے ہیں۔بعضے اولیاء ایسے تھے کہ کوئی شخص ان کو تکلیف دیا تو اس پر بددعا کا تیر چلاتے۔پیغمبروں اور کامل اولیاء کا طریق مچھلیوں کی طرح تھا۔ مچھلی کو اگر کوئی تکلیف دیتا ہے تو وہ خود اس سے دور ہو جاتی ہے اور پریشان نہیں کرتی۔اسی طرح پیغمبر اور کامل اولیاء تکلیف کو برداشت کرتے بلکہ تکلیف دینے والے کی بخشش چاہتے تھے۔

☆ (نیم مصدقین) ان بے ڈھنگوں کو ایسا نہیں کرنا چاہئے کہ جس شاخ پر بیٹھیں اس کو کاٹ دیں۔

☆ درس بے نیازی: نہ کسی پر بار نہ کسی سے کام' نہ کوئی نظر میں۔

☆ کلمہ گو کی رعایت: جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتے ہیں ان سے جزیہ نہ لیں' ان کو بیگار نہ بنائیں۔ نہ ان کی عورتوں پر بغیر نکاح تصرف کریں۔ اس قدر حرمت کلمہ رکھنی چاہئے۔

☆ انکار مہدی کی وجہ: فرمایا یہ لوگ (منکران مہدی) ضعیف ہیں اگر ان میں قوت ہوتو مجھے سنگسار کریں۔ کیونکہ دنیا ان کی محبوب ہے جو شخص کسی کے محبوب کو گالی دے تو کیونکر اچھا معلوم ہو؟

☆ انکار مہدی کی دوسری وجہ: فرمایا یہاں (مہدیت میں یا دائرہ مہدی میں) تعیین نہیں ہے۔ نفس تعین پر آتا ہے یعنی مقید پر آتا ہے' مطلق پر نہیں آتا۔

☆ ہزار اشخاص میں سے ایک شخص خدا تک پہنچتا ہے۔ فرمایا: ہزار طالبوں نے دنیا کو ترک کیا' بہ حکم خدا فرشتوں نے دنیا کو آراستہ کر کے دکھایا تو نو سو طالبانِ خدا دنیا کی طرف متوجہ ہو گئے۔ پھر بحکم خدا فرشتوں نے سو طالبانِ خدا کو آخرت دکھلائی نو د طالبوں نے آخرت اختیار کیا۔ پھر دس طالبوں نے کہا ہم کو دنیا اور آخرت کی ضرورت نہیں فرشتوں کو حکم خدا ہوا ان پر بلاؤں کو مقرر کرو۔ آٹھ طالب بھاگ گئے۔ دو طالب بچے تھے پوچھا گیا کس واسطے (وسیلے یا ذریعہ) سے یہاں تک پہنچے۔ ایک نے کہا (غرور سے) کاملوں کے لئے واسطہ کی ضرورت کیا ہے؟ یکا یک قدرتی طور پر مار پڑی اور اس شخص کو اسفل السافلین کے طبقہ میں ڈال دیا گیا۔ دوسرے اور آخری شخص سے پوچھا گیا کہ کس واسطے (یا وسیلے) سے اس درگاہ کو پہنچے؟ اس طالب نے کہا اس درگاہ میں محض تیری عنایت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے پہنچا۔ اس طرح ہزار طالبانِ خدا میں سے ایک شخص خدائے تعالیٰ کو پہنچا۔

☆ بندہ اپنے کانوں سے جو کچھ خدا کی آواز سنتا ہے زبان سے ادا کرتا ہے۔ تم عمل کرو یا نہ کرو' تم جانو اور خدا جانے۔

☆ ہم کو حق تعالیٰ نے مخصوص اس لئے بھیجا ہے کہ جو احکام اور بیان ولایت محمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں مہدی کے واسطے سے ظاہر ہوں۔

☆ ہم خدائے تعالیٰ کی کتاب پر مامور ہیں۔ اللہ کی کتاب جس کو کافر کہتی ہے ہم بھی کافر کہتے ہیں۔ اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کہتے' ہم اللہ کی کتاب کے تابع ہیں۔

☆ ش ک ر (شکر) کرنا ش ر ک (شرک) کو ترک کرنا ہے۔

☆ ملامت کے جھاڑ و سفید پانی کے جھاڑ کے نیچے مت بیٹھو' اگر کوئی ملامت کرے تو اس کا نقصان ہوگا جو تمہارا نقصان ہے اور اس نقصان میں تم شریک ہو۔

☆ جو شخص بہت سیاہی دیکھتا ہے تو اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ نیز جو شخص بہت پڑھتا ہے ذلیل ہوتا ہے اور دنیا کو طلب کرتا ہے۔ اور جو شخص دنیا کو طلب نہیں کرتا اس میں غرور بہت ہوتا ہے۔ جو کچھ بندہ کہتا ہے ویسا ہی کرو یعنی خدائے تعالیٰ کا ذکر کرو تا کہ خدائے تعالیٰ کی بینائی (دیدار) حاصل ہو۔

دوسرا معجزانہ شان کا ارشاد: قاضی سندھ سے سوال فرمایا "تم کہاں کے قاضی ہو؟ ملک سندھ کا' قاضی نے جواب دیا امامنا نے سوال فرمایا۔ سندھ کس کا ہے۔ قاضی نے جواب دیا جام نندہ (جام نظام الدین) کا پھر سوال فرمایا جام کس کا ہے؟ قاضی نے جوابا کہا خدائے تعالیٰ پھر آقا نے سوال فرمایا خدا کس کا ہے؟ قاضی نے عرض کیا یہاں تک تو ہم اپنے علم سے جوابات دیئے ہیں اب ہمارا علم ختم ہو چکا ہے۔ جو کچھ خوندکار فرمائیں وہ تحقیق ہے۔

ارشادمہدی موعودؑ جو معجزہ سے کم نہیں فرمایا۔اے قاضی! خدااس کا ہے جوخداکو حاصل کرے۔

☆ ایک منکر مہدی عالم نے کہا کہ مہدی آخرالزماں کی شان یہ ہے کہ تمام کلام اللہ کی مراد ایک آیت میں بیان کرے۔حضرت مہدی موعودؑ نے حضرت بندگی میاں سیدنا شاہ دلاورؓ سے فرمایا تم بیان کرو۔حضرتؓ نے عرض کیا۔خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے۔"تو اس بات کو جان لے کہ اللہ کے سوائے کوئی اللہ نہیں، تمام کلام اللہ کی مراد اس آیت میں ہے۔(لا الہ الا اللہ)

☆ فرمایا"شمشیر کا کام کاٹنا' آگ کا کام جلانا' لیکن (بفضل خدا) مہدی اور مصطفیٰ پر کوئی قادر نہیں ہوسکتا ہے۔ایک اورنقل شریف یوں ہے فرمایا:"شمشیر کا کام کاٹنا' آگ کا کام جلانا اور پانی کا کام ڈبونا (غرق کرنا) ہے لیکن مہدی پر کوئی قادر نہیں ہوسکتا۔

☆ جو شخص ان وقتوں میں خدا کو یاد کرے خدائے تعالیٰ اس کے دن بھر اور رات کی بندگی کا اجر ضائع نہیں کرے گا۔(۱) اول فجر سے دن نکلنے تک۔(۲) دوم عصر تا عشاء (۳) کھانے پینے کے وقت (۴) بیت الخلاء میں گئے جب بھی (۵) وظیفہ زوجیت کے وقت (۶) سوتے وقت

☆ کسی نے عرض کیا۔"ہم کو مہدی کی تصدیق میں شک آتا ہے حضور پرنور مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا"ایک ہفتہ گوشے میں بیٹھ کر خدائے تعالیٰ کا ذکر کرو جو کچھ حق ہے معلوم ہوجائے گا"

☆ منکران مہدی کے پیچھے نماز مت پڑھو اگر پڑھ لی گئی ہے تو نا لو۔

☆ ہمارا گروہ سوائے مہاجرین کے نہ ہوگا۔

☆ حضور پرنور مہدی موعود علیہ السلام نے وصال سے قبل اس آیت کی تلاوت فرمائی۔

سورہ المائدہ (۵) آیت ۳:"آج میں نے تمہارے دین کو کامل کردیا اور تم پر اپنی نعمتیں پوری کردیں اور تمہارے لئے دین کو کامل کردیا۔ اور تم پر اپنی نعمتیں پوری کردیں اور تمہارے لئے اسلام کو دین کی حیثیت سے پسند کرلیا۔امام علیہ السلام نے فرمایا"دین بوجہ شریعت کامل ہونے پر۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو اس آیت سے مخاطب کیا تھا دین بوجہ طریقت کامل ہوے پر فرمان حق تعالیٰ ہوتا ہے۔"اے سید محمد تو بھی اپنے اصحاب کو اس آیت سے مخاطب کر۔

☆ ہمارا گروہ سوائے مہاجرین کے نہ ہوگا۔حضرت ثانی مہدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا"جو شخص ترک دنیا کیا اور ہجرت وصحبت سے باز رہا تو اس کی ترک دنیا' طلب دنیا برابر ہے۔پس اس پر فرض ہے کہ ہجرت اور صحبت مرشد اختیار کرے ورنہ اس کے لئے دین کا بہرہ کچھ نہیں پہنچتا۔

☆ "توکل تمام برذات خدا" ترجمہ اللہ کی ذات پر کامل بھروسہ رکھو۔توکل کی تعریف یوں فرمائی"توکل وہ ہے کہ تو خدائے تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کرے اور رات دن اسی طلب میں رہے کہ کس وقت خدا کو حاصل کروں گا۔

☆ کوئی شخص آپؑ کی مبارک جوتیاں سامنے لاکر ڈالتا تو آپ علیہ السلام اپنے سامنے سے ہٹا کر دور ڈالتے اور وہاں جاکر پہنتے اور فرماتے" مہدی جوتیاں اٹھوانے نہیں آیا۔"

ارشاد حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت حامل بار امانت' بدل ذات مہدی رضی اللہ عنہ فرمایا: محمد مہدی آخرالزماں وارث نبی الرحمٰن' عالم علم الکتاب والایمان' مبین الحقیقۃ وشریعتہ" ترجمہ: حضرت سید محمد آخر زمانہ کے مہدی اور پیغمبر خدا ﷺ کے وارث ہیں۔آپؑ علوم قرآن سے آگاہ اور (حقیقت) ایمان سے واقف ہیں۔اس طرح حقیقت وشریعت اور خوشنودیٔ خدا کو کھول کھول کر بیان کرنے والے ہیں' ارشاد بندگی میاں آمنا وصدقنا۔

# دریا در کوزہ

در شان حضور پرنور مہدی موعود علیہ السلام

ارشادات حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ

(۱) آپ علیہ السلام تابع تام رسول اللہ ﷺ ہیں۔

(۲) آپ علیہ السلام معصوم عن الخطا ہیں۔

(۳) آپ علیہ السلام دافع ہلاکت اُمت ہیں۔

(۴) آپ علیہ السلام اہل بیت رسول اللہ ﷺ ہیں۔

(۵) آپ علیہ السلام ہم نام رسول اللہ ﷺ ہیں۔

(۶) آپ علیہ السلام صاحب عدل وانصاف ہیں۔

(۷) آپ علیہ السلام خلیفۃ اللہ ہیں۔

(۸) آپ علیہ السلام صاحب بیعت ہیں۔

(۹) آپ علیہ السلام ہم خلق حضرت رسول اللہ ﷺ ہیں۔

(۱۰) آپ علیہ السلام خاتم دین ہیں۔

(۱۱) آپ علیہ السلام ماحی رسم، عادت اور بدعت اور احکام ظنیہ ہیں۔ (یعنی رسم، عادت، بدعت اور خیالی طور پر بنائیے گئے احکام کو مٹانے والے ہیں۔

(۱۲) آپ علیہ السلام مجدد اسلام ہیں۔

(۱۳) آپ علیہ السلام مالک دو جہاں ہیں (حضور پرنور ﷺ نے فرمایا بالآخر میری اہل بیت سے ایک شخص مالک ہوگا۔

(۱۴) آپ علیہ السلام صاحب جود کثیرہ ہیں۔

نوٹ: حضرت بندگی میاں رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب عقیدہ شریفہ میں مہدی موعود کو صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا۔ جب کہ یہ مبارک اسم یا لسب صرف ذات پاک رسالت مآب کے لئے منفرد ہے۔ انبیاء علیہم السلام یا خلفائے الٰہیہ کے لئے علیہ السلام لکھا اور بولا جاتا ہے۔ لیکن میاں رضی اللہ عنہ نے سمجھانے یا بتلانے کے لئے "صلی اللہ علیہ وسلم"، تحریر فرمایا کہ حضور پرنور رسول اللہ ﷺ اور حضور پرنور مہدی موعود علیہ السلام میں کامل مساوات اور برابری ہے۔ (آمنا وصدقنا)

حضرت بندگی ملک الہٰداد خلیفہ گروہؓ نے فرمایا "خدا کے حکم سے خاتمینؑ برابر ہیں۔ علاوہ ازیں اکابرین اہل سنت بھی اسی عقیدہ کے قائل ہیں۔ مثلاً علامہ ابن سیرینؒ حضرت محی الدین ابن عربیؒ حضرت خواجہ غریب نواز اور حضرت مولانا روم رحم اللہ اجمعین بھی تسویت خاتمینؑ کے قائل تھے۔

## جون پور و احمد آباد

حضور پرنور محمد رسول اللہ ﷺ نے جو امانتیں حضرت خضر علیہ السلام کے حوالے فرمائیں تھیں وہ امانتیں یہ تھیں۔ ان امانتوں کی حوالگی سے پہلے خضر علیہ السلام نے حضور پرنور مہدی موعودؑ سے فرمایا تھا کہ مخدوم شیخ دانیال رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کھوکری مسجد آئیں پھر کھوکری مسجد میں حضرت خضرؑ نے یہ امانتیں حوالے فرمائیں۔

☆ ایک مقفل (قفل لگا ہوا) صندوق تھا جس میں احکام ولایت تھے۔

☆ دوسرا پس خوردہ کھجور تھا۔

صندوق میں تعلیم ذکر خفی اور ولایت کے یہ احکام تھے۔

(۱) تصدیق مہدی فرض (۲) ترک دنیا (۳) طلب دیدار خدا (۴) عزلت از خلق (۵) ذکر خدا دواماً (۶) توکل تمام بر ذات خدا (۷) صحبت صادقین (۸) انکار مہدی کفر (۹) ہجرت از وطن (۱۰) عشر (۱۱) نوبت (۱۲) سویت

ان احکامات ولایت میں آٹھ تو فرض ہیں جن کو فرائض ولایت کہتے ہیں۔

(۱) ترک دنیا (۲) طلب دیدار خدا (۳) عزلت از خلق (۴) ذکر خدا دواماً (۵) توکل تمام بر ذات خدا (۶) صحبت صادقین (۷) ہجرت از وطن (۸) عشر

احکامات ولایت کی حوالگی کے بعد حضرت خضر علیہ السلام نے امامنا علیہ السلام سے ذکر خفی کی تعلیم حاصل کی اور فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ ”جو کوئی تیرے پاس طلب حق لے کر آئے اس کو ذکر خفی کی تلقین کر۔“

حضرت خواجہ خضر علیہ السلام نے حضرت مخدوم شیخ دانیال رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ ”یہ مرد مہدی موعود ہے ہم نے اس کی تصدیق کی اور تلقین (ذکر) پائی اب تم بھی تصدیق کرو اور تلقین ہو جاؤ۔ حضرت شیخؒ نے آمنا و صدقنا فرمایا۔ (ہم ایمان لائے اور تصدیق کی) اس کے بعد ذکر کی تلقین حاصل کی۔ جس کے بعد مہدی موعودؑ کے بڑے بھائی حضرت میراں سید احمد نے بھی تصدیق کی اور تلقین کی دولت حاصل کی۔

## احمد آباد:

حضرت بندگی میاں شاہ امین محمد رضی اللہ عنہ حاضر خدمت مہدی ہوئے اور دربارِ مہدی سے آپ کو قطعی جنتی کی بشارت عطا کی گئی۔

حضرت میاں امین محمدؓ بہت بڑے عالم تھے۔ امامنا علیہ السلام نے فرمایا ”تم کو میرے بعد سیاحت (بیرون ہند جانا اور واپسی) درپیش ہوگی اور اصحاب کہف پر سے گزر ہوگا۔ ان کو بیدار کر کے بندہ کی تصدیق کروانا“

نوٹ: اس سے معلوم ہو رہا ہے کہ مہدی موعود کی تصدیق نہ صرف جاگنے والوں پر بلکہ سونے والوں پر بھی فرض ہے۔

## سولہ سانیج:

خلیفہ سوم حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؓ حاضر خدمت ہوئے اور اپنی پچھلی خطاؤں پر نادم تھے۔ اور وہ واقعات حضرتؑ کو سنائے۔ امامنا علیہ السلام نے فرمایا۔ ”خدا کے گناہ خدا معاف کرے گا لیکن اللہ کے بندوں کے گناہ بندوں ہی سے معاف کروانا چاہئے۔ اس ارشاد کو سن کر حضرت شاہ نعمتؓ نے لوگوں کے پاس جا کر سب سے معافی چاہی۔

حضرت بندگی میاں یوسف سہیتؒ نے حضور مہدی موعودؑ سے غسل کی درخواست کی اور آپ کی پشت مبارک پر موجود "مہرولایت" کی زیارت کی تھی۔

(نوٹ: سفر خراسان کے وقت امامنا علیہ السلام کے ہمراہ حضرت یوسف سہیتؓ نہیں تھے بلکہ وہ حضرت بندگی میاں یوسف خداوند خانی رضی اللہ عنہ تھے)

بہ مقام بیدر حضرت میاں مومن توکلیؒ نے غسل کی درخواست کی تھی اور مہرولایت کی زیارت کا شرف حاصل کیا تھا۔

حضور پرنور مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ "جو کوئی مہر نبوت اور مہرولایت دیکھ لے ناجی (نجات پایا ہوا یعنی جنتی) ہے۔

جس وقت حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ کیا مہدی ہم آل محمد سے ہوں گے یا ہمارے غیر سے؟ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا ہمارے غیر سے نہیں بلکہ مہدی ہم سے ہوں گے اور جس طرح دین کا آغاز ہم سے ہوا ہے اس کا اختتام مہدی سے ہوگا۔ (مفہوم حدیث شریف: راوی نعیم بن حماد وابونعیم رضی اللہ عنہم

## بڑلی:

یہی وہ مقام ہے جہاں پر حضور پرنور مہدی موعودؑ نے دعویٰ موکد فرمایا تھا۔ دعوے سے قبل آپ نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا۔ "اے بارخدا اس بارگراں سے جس کو تو چاہتا ہے سرفراز فرما" مہدی موعودؑ نے فرمایا حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ "اے سید محمد دعویٰ مہدیت ظاہر کر اور سنادے۔ اگر تو نے ظاہر نہ کیا اور نا سنایا تو پس ہم تجھ کو ظالموں میں شامل کردیں گے۔" امامنا نے فرمایا "بندہ کو سوائے گردن جھکا دینے کے کوئی تدبیر نہیں۔

## دعوے کے الفاظ:

"بندہ کو کامل صحت حاصل ہے، کوئی مرض نہیں ہے، دیوانگی نہیں ہے، تونگری ہے محتاجی نہیں ہے، ہوشیاری ہے بے ہوشی نہیں ہے" پھر فرمایا حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ "اے سید محمد! تو مہدی موعود ہے اس امر کو ظاہر کر اور خلق کو میری طرف آنے کی دعوت دے"

چند آیات کے بعد آپؑ نے مزید اٹھارہ آیات کا بیان فرمایا۔ جس میں سے دس آیات کا تعلق ذات مہدی موعود علیہ السلام سے ہے اور آٹھ آیات کا گروہ حمیدہ صفات (یعنی قوم مہدویہ) کے حق میں ہیں۔ اس کے بعد فرمایا۔

"اور وہ مہدی موعود میں ہی ہوں جو کچھ معانیٔ قرآن میری زبان سے نکلتے ہیں اللہ کے حکم سے اور اللہ کی تعلیم سے ہیں۔

(نوٹ: تفصیلی بیان کے لئے دیکھئے کتاب "شواہد الولایت")

پھر اس کے بعد حضور مہدی موعود علیہ السلام نے فرمان خداوندی یوں سنایا کہ "ثم ان علینا بیانہ" (پھر بے شک ہمارے ذمہ ہے بیان اس کا) تیرے حق میں ہے تجھے ولایت خاص محمدی کا ہم نے وارث کیا ہے اور محمد رسول اللہ کی اتباع تام ہم نے روزی کی ہے۔ اولین وآخرین کا علم اور معنیٔ قرآن کا علم تجھے میں نے دیا ہے اور ایمان کے خزانوں کی چابی تیرے حوالے کی ہے۔ اور دین محمدی کا میں نے تجھے ناصر بنایا ہے۔ جا اور دعوت کر جو تجھے قبول کرے گا مومن ہوگا اور جو تیرا منکر ہوگا کافر ہوگا۔"

نیز حق تعالیٰ کا فرمان آپؑ نے سنایا کہ فرمان ہوتا ہے کہ "اے سید محمد جس نے تجھے پہچانا مجھے پہچانا جس نے تجھے نہیں پہنچانا مجھے

نہیں پہچانا''فرمان خداوندی سنا کر آپ نے فرمایا۔''سید محمد بن سید عبداللہ عرف سید خاں کی مہدیت کا انکار کفر ہے۔اور پھر اپنا پر نور پوست مبارک دونوں انگلیوں سے پکڑ کر فرمایا''جو کوئی اس ذات کی مہدیت کا منکر ہے وہ کافر ہے۔

(نوٹ: مزید تفصیلات کے لئے کتاب''شواہد الولایت'' دیکھئے)

حضرت علیہ السلام نے جب اپنا بیان ختم فرمایا تو حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رضی اللہ عنہ نے اور تین سو ساٹھ (۳۶۰) صحابہ نے بلند آواز سے آمنا وصدقنا فرمایا۔

ترجمہ:''ہم سب نے ایمان لایا اور ہم سب نے تصدیق کی''

## بڑلی:

اس مقام بڑلی میں علماء آئے اور یہ سوالات کئے۔مہدی موعودؑ نے جو جوابات ارشاد فرمائے وہ یہ ہیں۔

سوال: آپ اپنے کو مہدی کہلواتے ہیں؟

جواب: بندہ نہیں کہلاتا بلکہ حق تعالیٰ کا فرمان اس طرح ہوتا ہے''تو مہدی موعود ہے دعویٰ کر''

سوال: مہدی کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا آپ کا نام محمد بن سید خاں ہے۔

نوٹ: مہدی موعود علیہ السلام کے والد کا نام سید عبداللہ اور خطاب''سید خاں'' تھا۔یہ خطاب سلاطین شرقیہ کی طرف سے حضرت کے آباء واجداد کو دیا گیا تھا۔خطاب کو عالموں نے نام سمجھا تھا۔

جواب: خدائے تعالیٰ قادر ہے جو چاہے کرے۔حضرت رسالت پناہؐ کے باپ مشرک تھے عبداللہ ان کا نام کیسے ہوگا۔ یہ سہوِ کاتب (لکھنے والے کی غلطی) ہے اول عبارت محمد عبداللہ ہے۔اور مہدی بھی عبداللہ ہے۔

سوال: مہدی پر تمام لوگ ایمان لائیں گے اور کوئی بھی منکر نہ ہوگا؟

جواب: مومنین ایمان لائیں گے یا کفار؟

علماء کا جواب: مومنین ایمان لائیں گے۔امامنا نے فرمایا سب مومنین ایمان لاچکے اور فرمانبردار ہو چکے۔

سوال: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے''بندہ کچھ نہیں چاہتا مگر وہی جو خدا چاہتا ہے پس چاہئے کہ جو کچھ بندہ چاہتا ہے ہو جائے' بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو بندہ چاہتا ہے اور وہ نہیں ہوتا۔

جواب: جس کسی شخص کو علم شریعت میں تھوڑی سی واقفیت بھی ہو یہ سوال نہیں کرے گا۔

اس آیت شریف کے معنی یہ ہیں کہ جس طرح بندوں کے افعال اور اقوال (کئے ہوئے اور کہے ہوئے) حق تعالیٰ کی مشیت کے بغیر نہیں ہیں اسی طرح ان کے تمام ارادے اور خیالات بھی حق تعالیٰ کی مشیت اور ارادے کے بغیر نہیں ہیں۔

سوال: آپ ولایت کو نبوت پر فضیلت دیتے ہیں۔؟

جواب: بندہ فضل دیتا ہے یا رسول اللہ فضل دیتے ہیں؟''الولایت افضل من النبوۃ''(ولایت افضل ہے نبوت سے)

سوال: اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ نبی کی ولایت نبی کی نبوت سے افضل ہے۔

جواب: میں نے یہ کس وقت کہا کہ میری ولایت نبی کی ولایت سے افضل ہے۔یا میں نبی سے افضل ہوں؟ یا کسی ولی کو کسی نبی پر فضل ہے۔کچھ

جانتے بھی ہو کہ نبوت کے کیا معنی ہیں؟اور ولایت کے معنی کیا ہیں۔

سوال: آپ ایمان کے بڑھنے اور گھٹنے کے قائل ہیں؟اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایمان نہ بڑھتا ہے اور نہ گھٹتا ہے۔

جواب: (ترجمہ آیت) 'مومنین وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو ان کے ایمان کو اور زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے ہیں۔اس آیت کے بعد فرمایا جو کچھ امام اعظم نے کہا انہوں نے اپنے ایمان کی خبر دی ہے۔امام اعظم کا ایمان درجہً کمال کو پہنچ چکا تھا۔کمال کے بعد نہ زیادتی ہوتی ہے اور نہ نقصان۔

سوال: آپ کسب کو حرام فرماتے ہیں؟

جواب: مومن کے لئے کسب حلال ہے لیکن مومن ہونا چاہئے۔اور قرآن میں غور سے دیکھنا چاہئے کہ مومن کس کو کہتے ہیں۔

سوال: آپ علم پڑھنے سے منع فرماتے ہیں؟

جواب: جو کچھ رسول اللہ نے منع نہیں فرمایا بندہ کیسے منع کرے گا؟ لیکن خدائے تعالیٰ ذکر دوام (چوبیس گھنٹے اللہ کا ذکر) کو فرض کہتا ہے۔خدا کے حکم سے کتاب خدا کے حکم سے جو چیز ذکر سے مانع (ذکر سے روکنے والی یا ذکر میں رکاوٹ ڈالنے والی) ہے ممنوع ہے۔

کیا علم پڑھنا؟ کیا کسب کرنا؟ کیا خلق سے ملنا جلنا؟ کیا کھانا؟ اور کیا سونا؟ غفلت حرام ہے اور جو کچھ غفلت کا موجب (سبب یا وجہ) ہے حرام ہے۔مومن کو علم پڑھنا اور کسب کرنا حلال ہے۔چاہئے کہ اس کے شرائط کو ملحوظ رکھے اور خدائے تعالیٰ کے کلام میں غور سے دیکھنا چاہئے کہ ایمان کے باب میں (بارے میں) کیا شرائط بیان کئے گئے ہیں۔

سوال: آپ یہ فرماتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ کو اس دارِ دنیا (اسی دنیا میں) جو کہ دار فانی لوٹنے والی یا فنا ہو جانے والی جگہ) ہے چشم سر (سر کی آنکھوں) سے دیکھ سکتے ہیں؟

جواب: خدائے تعالیٰ کہتا ہے؟ یا بندہ (کہتا ہے)؟ آیت شریف (ترجمہ) جو اس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں اندھا اور زیادہ گمراہ ہوگا۔

سوال: قرار (اتفاق یا طئے شدہ) اہل سنت کا اس بات پر ہے کہ ان آیات سے مراد خدا کو آخرت میں دیکھنا ہے۔

جواب: خدائے تعالیٰ کا وعدہ مطلق ہے ہم بھی مطلق کہتے ہیں مقید نہیں کرتے یا اہل سنت والجماعت نے بھی دار دنیا میں (دیدار خدا کو) ناجائز اور ناممکن نہیں کہا ہے۔ان کے کلام کو اچھی طرح سمجھنا چاہئے کہ انہوں نے کیا کہا ہے۔

سوال: آپ رحمت اور امید کی باتیں کم بیان فرماتے ہیں اور قہر اور خوف کی آیتیں بہت بیان فرماتے ہیں جس سے بندہ ناامید ہو جاتا ہے۔

جواب: حدیث کہتی ہے "تیرا بھائی وہ ہے جو تجھے ڈرائے وہ نہیں جو مغرور کرے۔

سوال: آپ سے بحث کس طرح کی جائے کہ جب کہ آپ کسی مذہب کے ساتھ مقید (بندھے ہوئے 'پابند یا پیرو) نہیں ہیں۔جو کچھ آپ جواب میں فرماتے ہیں مطلق قرآن سے فرماتے ہیں۔ہم قرآن سمجھنے کی قوت نہیں رکھتے۔امام ابوحنیفہ کے مذہب کے ساتھ مقید (بندھے) ہوئے ہیں۔

جواب: اگر چہ میں کسی مذہب کے ساتھ مقید نہیں ہوں میرا مذہب اللہ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی اتباع ہے۔

سوال: آپ مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں اور حکم کرتے ہیں کہ مومن بنو۔

جواب: ہم نے اللہ کی کتاب کو پیش کیا ہے۔یہ جس کسی کو کافر کہتی ہے ہم بھی کافر کہتے ہیں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے۔ہم اللہ کی کتاب کے تابع ہیں۔

سوال: ہم کو آپ کی مہدیت میں شک پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ دعویٰ سچ ہے یا جھوٹ؟ ہم کس طرح قبول کریں۔

حضور پر نور مہدی برحق مہدی موعود علیہ السلام نے ان عالموں کے ان سوالات کے جواب میں آیات کی تلاوت فرمائیں جس کا ترجمہ پیش ہے۔ ترجمہ: (چوبیسواں پارہ نواں رکوع) اور (بالفرض) یہ جھوٹا ہے تو اسی پر پڑے گا اس کے جھوٹ کا وبال اور اگر سچا ہے تو تم پر آپڑے گا، اس (عذاب) میں سے جس کا وعدہ یہ تم سے کرتا ہے۔

ان کے علاوہ ان عالموں نے اور بھی کئی سوالات کئے۔ حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے قرآن سے ہی جوابات ارشاد فرمائے۔ علماء جیت کیا ہوتی۔ ہار کر انہوں نے بادشاہ کو ورغلا کر حکم اخراج یعنی آپ یہاں سے چلے جائیں یا یہ جگہ چھوڑ دیں۔ نکلوایا۔ اس حکم اخراج کے ملنے کے بعد آپ علیہ السلام اس جگہ سے آگے تشریف لے گئے اور یہ بھی فرمایا کہ ''دونوں طریقوں سے عالموں اور حاکموں کے چہرے سیاہ کئے جائیں گے۔ اگر میں حق پر ہوں تو کیوں انہوں نے مدد نہیں کی۔ اور اگر میں حق پر نہیں ہوں تو انہوں نے مجھے قید کیوں نہ کیا؟ اور سب نے مل کر میری تفہیم (مجھے سمجھانے کی کوشش) کیوں نہیں کی۔

اگر بات نہ مان کر اپنی بات پر اڑا رہتا تو مجھے قتل کیوں نہ کیا؟ اس لئے کہ میں جہاں جاؤں گا اپنی حقیقت حال (کامل سچائی اور حق) کے مطابق دعوت کروں گا اور ان (دنیادار عالموں) کے زعم باطل (جھوٹی اور غلط سونچ) کے مطابق گویا میں خلق (مخلوق خدا) کو گمراہ کروں گا تو اس کا وبال ان ہی کی گردنوں پر رہے گا۔

اسی مقام سے امامنا علیہ السلام نے بادشاہوں کو خطوط تحریر فرمائے تھے۔

## جالور:

اسی مقام پر حضرت بندگی میاں سیدنا شاہ نظام رضی اللہ عنہ امامنا علیہ السلام کو وضو کروا رہے تھے خیال آیا کہ حدیث شریف میں علامات مہدی کے تعلق سے درختوں کو تروتازہ کردینے کا ذکر آیا ہے۔ حضرت شاہ نظامؓ کو یہ خیال آیا اُدھر مہدی موعود کو منجانب خدا معلوم ہوگیا۔ آپؑ مسواک کررہے تھے۔ زمین میں لگادیا خدا کی قدرت سے مسواک تروتازہ ہوگئی۔ یہ معجزہ دکھلا کر امامنا علیہ السلام نے مسواک کو نکال لیا تو وہ پہلے جیسی ہوگئی۔ ارشاد فرمایا ''میاں نظام! (سوکھے کو ہرا کرنا) یہ کام شعبدہ بازوں کا ہے۔ مہدی کا یہ کام نہیں۔

الفاظ حدیث صحیح ہیں مگر لوگوں نے مفہوم کو غلط لیا ہے۔ پھر فرمایا (مفہوم) ''مومنوں کے دل جو اللہ کی محبت کے درخت ہیں مہدی کے زمانہ سے پہلے سوکھے رہیں گے۔ مہدی ان کو ایمان کے پانی سے دوبارہ تروتازہ کردیں گے۔ اسی مقام سندھ میں قاضی سندھ آئے کیونکہ مہدی موعودؑ فوجی لباس میں تھے واپس جانے لگے ایک پتھر اور ایک درخت کی آواز کہ یہی مہدی موعود ہیں' اس کے بعد قاضی آئے اور سوالات کئے جو لکھ کر لائے تھے جوابات سے مطمئن تو ہوگئے لیکن پھر بھی کہا۔ ''میراں جی جو کچھ آپ فرماتے ہیں حق ہے۔ لیکن کہیں ایسا نہ ہو کہ حضور مہدی موعود نہ ہوں؟ ہم کیسے قبول کریں؟

حضور پرنور مہدی موعود نے جواب میں فرمایا جیسا تم کو خدا کا خوف جھوٹے دعوے کو قبول کرنے میں ہے کیا اتنی مقدار میں بھی خدائے تعالیٰ کا خوف مجھے نہیں ہے کہ میں خدا کی طرف سے مہدی نہ ہو کر جھوٹ سے خود کو مہدی کہلواؤں پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ ترجمہ ''پس کون ہے زیادہ ظالم اس شخص سے جو افتراء (غلط بات) کرے خدائے تعالیٰ پر جھوٹ کہہ کر جھٹلائے۔ خدائے تعالیٰ کی آیتوں کو بے شک نجات نہیں پائیں گے ظالمین۔ پھر فرمایا۔ ''تم کو بندہ کی مہدیت کا قبول کرنا عجیب معلوم ہوتا ہے۔

ہم نے کوئی نئی شریعت نہیں لائی اور شرع (شریعت) حقیقی کے احکام میں کوئی تبدیلی نہیں کی ہے۔ ہمارے اور تمہارے درمیان اتباع شریعت کے معاملہ میں کوئی فرق نہیں ہے۔تمہارے لئے کلمہ کہنا' پانچ وقت کی نمازیں پڑھنا' ایک ماہ کے روزے' حج' زکواۃ کی ادائی' چار عورتوں کو حلال جاننا ہے۔ ہمارے لئے بھی کلمہ کہنا' پانچ وقت کی نمازیں' ایک ماہ کے روزے' زکواۃ کی ادائی اور چار عورتوں کو حلال جاننا ہے۔مگر مجھے حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ تو مہدی موعود ہے۔

تعجب کا مقام وہ ہے کہ رسول اللہ کے صحابہ نے آنحضرت کی تصدیق کی اس کے باوجود کہ آنحضرت نے پچھلے انبیاء کی شریعتوں کو منسوخ کیا اور شریعت ناسخہ (پچھلی شریعتوں کو منسوخ کر کے نئی شریعت) لائے۔مثلاً سابقہ کتب آسمانی تھیں اور آنحضرت نے فرمایا کہ "وحی میرے دل پر ہوتی ہے اگلے انبیاء ومرسلین کا قبلہ بیت المقدس کی سمت تھا اور آنحضرت نے کعبۃ اللہ کی سمت کا حکم فرمایا۔

امت کے سب مردوں کے لئے حکم چار عورتوں کے حلال ہونے کا مقرر ہوا۔اور خود آنحضرت کے حق میں نو عورتیں حلال ہوئیں۔نیز یہ بھی خدائے تعالیٰ نے خبر دی کہ "اے محمد جو کوئی عورت تیری نظر میں پسند آئے ہم نے اس کو تیرے لئے جائز کیا۔" چنانچہ قصہ زینب بنت جحشؓ کا ہے۔ان جیسے احکام آنحضرت نے فرمائے تو آنحضرت رسالت پناہؐ کے اصحاب کی خوبی بیان ہونی چاہئے کہ سب اشکالات (یعنی بہ ظاہر جن کے قبول کرنے میں دشواری محسوس ہو) کے باوجود انہوں نے اطاعت کی اور تصدیق سے شرف ہوئے۔بندہ نے کوئی بھی بات رسول اللہ کے خلاف کی اور نہ لائی ہے جس سے قبول کرنے والوں کو دشواری کا سامنا ہو۔

قاضی سندھ نے چھ ماہ کا وقت طلب کیا تھا۔تاکہ آپ علیہ السلام کے مبارک احوال کو دیکھ کر مزید تحقیق کریں گے۔امامنا نے ایک حجرہ خالی کروا کر ان کو رہنے دیا۔اور طریقہ ذکر بتلا دیا۔صرف تین دن کے اندر قاضی صاحب کو مہدی موعود کی حقانیت معلوم ہوگئی۔اور وہ خدمت مہدی میں حاضر ہوئے۔اور سب کی موجودگی میں مہدی موعود کی تصدیق کر لی۔

## فرح مبارک

فرح مبارک میں جب مہدی موعود علیہ السلام تشریف فرما ہوئے تو چار عالموں کا ایک وفد آیا اور یہ سوالات کئے۔

سوال: حضور خود کو مہدی موعود کس دلیل سے کہلاتے ہیں؟

جواب: بندہ نہیں کہتا ہے حق تعالیٰ کا فرمان اور موکد (تاکیدی حکم) کی صورت میں ہوتا ہے جس کی بناء پر کہتا ہے۔عالموں نے امامنا علیہ السلام کے جواب کو بجا و درست کہا۔

سوال: حضور (فقہ کے چار اماموں میں سے) کس (کے) مذہب کے ساتھ مقید (پابند یا پیرو) ہیں؟

جواب: ہم کسی کے مذہب کے ساتھ مقید (بندھے ہوئے یا پابند) نہیں ہیں۔ہمارا مذہب اللہ کی کتاب اور اتباع رسول اللہ ہے۔

سوال: حضور کس تفسیر پر بیان قرآن فرماتے ہیں؟

جواب: ہم کسی وقت بھی تفسیر کا مطالعہ نہیں کرتے۔بیان کے وقت جو آیت بے واسطہ سامنے آتی ہے اس آیت کا بیان اللہ تعالیٰ کی جانب سے سکھلایا جاتا ہے۔اللہ کے امر (حکم) سے اللہ کی مراد بیان کرتے ہیں۔

## دیدار کے گواہ:

سوال: خدائے تعالیٰ کا دیدار اسی جہاں (اسی دنیا) میں جائز ہونے پر آپ کیا دلیل رکھتے ہیں؟

جواب دینے سے قبل آپ نے اپنی سیدھی اور بائیں جانب اشارہ کر کے فرمایا کہ ''یہیں محمد رسول اللہ اور ابراہیم خلیل اللہ موجود ہیں جو اس باب میں (اس بات کے) گواہ ہیں جو کچھ پوچھنا ہو پوچھ لو''

اس جواب کو سن کر علماء خاموش ہو گئے۔ اور ان کے دلوں کو اطمینان حاصل ہوا۔ (اس سے قبل) علماء نے طئے کر لیا تھا کہ ان جوابات سے ہٹ کر کوئی اور جوابات ملیں تو یہ مہدی موعود نہ ہوں گے۔

(۱) مہدی موعود کا دعویٰ خود ان کی ذات سے نہ ہوگا بلکہ فرمان حق تعالیٰ سے ہوگا۔

(۲) کسی مذہب کے ساتھ وہ مقید نہ ہوں گے۔ اس لئے کہ وہ خود صاحب مذہب ہوں گے۔

(۳) اللہ کے کلام کی تفسیر اللہ کے امر (حکم) سے بیان فرمائیں گے نہ کہ مجتہدین کے کلام کی موافقت میں، جس میں خطا اور صواب (درستگی) دونوں باتیں موجود ہوتی ہیں۔

(۴) چوتھی بات اللہ تعالیٰ کا دیدار دار دنیا (اسی دنیا) میں ہونے کے ثبوت کا بیان خاصۂ حضرت مہدی ہے۔ (یعنی مہدی موعود کی یہ خصوصیت ہے) اگر چہ بعض علمائے مذہب اہل سنت نے بھی اس (دیدار کی بات) کو جائز رکھا ہے (یعنی جائز بتلایا ہے ناجائز نہیں کہا) لیکن اس کو ثابت کرنے کی کسی کو طاقت نہیں تھی۔ اس کے بعد چاروں علماء نے اپنے استاد شیخ الاسلام کو لکھا۔ ''ہمارا سارا علم ان سید (یعنی حضرت مہدی موعود) کے علم کے آگے دریا کے مقابلے میں ایک قطرہ ہے۔ اگر آپ چاہتے ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد ایک ذات پیغمبر صفات، تابع تام (مکمل اور پوری پوری پیروی کرنے والے) وقائم مقام آنحضرت ﷺ ہوں اور جس میں بال برابر شرع کا خلاف نہ پایا جائے دیکھنا چاہتے ہوں تو اس ذات گرامی کو دیکھ لیں۔

بہر حال مہدی موعودؑ کے ارشادات سن کر وہ لوگ آپ کی تصدیق سے مشرف ہوئے اور ترک دنیا سے بھی مشرف ہوئے۔ علماء کا خط بادشاہ خراسان سلطان حسین مرزا کو ملا اور انہوں نے بھی تصدیق کی اور ترک دنیا کا شرف حاصل کیا۔ بیماری کے باوجود مہدی موعود علیہ السلام کے دیدار کے لئے روانہ ہوئے لیکن راستے ہی میں ان کا انتقال ہو گیا۔ مہدی موعود کو منجانب اللہ اس بات کی اطلاع ملی۔ آپؑ نے بادشاہ کی نماز جنازہ غائبانہ ادا فرمائی۔ قبل ازیں حبش کے بادشاہ کا انتقال ہو گیا تھا وہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نہ آسکے فرشتوں نے بادشاہ کے جنازہ کو لاکر رکھ دیا حضور پرنور محمد رسول اللہ ﷺ نے نماز جنازہ ادا فرمائی تھی۔

ایک روز ملا درویش خدمت مہدی موعود میں آئے اور کہا میرا حال خراب ہے کہ نفس کہتا ہے کہ حضور مہدی موعود ہیں یا نہیں ہیں۔ امامنا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ ''لفظ مہدی کو اٹھا کر رکھ دو جو کچھ مہدی کا حکم ہے کلام خدا اور کلام نبی سے ہے یا نہیں ہے۔ ملا نے کہا ہاں ہے۔ فرمایا: جاؤ کلام خدا اور کلام مصطفیٰ پر عمل کرو جو کچھ حق ہے تم کو اس کے بعد معلوم ہو جائے گا۔ ملا نے دو تین روز کے بعد آکر بہت معافی مانگی اور اپنے سست اعتقاد سے رجوع کیا۔ (یعنی اپنا اعتقاد پکا کر لیا) اور کہا کہ مجھے اللہ تعالیٰ سے معلوم ہو رہا ہے کہ آپ ہی مہدی موعود ہیں۔

قارئین کرام! علماء کے سوالات دیکھنا ہو تو حقیر فقیر کی رومن انگریزی کتاب ''سیرۃ المہدی'' دیکھئے۔ یہاں صرف امامنا علیہ السلام کے جوابات درج کئے جارہے ہیں۔

فرمایا "ہمارا ایمان محمد رسول اللہ کا ایمان ہے۔ لوگوں میں مال کی تقسیم کی بات پر فرمایا مال زمین سے نکال کر مال دینا اور گمراہ کرنا دجال کی صفت ہے۔ حدیث کی مراد یہ ہے کہ مہدی خزانۂ ولایت مقیدہ کو آشکارہ کرے گا اور قرآن کے وہ معنی جو حضرت رسول اللہ ﷺ کے حضور میں نہیں سنے گئے تھے وہ سنائے گا۔ فتوح (خدا کا دیا ہوا) جو بے گمان آئے تقسیم کرے گا تا کہ طالبان خدا اس سے قوت پائیں یا ان کی مدد ہو۔ اصحاب نبی ﷺ کی فضیلت کے تعلق سے پوچھنے پر یہ ارشاد فرمایا۔

(۱) ابوبکر کے مراتب کا ذرا سا فرق ملحوظ رکھ کر علی کی بزرگی بیان کرو۔

(۲) علی حق بجانب تھے اور معاویہ اجتہاد میں خطا پر تھے۔ رسول اللہ کے صحابہ جو مبشر تھے جانبین میں حکم نجات ان کے لئے ہے۔ لیکن نئے آنے والے جو علی مرتضیٰ کی طرف تھے ناجی (نجات یافتہ یا جنتی) ہیں۔ اور جو معاویہ کی طرف تھے ہالک (ہلاک ہو چکے) ہیں۔

(۳) یزید پر لعنت مت بھیجو۔ اپنے نفس پر لعنت بھیجو۔ یزید کا نفس ہی تھا جس نے اس سے ایسا کام (شہادت حسینؓ) کروایا۔

(۴) شیطان پر لعنت مت بھیجو وہ اس سے خوش ہوتا ہے اس کے بجائے ذکر کرتے رہو۔

(۵) یہ لوگ (اہل سنت کے مجتہدین اور مفسرین کے لئے آپ کی بشارت ہے کہ "یہ لوگ دین کے پہلوان تھے۔ انہوں نے دین (کی باتوں میں) موشگافی کی ہے۔ (یعنی دینی معاملات کی باریکی سے چھان بین کی پھر بیان کیا) یہ لوگ طالبان حق تھے جو کچھ انہوں نے کہا اور کیا ہے محض اللہ کے لئے کہا اور کیا ہے۔

فرمایا۔ بعض مجتہدین اور مفسرین کی زبان سے سخن حق (حق بات) حق تعالیٰ نے نکلوایا ہے تا کہ اس بندہ کی بات کی گواہی رہے۔ جیسا کہ عرض کیا گیا تفصیلات اور فرامین مبارکہ کے لئے قومی کتب میں کافی مواد ہے۔ ان میں سے اخذ کردہ مواد جو مختصر ہے فقیر حقیر نے "سیرۃ المہدی" بزبان رومن انگریزی میں تحریر کئے گئے ہیں۔

وہ چار کتب جن کے پڑھنے کی اجازت دربارِ مبارکہ مہدی موعود علیہ السلام سے عطا ہوئی ہے۔ مبتدیوں (ابتدائی حال والوں) کے لئے دو کتب ہیں۔ (۱) انیس الغربا (۲) مرغوب القلوب۔ منتہیوں (بفضل خدا خدا طلبی میں جو کافی فاصلہ طئے کر چکے ہیں) کے لئے (۱) زاد المسافرین (۲) نزہتہ الارواح

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے اس ارشاد کی یوں اصلاح فرمائی۔ سید عبدالقادر نے اپنا قدم جو اولیاء کے کاندھے پر رکھا بہتر تھا کہ فرماتے۔ سب اولیاء اللہ کے قدم میرے کاندھے پر ہیں۔ اسی مقام فرح مبارک میں آپ کے پردہ فرمانے کا وقت قریب آ گیا تھا۔ علماء کو اندازہ ہو گیا جب امامنا علیہ السلام نے نماز جمعہ کی ادائی کے بعد نماز وتر کی نیت بلند آواز سے باندھی اور وتر ادا فرمائی۔ اسی وقت ایک عالم نے کہہ دیا کہ یہ ذات مہدی موعود ہے آپ آئندہ جمعہ کو نہیں آئیں گے۔ اس سے پہلے پردہ فرمائیں گے۔

اس لئے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ بھی نماز جمعہ کی ادائی کے بعد وتر ادا فرمائی تھی۔ اور دوشنبہ کو (جمعہ آنے سے پہلے) رحلت فرمائی (پردہ فرما لیا تھا) کوئی شک نہیں کہ یہ ذات عالی صفات مہدی موعود ہے۔ یہ حجت کافی ہے۔

قبل وصال عالموں کے چند سوالات اور حضور پرنور مہدی موعود علیہ السلام کے جوابات

سوال: آپ کا تولد (آپ کی پیدائش) کس روز ہوئی؟

جواب: دوشنبہ (پیر کا دن)

سوال: آپ کو دعویٰ کرنے کا حکم خداوندی کون سے دن ہوا؟

جواب: دوشنبہ

سوال: آپ کو دعوئے مہدیت کئے ہوئے کتنے سال ہوئے؟

جواب: پانچ سال

سوال: حدیث شریف میں دو روایتیں آئی ہیں ایک میں پانچ سال کا ذکر ہے اور ایک میں تیئیس (۲۳) سال؟

جواب: دونوں روایتیں درست ہیں بندہ کو اٹھارہ سال تک حکم تھا کہ ''تو مہدی موعود ہے دعویٰ کر اور اپنی مہدیت کو ظاہر کردے۔ بندہ نے ضبط سے کام لیا اور پانچ سال ہوئے ہیں کہ امر موکد (تاکیدی حکم) ہوا ہے۔ عتاب کے ساتھ فرمان (خداوندی) ہوتا ہے کہ ''اے سید محمد تو مہدی موعود ہے اس امر کا اظہار کر تو خلق سے ڈرتا ہے اپنی مہدیت کو آشکارہ کر۔ ورنہ ظالموں کے زمرہ میں تجھے شامل کردوں گا۔'' اس واسطے حکم خداوندی کے آگے بندہ نے گردن جھکادی۔

## اہم مختصرات

(۱) وصال سے پہلے ارشاد فرمایا۔ ''بندہ کی جدائی کے یہ آثار ہیں۔

☆ خدانخواستہ خدا کی یاد اور اس کی طلب تمہارے دلوں سے نکل جائے

☆ اغنیاء (دولت مند) اور اہل دنیا کا میلان تمہاری طرف شروع ہوجائے۔ اہل دنیا تم سے عداوت (دشمنی) ونفرت کرنا چھوڑ دیں اور تم کو ایذا نہ دیں۔

☆ تمہارا نفس حب الشہوات (بے ہودہ خواہشات کی محبت) سے معمور ہوجائے۔

☆ مدعا مہدی تم سے جاتا رہے تو یقین کرلو کہ بندہ تم میں نہیں رہا۔ مگر انشاء اللہ مہدی اور مہدویاں قیامت تک رہیں گے۔

(۲) اہل انکار نے خود کو اہل انتظار کہلوانے کی خاطر دو باتوں پر خاص توجہ دی۔ ایک تو حضور پرنور ﷺ کی مبارک ذات کو واحد قرار دینے کی کوشش خدا واحد ہے اور محمد ﷺ بھی واحد ہیں اگر آپ ﷺ کی نظیر کی بات بتلائی جائے تو لوگ مہدی کی تصدیق کی بات کریں گے حالانکہ اس سلسلہ میں ایک حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے (مفہوم) ہر نبی کی امت میں اس نبی کی نظیر ہوتی ہے اور میری امت میں مہدی میری نظیر ہے۔'' اور مہدی میری نظیر ہے'' کو حذف کردیا تا کہ لوگوں کا خیال مہدی کی طرف نہ جائے۔ دوسری بات اہل انکار نے یوں کیا کہ مہدی اور حضرت عیسیٰ کو ایک زمانہ میں بتلایا حالانکہ سلسلۃ الذہب کی حدیث میں مہدی موعود کو وسط امت یعنی درمیانی زمانہ میں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آخر میں فرمایا گیا ہے اس طرح مہدی کے زمانہ کو جو حدیث میں ہے حضور پرنور مہدی موعود تشریف لائے اور گئے اہل انکار نے جھٹلا دیا اور مہدی کے زمانہ کو وسط کے بجائے آخر میں دکھلایا اب جنہوں نے تصدیق کی وہ مزہ میں رہے اور جنہوں نے انکار کیا تو قرآن میں دیکھنا چاہئے کہ اہل انکار کی کیا سزا ہوتی ہے۔

(۳) ماخوذ از ''پنج فضائل'' صفحہ ۴: اسم شریف یوسف کے تین صحابہ ہیں۔

(۱) میاں یوسف مہاجر اعتماد خان رضی اللہ عنہ حضرت نے میاںؓ کے حضور میں بمقام رادھن پور وصال فرمایا۔

(۲) میاں یوسف خداوند خانیؓ بارہ اصحاب مبشرہ میں ہیں۔ سفر خراسان میں اماماًؑ کے ہمراہ رہے۔ صعوبتیں برداشت کیں۔ مہدی علیہ

السلام نے بشارتوں سے سرفراز فرمایا۔ رضی اللہ عنہ

(۳) میاں یوسف سہیتؓ زائرِ مہر ولایت نے جب امامنا سے اصرار کیا کہ آپ دعویٰ کیجئے ۔ اصرار بڑھنے پر مہدی موعودؑ نے فرمایا خدا تمہیں خاموش رکھے گا۔ وہ خاموش ہو گئے ۔ پھر نگر ٹھٹھہ میں وصال فرمایا۔ فرح مبارک تک نہیں آئے تھے۔

(۴) حضرت یوسف سہیتؓ کے وصال کے وقت احمد شہ قدن بھی اپنے دائرہ کے برادروں کے ساتھ تھا۔ عصر کی نماز کا وقت ہوا تو احمد شہ قدن امامت کے لئے امام بن کر کھڑا رہا۔ میاںؓ کی یکا یک نظر اس پر پڑی میاں نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑ کر پیچھے کر دیا اور فرمایا" تم مخلصوں کی جماعت میں امامت کے لائق نہیں ہیں اور خود امامت کی (امامناؑ نے اس کو "سرمنافق" فرمایا تھا)

(یاد رہے امامنا علیہ السلام نے احمد شہ قدن کو "سرمنافق" فرمایا تھا۔)

## (حسب فرمان مہدی موعودؑ) ذکراللہ کے اوقات کی ترتیب

حضور پرنور امامنا مہدی موعود علیہ السلام کا ارشاد مبارک ہے۔ اولوالالباب بندہ کے گروہ کا خطاب ہے۔ اور پانچ پہر کے اوقات کی ترتیب اس طرح فرمائی کہ اول فجر سے ڈیڑھ پہر دن تک، ظہر سے عشاء تک اور رات کو ایک پہر نوبت میں شریک رہے۔ ان اوقات کی اگر گھنٹوں کے ساتھ تطبیق (مطابقت یا موافقت) دی جائے تو اس طرح ہوگی۔

| شمار | اوقات ذکراللہ | پہر | گھنٹہ |
|---|---|---|---|
| ۱ | اول فجر یعنی ساڑھے چار بجے سے طلوع آفتاب چھ بجے تک | آدھا | ڈیڑھ |
| ۲ | چھ بجے سے ساڑھے دس بجے تک | ڈیڑھ | ساڑھے چار |
| ۳ | ظہر سے عصر تک | ایک | تین |
| ۴ | عصر سے مغرب تک۔ (بیان قرآن) | آدھا | ڈیڑھ |
| ۵ | مغرب سے عشاء تک | آدھا | ڈیڑھ |
| ۶ | نوبت | ایک | تین |
| | **کل** | **پانچ** | **پندرہ** |

ذکراللہ کی پابندی کا سبین کے لئے (انشاءاللہ اس پابندی کی برکت سے وہ آٹھ پہر کا ذاکر بن جائے گا۔)

(۱) سلطان النہار اور سلطان اللیل (صبح فجر تا طلوع آفتاب، شام میں عصر تا عشاء)

(۲) کھاتے وقت

(۳) بیت الخلاء میں بھی جب بھی غفلت نہ آنے پائے۔

(۴) سوتے وقت

(۵) وظیفۂ زوجیت کے وقت

## ماخوذ از کتاب ''پنج فضائل'' از حضرت بندگی میاں سید روح اللہ رحمۃ اللہ علیہ

در ذکر حضرت بندگی میاں سیدنا شاہ دلاور رضی اللہ عنہ (صفحہ ۱۰۴)

نقل ہے میاں شاہ دلاور رضی اللہ عنہ نے اپنی وصیت میں فرمایا۔ اے بھائیو! مہدیؑ کے حضور میں پچھلی رات سے دیڑھ پہر دن تک اور ظہر سے عشاء تک صف پر مشغول بیٹھتے تھے۔ میراں سید محمودؓ کے زمانے میں بھی یہی طور تھا۔ میاں نعمتؓ اور میاں نظامؓ کے زمانے میں پچھلی شب سے دیڑھ پہر تک بیٹھتے تھے۔ اور ظہر کے بعد نہیں بیٹھتے تھے۔ لیکن مہدیؑ کا حکم ہے کہ دو وقت سلطان اللیل اور سلطان النہار میں جو شخص ان دونوں وقتوں کی حفاظت نہ کرے گا وہ ایمان اور فقیری حاصل کرنے والوں میں حشر نہ کیا جائے گا۔

پس واضح ہو کہ اب ہمارے سامنے میاں نعمتؓ اور میاں نظامؓ کا وقت بھی نہ رہا۔ اب نماز عصر سے عشاء تک اور قبل نماز فجر سے طلوع آفتاب تک بیٹھو اگر نہ بیٹھو گے تو گروہ مہدیؑ سے نہ ہوں گے۔

ذیل میں آفتاب کے طلوع ہونے کے اوقات درج ہیں جو حیدرآباد کے ہیں۔ بیرون حیدرآباد کے لوگ جس جگہ رہتے ہیں وہاں کے اوقات کے تحت اضافہ یا کمی کر لیں تا کہ نشتِ ذکر اللہ نمازیں اور پہروں کی نشست صحیح رہے یہ اوقات سال بھر کے ہیں یعنی یکم جنوری تا ۳۱ر ڈسمبر

(۱) یکم جنوری تا ۳۱ر جنوری ۶:۴۵ تا ۶:۵۰

(۲) یکم فبروری تا ۲۸ر فبروری ۶:۳۵ تا ۶:۴۸

(۳) یکم مارچ تا ۳۱ر مارچ ۶:۱۱ تا ۶:۳۵

(۴) یکم اپریل تا ۳۰ر اپریل ۵:۵۰ تا ۶:۱۰

(۵) یکم مئی تا ۳۱ر مئی ۵:۴۰ تا ۵:۴۹

(۶) یکم جون تا ۳۰ر جون ۵:۴۰ تا ۵:۴۴

(۷) یکم جولائی تا ۳۱ر جولائی :۴۵ تا ۵:۵۴

(۸) یکم اگسٹ تا ۳۱ر اگسٹ ۵:۵۴ تا ۶:۰۱

(۹) یکم ستمبر تا ۳۰ر ستمبر ۶:۰۱ تا ۶:۰۵

(۱۰) یکم اکتوبر تا ۳۱ر اکتوبر ۶:۰۵ تا ۶:۱۳

(۱۱) یکم نومبر تا ۳۰ر نومبر ۶:۱۳ تا ۶:۲۹

(۱۲) یکم ڈسمبر تا ۳۱ر ڈسمبر ۶:۳۹ تا ۶:۴۵

ذیل میں غروب آفتاب کے اوقات درج ہیں جو حیدرآباد کے ہیں۔ غروب آفتاب کے بعد نماز عشاء کا وقت ایک گھنٹہ پندرہ منٹ بعد شروع ہو جاتا ہے۔ جو مصدقین عصر تا عشاء قید نشست کے ساتھ مصروف بہ ذکر رہتے ہیں وہ وقت شروع ہوتے ہی نماز ادا کر سکتے ہیں۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| (۱) | یکم جنوری تا ۳۱ رجنوری | وقت غروب | ۵:۵۳ تا ۵:۴۶ | (سات منٹ کم ہو رہا ہے) |
| (۲) | یکم فبروری تا ۲۸ رفبروری | غروب آفتاب | ۶:۱۲ تا ۶:۲۳ | (گیارہ منٹ بڑھ رہا ہے) |
| (۳) | یکم مارچ تا ۳۱ رمارچ | مہینہ بھر میں وقت | ۶:۲۳ تا ۶:۲۹ | (چھ منٹ بڑھ رہا ہے) |
| (۴) | یکم اپریل تا ۳۰ راپریل | مہینہ بھر میں وقت | ۶:۳۰ تا ۶:۳۶ | (چھ منٹ بڑھ رہا ہے) |
| (۵) | یکم مئی تا ۳۱ رمئی | مہینہ بھر میں وقت | ۶:۳۷ تا ۶:۴۷ | (دس منٹ بڑھ رہا ہے) |
| (۶) | یکم جون تا ۳۰ رجون | مہینہ بھر میں وقت | ۶:۴۸ تا ۶:۵۴ | (چھ منٹ بڑھ رہا ہے) |
| (۷) | یکم جولائی تا ۳۱ رجولائی | مہینہ بھر میں وقت | ۶:۵۵ تا ۶:۵۰ | (پانچ منٹ گھٹ رہا ہے) |
| (۸) | یکم اگست تا ۳۱ راگست | مہینہ بھر میں وقت | ۶:۵۰ تا ۶:۳۱ | (اُنیس منٹ بڑھ رہا ہے) |
| (۹) | یکم ستمبر تا ۳۰ رستمبر | مہینہ بھر میں وقت | ۶:۳۱ تا ۶:۰۷ | (چوبیس منٹ کم ہو رہا ہے) |
| (۱۰) | یکم اکٹوبر تا ۳۱ راکٹوبر | مہینہ بھر میں وقت | ۶:۰۷ تا ۵:۴۵ | (بیس منٹ کم ہو رہا ہے) |
| (۱۱) | یکم نومبر تا ۳۰ رنومبر | مہینہ بھر میں وقت | ۵:۴۷ تا ۵:۴۱ | (چھ منٹ کم ہو رہا ہے) |
| (۱۲) | یکم ڈسمبر تا ۳۱ رڈسمبر | مہینہ بھر میں وقت | ۵:۴۱ تا ۵:۵۳ | (بارہ منٹ بڑھ رہا ہے) |

# زمین ساکن ہے اور سورج و چاند متحرک

اللہ تعالیٰ نے زمین کو ساکن رکھا ہے۔ البتہ چاند اور سورج کو گردش میں رکھا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔

سورہ الشمس (۹۱) آیت ۱ اور ۲ قسم ہے سورج کی اور اس کی روشنی کی اور چاند کی جب وہ (سورج کے) پیچھے آئے۔ اور قسم ہے دن کی جب اسے چمکا دے۔ اور قسم ہے رات کی جب اسے (سورج کو) چھپا لے۔

سورہ التکویر (۸۲) آیت ۱۷ اور ۱۸: قسم ہے رات کی جب وہ جانے لگے۔

سورہ یٰسین (۲۶) آیات ۳۶ تا ۴۰: اور ایک نشانی رات ہے ہم اس میں سے دن کو کھینچ لیتے ہیں تو وہ اندھیرے میں ہو جاتے ہیں۔ اور ایک نشانی آفتاب ہے جو اپنے مقررہ ٹھکانے کی طرف چلتا رہتا ہے۔ یہ خدائے واحد اور دانا کا مقرر کیا ہوا اندازہ ہے۔ اور چاند کی بھی ہم نے منزلیں مقرر کی ہیں یہاں تک کہ وہ ایسا رہ جاتا ہے جیسا کہ کھجور کی پرانی شاخ۔ نہ تو سورج سے ہی ممکن ہے کہ وہ چاند کو پکڑے اور نہ رات دن سے آگے بڑھ سکتی ہے۔ اور سب اپنے دائرہ میں تیر رہے ہیں۔

ان آیات میں (۱) رات (۲) دن (۳) آفتاب (۴) چاند (۵) سورج۔ سب اپنے دائرہ میں تیر رہے ہیں۔ یہاں کائنات کی ہر چیز یا زمین کی گردش یا آسماں وغیرہ کا کوئی تذکرہ نہیں ہے۔ اور بحکم خدا ہر چیز اپنے اپنے دائرہ میں تیر رہی ہے۔ اور صبح کی جب وہ نمودار ہوتی ہے۔

(۳) والیلیل (۹۲) آیت (۱) اور (۲): قسم ہے رات کی جب وہ (دن کو) چھپا لے اور قسم ہے دن کی جب وہ روشن ہو جائے۔

(۴) سورہ التکویر (۸۱) آیت (۱) تا (۳): جب سورج لپیٹ لیا جائے گا اور تارے بے نور ہو جائیں گے۔ اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔

(۵) سورہ القیامہ (۷۵) آیت (۹): اور چاند بے نور ہو جائے گا سورج اور چاند جمع کر دیئے جائیں گے۔

(۶) سورہ المرسلت (۷۷) آیت (۸): جب تاروں کی چمک جاتی رہے گی اور جب آسمان پھٹ جائے گا اور پہاڑ اُڑے اُڑے پھریں گے۔

درج ذیل چھ آیات میں جس میں صبح و شام اور طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے تعلق سے ارشاد ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| سورہ الاعراف (۷) | صبح و شام | (ترجمہ) |
| سورہ الکھف (۱۸) | صبح و شام | (ترجمہ) |
| سورہ طٰہٰ (۲۰) | طلوع و غروب آفتاب | (ترجمہ) |
| سورہ الروم (۳۰) | شام و صبح | (ترجمہ) |
| سورہ ق (۵۰) | طلوع و غروب آفتاب | (ترجمہ) |
| سورہ الدہر (۷۶) | صبح و شام | (ترجمہ) |

مذکورہ آیات سے یہ بات علم میں آ رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سورج، چاند اور ستاروں کو متحرک رکھا ہے۔ دن اور رات تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ سورج کے طلوع و غروب ہونے کا ذکر بھی فرمایا گیا ہے۔ بحکم خدا زمین ساکن ہے۔ فرماتا ہے۔ سورہ طٰہٰ آیت ۱۳۰

سورہ روم اور سورہ ق فرمان
سورہ البقرہ (۲) آیت (۲۲): وہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا ہے۔
ایضاً (۳۰) آیت (۲۹): جس نے زمین میں جو کچھ ہے وہ سب تمہارے لئے پیدا کیا ہے۔
ایضاً (آیت ۲۹): جب کہ آپ کے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ زمین میں، میں اپنا نائب بنانے والا ہوں
(۶۱) قوم موسیٰ نے کہا تھا وہ ہمارے لئے زمین کی پیداوار کرے۔
سورہ الشمس (۹۱) آیت (۱) اور (۲): اور قسم ہے زمین کی جس نے پھیلایا۔
مذکورہ آیات لکھنے کا منشاء یہی ہے کہ قرآن میں جو آیا ہے وہ حق ہے اور آمنا و صدقنا ہے۔ اس کے برعکس جو باتیں ہوئی وہ قابل قبل نہیں ہوتیں ان کو مسترد کر دیا جاتا ہے۔

# آیات محکمات وآیات متشابہات کا فرق

آیات محکمات میں حکم ماننا ہے۔ جبکہ آیات متشابہات کے تعلق سے ارشاد خداوندی ہے۔

سورہ آل عمران (۳) آیت (۷): ''اللہ وہی ہے جس نے تم پر کتاب کو نازل کیا جس کی بعض آیات محکم ہیں اور وہی اصل کتاب ہے۔ اور دوسری متشابہات ہیں (جن کی مراد مشتبہ ہے) جن لوگوں کے دلوں میں ٹیڑھا پن ہے وہ متشابہات کے پیچھے پڑے رہتے ہیں تاکہ دین میں فتنہ تلاش کریں اور ان کی غلط تاویل ڈھونڈیں۔ حالانکہ اس کی تاویل اللہ کے سوائے کوئی نہیں جانتا۔ اور علم میں کامل دستگاہ رکھنے والے کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے اور یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہیں۔

جس طرح اللہ تعالیٰ کے فرامین محکمات بھی ہیں اور متشابہات بھی ہیں۔ اسی طرح خاتمین صلی اللہ علیہما وسلم کے ارشادات بھی محکمات ہوتے ہیں اور متشابہات۔ متشابہات چاہے آیات ہوں یا ارشادات خاتمین صلی اللہ علیہما وسلم، حضرت بندگی میاں عبدالملک سجاوندی میاں عالم باللہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ارشاد مصدقین کو افراط وتفریط سے بچاتا ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا۔ ''متشابہات کی نسبت ہمارا سلف کا مذہب ہے اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور اس کی کیفیت سے بحث نہیں کرتے۔'' (دیکھئے صفحہ (۱۷۵) توضیحات حضرت مرشد میاں صاحب، نقلیات حضرت بندگی میاں عبدالرشیدؒ)

آمراور اس کے زرخرید آقا چاہیں تو مصدقان پر تنقید کر سکتے ہیں۔ کیونکہ

دور نبوت میں چار خلفائے کرام رضی اللہ عنہم ہوئے تھے۔

دور ولایت میں پانچ خلفائے کرام رضی اللہ عنہم ہوئے تھے۔

دور نبوت میں دس قطعی جنتی ہوئے۔

دور ولایت میں بارہ قطعی جنتی ہوئے۔

نماز تراویح حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین ادا فرمائیں، چوتھی تراویح کو آپ نے امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو تراویح پڑھانے کا حکم ارشاد فرمایا۔ حضور پرنور مہدی موعود علیہ السلام نے دس تراویح ادا فرمائیں۔

احکامات ولایت میں ہر تازہ آمدنی پر عشر ادا کرنا ہے۔ جبکہ احکامات شریعت کے تحت زکواۃ کی ادائی سو روپے پر ڈھائی فیصد وہ بھی اگر سال بھر تک رہیں اور جس کے پاس رہے اگر وہ زکواۃ کی ادائی کے لئے صاحب نصاب ہے تو اس کو زکواۃ کی ادائی کرنا ہے اور فرض ہے۔ اس معاملہ میں بھی ولایت میں ادائی کچھ یوں ہے۔ مثلاً عشر تازہ آمدنی پر دس فیصد ادا کرنا فرض ہے۔ جبکہ زکواۃ میں ادائی کے لئے چند سطور پہلے عرض کیا جاچکا ہے کہ ادائیگی کے لئے ضابطہ ہے اگر اس کے تحت رقم آتی ہے تو یقیناً زکواۃ کی ادائیگی فرض ہے۔ اور فرض ہونے کے باوجود کوئی ادا نہیں کرتا تو گنہ گار ہوتا ہے بلکہ ملعون فرمایا گیا ہے۔

نبوت ہو یا ولایت حضور پرنور ﷺ کی ہے البتہ نبوت کے آپؐ خاتم ہیں اور حضور کی ولایت کے خاتم حضور پرنور مہدی موعود علیہ السلام ہیں۔

حضور پرنور محمد رسول اللہ ﷺ نبوت سے ولایت کو افضل فرمایا ہے۔ فرمایا ولایت افضل ہے نبوت سے پانچ وجوہات کی وجہ سے۔ دیکھئے ''تقویم مہدویہ'' ماہ فبروری آخری دو سطور

(۱) پہلی وجہ یہ ہے کہ ولایت صفت خالق بھی ہے اور نبوت صرف صفت مخلوق ہے۔

(۲) دوسری وجہ یہ ہے کہ ولایت اللہ کے ساتھ مشغولیت ہے اور نبوت خلق کے ساتھ مشغولیت کی صفت ہے۔

(۳) تیسری وجہ یہ ہے کہ ولایت امر باطنی ہے اور نبوت امر ظاہری ہے۔

(۴) چوتھی وجہ یہ ہے کہ ولایت صفت خاصّہ ہے اور نبوت صفت عامّہ ہے۔

(۵) پانچویں وجہ یہ ہے کہ ولایت کی انتہا نہیں اور نبوت کی انتہا ہے۔ اور کہا گیا کہ مرتبۂ ولایت افضل ہے مرتبۂ نبوت سے۔ (شواہد الولایت)

(حوالے کے لئے دیکھئے مہدویہ جنتری ''تقویم مہدویہ'' ماہ فبروری آخری دوسطور۔

## کارِ نبوت ہو یا کارِ مہدیت اللہ واسطے کیا جاتا ہے

اللہ تعالیٰ نے حضور پرنور رسول اللہ ﷺ کے متعلق یوں فرما دیا۔

سورہ الفرقان (۲۵) آیت (۵۷) "کہہ دیجئے میں تم سے اس (کارِ نبوت) کی اجرت نہیں مانگتا۔"

سورہ یوسف (۱۲) آیت: ترجمہ: آپ اس وقت برادرانِ یوسف کے پاس نہیں تھے جب کہ وہ اپنی بات پر اتفاق کر رہے تھے اور تدبیر کر رہے تھے۔ اور اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ اگرچہ کہ آپ کتنا ہی چاہیں۔ اور آپ ان سے (اس کارِ نبوت) کا کچھ معاوضہ طلب نہیں کرتے۔"

سورہ یونس (۱۰) آیت: حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا۔ ترجمہ: "اگر تم منہ پھیرو گے تو میں نے تم سے کچھ معاوضہ نہیں مانگا میرا معاوضہ تو اللہ کے ذمہ ہے۔"

سورہ الشعراء (۲۶) آیات (۱۰۸، ۱۰۹) حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا "اور میں اس کام کا تم سے کوئی دنیاوی صلہ نہیں مانگتا"

سورہ الشعراء (۲۶) آیت (۱۲۷) حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا۔ ترجمہ "اور میں اس کام پر تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا"

سورہ الشعراء (۲۶) آیت (۱۴۵) حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا۔ ترجمہ: "اور میں اس کام پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا"

سورہ الشعراء (۲۶) آیت (۱۶۴) حضرت لوط علیہ السلام نے فرمایا۔ ترجمہ: "اور اس کام پر تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا۔ میرا معاوضہ تو پروردگار عالم کے ذمہ ہے۔

سورہ الشعراء (۲۶) آیت (۱۸۰) حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا۔ ترجمہ: "اور میں تم سے اس کام پر کوئی معاوضہ نہیں مانگتا میرا معاوضہ تو بس پروردگار عالم پر ہے۔

انبیاء علیہم السلام کارِ نبوت کا کوئی معاوضہ نہیں لیتے تھے۔ یہی شان حضور پرنور مہدی علیہ السلام کی بھی تھی۔ ارشاد فرمایا۔

**"خدا سے خدا کو چاہ جو کچھ چاہتا ہے خدا سے چاہ" اگر نمک، پانی، لکڑی اور جوتی کا تسمہ بھی چاہتا ہے تو خدا سے چاہ۔ خدا سے بھی کچھ نہ مانگ، مانگنا بھی ہے تو خدا سے خدا کی ذات مانگ۔ پھر فرمایا اگر آٹھ جنت بھی تجھ کو دیں تو راضی مت ہو ان جنتوں کو چھوڑ دے، بلند ہمت رکھ اور دل کو حق تعالیٰ کی طرف لگا۔ تو قرب الٰہی کے کوہِ قاف کا ہما ہے بلندی پر جا**

بصدقہ خاتمینؑ کارِ رشد و ہدایت یا (مرشدی کے کام) اللہ اور بلا معاوضہ مرشدین کرام انجام دیتے ہیں۔

۴۷

## ساٹھی عمر قضاء ادائی کتنی کرنی ہے؟

(تلخیص فتویٰ علامہ سید نجم الدین افضل العلماءؒ)

جب تک نماز اور روزے کی قضاء کی جاسکتی ہے اس وقت تک کفارہ ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ عمر بھر میں نمازیں اور روزے فوت ہوئے ہیں اُن کی قضا آخری عمر تک ضروری ہے۔ انتقال تک بھی اگر نمازیں اور روزے قضاء کرنے کا موقع نہ ملے اور آئندہ صحت یاب ہوکر قضاء ادا کرنے کی امید نہیں ہے تو ان کے کفارہ میں ہر نماز کے بدلے ایک فطرہ دینا چاہئے۔ وتر اور روزے کا بھی یہی حکم ہے۔ دیڑھ کیلو گیہوں کا ایک فطرہ ہوتا ہے۔ ساٹھ فطروں کا ایک کفارہ۔ (۹۰) کیلو گیہوں کا ایک کفارہ ہوا۔ کم از کم تین کفارے ادا کے جائیں۔ نود (۹۰) کیلو گیہوں کا ایک کفارہ۔ تین کفاروں کے لئے ۳x۹۰=۲۷۰ کیلو گیہوں ہوتے ہیں۔

میت صاحب حیثیت تھی تو اس کے متروکہ میں سے کفارات ادا کئے جائیں اور اگر میت صاحب حیثیت نہیں تھی اور اگر ورثاء صاحب حیثیت ہوں تو ان کو ضرور کفارات ادا کرنا چاہئے۔ ورنہ مرنے والا یا مرنے والی ترک نماز و روزہ اور عدم ادائی کفارہ پر ماخوذ ہوں گے۔ اور اگر وارث ادا کردیں تو وہ خود بھی ثواب کے مستحق ہوں گے اور میت بھی کفارات واجبہ کی ادائی سے سبکدوش، عدم ادائی صوم وصلوٰۃ کے مواخذہ سے بری اور نجات ومغفرت کی مستحق ہوگی۔ انشاءاللہ۔

پس قوم مہدویہ میں قرآن مجید یا اس کا ہدیہ اور ساٹھی وغیرہ دینے کا جو طریقہ زمانہ قدیم سے جاری ہے وہ حسب احکام شرع شریف ضروری، واجب العمل اور احکام خدا اور رسولؐ کے عین مطابق ہے۔

تلخیص جواب فتویٰ ختم شد (جواب استفساء از حضرت علامہ سید نجم الدینؒ افضل العلماء مدراس (اہل بچپڑی) طبع شدہ ماہنامہ "نور حیات" مارچ واپریل ۱۹۶۸ء)

ساٹھی عمر قضاء کی ادائی کرنے والوں کی سہولت کے لئے چند سطور۔

فتویٰ کے حساب سے: دیڑھ کیلو گیہوں کا ایک فطرہ۔

ساٹھ فطروں کا ایک کفارہ (نود کیلو گیہوں)

تین کفاروں کے لئے ۳x۹۰ کیلو=۲۷۰ کیلو گیہوں

قیمت چالیس روپے فی کیلو ہو تو رقم -/10,800 (دس ہزار آٹھ سو) ہوئی۔

علاوہ ازیں ایک قرآن مجید یا اس کا ہدیہ۔ اس طرح -/12,000 بارہ ہزار روپے تک ادائی کرنی ہوتی ہے۔

لفظ ''ذنب'' کا مطلب صادر ہونے والے گناہ ہے۔اور گناہ صادر نہ بھی ہو اور میلان خاطر بھی ہو تو ذنب کہلاتا ہے۔
بے شک اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے تم کو کھلم کھلا فتح دی تا کہ اللہ تمہارے سب اگلے پچھلے گناہ معاف فرمادے۔(جزو ۲۶ رکوع ۹) میں رحمت فرمائی ہے جیسا کہ اردو میں لفظ گناہ کا اطلاق ہونا جائز کام پر بھی ہوتا ہے اس کی طرف میلان پر بھی۔
اس کے مانند عربی میں لفظ ذنب ہے۔اس کی یہ خصوصیت ہے کہ اس کا اطلاق کسی صادر ہونے والے گناہ پر بھی ہوتا ہے۔اور اس کی جانب میلان خاطر کا بھی۔یہ بات گناہ کے معنی میں آنے والے کسی اور لفظ مثلاً خطاء وقصور وجرم۔فسوق وعصیاں وغیرہا میں نہیں بلکہ ان میں ہر ایک کا اطلاق صدور میں آنے والے گناہ ہی پر ہوتا ہے۔جو کراماً کاتبین کی تحریر میں بھی آجاتا ہے۔

بعد نماز فجر تا قبل طلوع آفتاب ذکر کرتے کرتے اور کچھ پڑھنا یا سیل فون کی تلاوت کرنا غلط ہے۔ اسی طرح بعد
نماز عصر تا قبل غروب آفتاب بوقت ذکر کرتے کرتے اور کچھ پڑھنا یا سیل فون کی تلاوت کرنا غلط ہے۔

سوال و جواب ماخوذ از کتاب ''تصوف و سلوک'' از ذوالفقار احمد نقشبندی جھنگ پاکستان (از باب (۹) اسباق تصوف

سوال نمبر (۱۲۴): ذکر کا لفظ قرآن پاک کے لئے بھی استعمال ہوا ہے تو کیا یہ بہتر ہیں کہ جہاں ذکر کرنے کا حکم ہے وہاں قرآن پاک کی تلاوت مراد لے لی جائے؟

جواب: ذکر کا لفظ قرآن پاک کے لئے بھی استعمال ہوا ہے تاہم قرآن پاک کی تلاوت کی اور ذکر اللہ (کی عبارتیں) دو مستقل الگ الگ عبارتیں ہیں۔ طبرانی شریف (میں مندرج حدیث شریف) یہ ایک طویل حدیث شریف میں حضرت ابوذرؓ سے حضور پرنور ﷺ کا فرمان منقول ہے۔

''میں تمہیں تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ ہر کام کی بنیاد ہے۔ اور تمہارے اوپر قرآن کی تلاوت اور اللہ کا ذکر لازم ہے۔ بے شک تمہارے لئے آسمان میں ذکر اور زمین میں نور ہے۔

اس حدیث پاک سے تلاوتِ قرآن اور ذکر اللہ کا حکم دیا گیا ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ دو مستقل الگ الگ عبارتیں ہیں۔ لہٰذا جہاں ذکر اللہ کا حکم ہے وہاں تلاوت قرآن نہیں لی جاسکتی''

گروہ مقدسہ مہدویہ میں اسی پر عمل چلا آرہا ہے۔ اوقات ذکر خاص طور پر سلطان النہار اور سلطان اللیل کے وقتوں پر جماعت اور نشست کی قید کے ساتھ ذاکرین اس کا اہتمام کرتے ہیں کہ صرف ذکر اللہ الا اللہ توں ہے لا الہ ہوں نہیں ہر سانس میں جاری رہے۔ لہٰذا اوقات ذکر خاص طور پر مذکورہ اوقات میں کسی بھی قسم کی تلاوت یا سیل فون خوانی سخت ممنوع ہے۔ بلکہ مصدقین ان آیات کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ فرماتا ہے جن میں خاص طور پر غافلین ذکر کے لئے وعید ہے۔

سورہ نجم (۲۹) ''جو ہماری یاد سے منہ پھیرے اور دنیاوی زندگی کا طلب گار ہو جائے اور ہر وقت دنیا ہی کے چکر میں پڑ گیا ہو تو حضور پرنور ﷺ کو حکم دیا جارہا ہے کہ اسے شخص سے اعراض (دوری اختیار) فرمالیجئے۔

اللہ اکبر حضور پرنور ﷺ نے ہم سے اعراض فرمایا یعنی دوری اختیار فرمائی یا ہماری طرف سے اپنی نظروں کو ہٹا لیا تو غور کیجئے تو پھر زمین و آسمان یا کل کائنات میں وہ کونسی جگہ ہے جہاں ہم کو امان مل سکے۔

لہٰذا دعا کریں کہ ذکر اللہ کی مداومت حاصل ہو اور غفلتوں سے بچیں دنیاوی معاملات اور خاص طور پر ان پھیری والوں کی طرف سے بھٹکانے کی چالوں سے اللہ ہم کو بچائے اور حسب طریقہ گروہ مہدویہ ذکر اللہ کی توفیق نصیب ہو۔

اوپر ہم نے ایسے بھٹکانے والوں کو ''پھیری والوں'' لکھا ہے۔ مثلاً دور چار آیات سناتے ہیں۔ ادب ظاہری سے محروم، سر پر ٹوپی ندارد، پیروں میں جوتے نہیں نکالتے۔ جب ظاہری ادب سے محروم ہیں تو پھر باطنی ادب لایمسو الا المطہرون کی کیا پابندی کرتے ہیں۔

مذکورہ سطور کا منشاء صرف یہی ہے کہ گروہ مقدسہ میں صدیوں سے رائج حد و ادب جاری رہے۔ ورنہ بھٹکانے والوں کا مشغلہ صدیوں سے جاری ہے۔ مثلاً اصحاب صفہ کے ممتاز صحابی حضرت سیدنا ابوذر غفاریؓ نے کوکوئی چودہ صدیوں پہلے فرمادیا تھا کہ ''واللہ ایسے اعمال نکلے ہیں جنہیں میں جانتا پہچانتا ہی ہوں نہ کتاب اللہ میں نہ سنت رسول اللہ ؐ میں۔'' واللہ میں دیکھ رہا ہوں کہ باطل کا احیاء ہو رہا ہے۔ اور حق کو بجھایا جارہا ہے۔

سچائی کی تکذیب کی جارہی ہے۔اور صلاح وتقویٰ پر غیر صلاح وتقویٰ وترجیح دی جارہی ہے۔(انساب الاشراف صفحہ ۵۳)

قارئین کرام! حضور پرنور مہدی موعود علیہ السلام نے ہم مصدقین پر ہر قسم کے اوراد و وظائف 'چلّے' ریاضتیں وغیرہ ممنوع فرمادیئے ہیں اور یہ ممانعت ہر وقت کے لئے ہے۔صرف سنت موکدہ پر عمل لازم ہے۔اب اگر کوئی ممنوعات خواہ حکم قرآنی کے تحت ہوں یا احکامات واعمال مبارکہ خاتمین ﷺ کے تحت ہوں ان پر عمل کرتا ہے تو سخت گناہ گار ہوتا ہے بلکہ اس کا شمار غافل ذکر میں ہوتا ہے۔

فرمایا جارہا ہے سورہ جن آیت (۱۷) ''جو شخص اپنے رب کے ذکر سے منہ پھیرے گا وہ اس کو سخت عذاب میں داخل کرے گا'' ایک اور آیت میں یوں متنبہ کیا جارہا ہے۔

سورہ الزخرف آیت ۳۶ تا ۳۸ ''اور جو شخص خدا کے ذکر سے آنکھیں بند کرے تو ہم پر ایک شیطان مسلط کردیتے ہیں۔پس وہ اس کا ساتھی ہوجاتا ہے۔اور وہ شیطان اس کو راہ حق سے روکتا ہے۔''

ارشاد مبارکہ حضور پرنور محمد رسول اللہ ﷺ ''کیا میں تم کو ایسے عمل کی خبر دوں جو تمہارے مالک کے پاس سب سے اچھا اور سب اعمال سے زیادہ پاک اور تمہارے درجوں کا بڑھانے والا اور سونے چاندی کی خیرات اور دشمن سے مل کر ان کی گردنیں مارے اور وہ تمہاری گردنوں کو مارنے سے بھی اچھا ہے۔'' صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ وہ کیا عمل ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا۔''اللہ کا ذکر جو سب اعمال کا سردار اور سب اعمال سے افضل ہے۔ان چھ(۶) اوقات میں بھی ذکر الٰہی

صفحہ ۵۵ ''فیضان مہدی موعود زندگی کے ساتھ اور بعد''

## اجتماع مہدی وعیسیٰ علیہ السلام کے تخیل کی خاص طور پر نفی: (حصہ اول)

امام احمدؒ نے اپنی مسند میں عبداللہ بن عباسؓ سے اور کنز العمال میں حضرت علیؓ سے اور نیز مشکواۃ میں باختلاف الفاظ یہ روایت ہے۔ ''قال رسول اللہ ﷺ لن تہلک اُمۃ انا فی اولھا وعیسیٰ ابن مریم فی آخرھا والمھدی فی وسطھا'' ترجمہ: وہ امت ہرگز ہلاک نہ ہوگی جس کے اول میں ہوں، اور عیسیٰ ابن مریمؑ اس کے آخر میں ہیں اور مہدی درمیانِ امت میں ہیں''

حضور پر نور ﷺ کا ارشاد خاص طور پر والمھدی فی وسطھا مہدی درمیان امت میں ہیں۔ عیسیٰ ابن مریم فی آخرھا عیسیٰ بن مریم اس کے آخر میں ہیں۔ (ماخوذ از ''بعثتِ مہدیؑ احادیث کی روشنی میں) اس کتاب کے صفحہ ۳۷ پر ہے کہ 'احکامِ ولایت بزبان مہدی بیان ہوں گے۔

دیکھئے کتاب ''بعثتِ مہدی احادیث کی روشنی میں'' از حضرت علامہ سید نجم الدینؒ افضل العلماء

رسول اللہ ﷺ نے احکام شریعت کی تبلیغ فرمائی۔ لیکن احکام ولایت کی تبلیغ کو جو متعلق بہ حقیقت تھے امام معصوم حضرت مہدی موعود علیہ السلام پر موقوف رکھی۔ اس کا مطلب، قرآن شریف کے معانی کو جن کا تعلق احکام ولایت محمدیؐ سے ہے خدائے تعالیٰ کے منشاء اور مراد کے موافق بیان کرنا خاص مہدی علیہ السلام کا کام ہے۔

صرف مہدویہ کا یہ مذہب نہیں کہ بلکہ محققین اہل سنت کا بھی یہی مذہب ہے۔ چنانچہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ، صدر الدین قونوی اور عبدالرزاق کاشانی رحم اللہ اجمعین جیسے اولیائے کرام نے ثم ان علینا بیانہ کی تفسیر کرتے ہوئے یہی لکھا ہے کہ یہ بیان جو احکام ولایت محمدیہ ﷺ سے متعلق ہیں بزبان مہدی ہوگا۔

مسلمانوں کو مہدی موعود سے دور رکھنے اور تصدیق سے محروم کرنے کی وجہ سے ان کے اندر بھی کئی طبقات پیدا ہو گئے۔ اور ایسے بھی لوگ پیدا ہو گئے جو ذات پاک رسالت مآب ﷺ کی عظمتوں کے منکر ہیں۔ بلکہ محبت و عشق کی جگہ پر ان کے جسم میں خون کے ساتھ ساتھ بغض وعناد بھی دوڑتا ہے۔ چنانچہ ہر زمانے میں ایسے ایسے فتنے جگائے گئے کہ مسلمان حضور پرنور محمد رسول اللہ ﷺ کا زبانی تو اقرار کرلیں لیکن دل سے نہیں۔

اب غور کیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے۔؟ سورۃ الانعام (۶) آیت (۱۱۲) ''اس طرح ہم نے شیطان سیرت انسانوں اور جنوں کو ہر پیغمبر کا دشمن بنا دیا ہے۔

نتیجہ: پیغمبروں کے دشمن خواہ انسان ہوں یا جنات شیطان سیرت ہوتے ہیں۔ پہلے آیت پڑھیے پھر دشمنی کس طرح کی گئی ہے پڑھیے۔

سورہ نساء (۴) آیت (۶۹) ''جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں وہ ان حضرات کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے۔ یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین' ایسے حضرات بہت اچھے رفیق ہیں۔

تشریح: اللہ تعالیٰ نے اطاعت کرنے والوں کو جن پر انعام فرمایا ہے انبیاء' صدیقین' شہداء اور صالحین کو ان کا ساتھی بتلایا ہے۔

نتیجہ: دشمنی کس طرح کی گئی؟ ابن عبدالوہاب نجدی کے کام کئی طریقوں سے جاری ہیں۔ اور دھیرے دھیرے غیر محسوس طریقہ پر امت کو حضور پرنور ﷺ سے دور کیا جاتا ہے اور وہ تمام راستے یا

ہستیاں جو حضور ﷺ تک لے جاتی ہیں ان پر یہ لوگ ڈکیتیوں کی طرح بیٹھے ہوئے ہیں اور کوشاں ہیں۔ کچھ تو مر گئے، کچھ مر جائیں گے، لیکن ایک مرا تو دوسرا پیدا ہو جاتا ہے۔ ایک نام ہے "جماعت اسلامی پاک وہند" اس وقت اس کی حالت یوں ہے کہ "راکھ کے ڈھیر میں شعلہ ہے نہ چنگاری ہے"

اس کے سرغنہ مودودی تھے جو مر کھپ گئے لیکن انہوں نے عذاب جاریہ کا جو توشہ تیار کر لیا تھا وہ ان کے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کو اپنا انعام یافتہ فرمایا ہے بلکہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرنے والوں کو ان کے ساتھ رہنے کی خوش خبری دی ہے۔ اور بہت اچھے رفیق فرمایا گیا۔

معلم الابلیسان مودودی نے پانسہ پلٹ دینے کی کوشش کر لی اور یوں لکھ مارا تھا۔ "انبیاء، اولیاء، شہداء، صالحین، مجاذیب (مجذوب کی جمع) اقطاب (قطب کی جمع) ابدال، علماء، مشائخ اور ظل الٰہوں کی خدائی کسی نہ کسی طرح عقائد میں جگہ نکالتی رہی۔ اور جاہل دماغوں نے مشرکین کے خداؤں کو چھوڑ کر۔

یہاں تک لکھنے کو تو لکھ دیا پھر رعونت قلم یا فکری عیاری سے، میں کہاں تک پہنچ گیا۔ یہ خیال آتے ہی انہوں نے پینترا بدل دیا اور سنبھل کر لکھا کہ "خدا مان لیا ان نیک بندوں کو" (مودودی کی کتاب "تجدید احیائے دین صفحہ ۱۱"

غور کیجئے کتنی زبردست ٹھوکر کھائی تھی۔ سیدھے سادھے اور سادہ دل اور صاف دل موحد مسلمانوں کو جو مذکورہ تمام ہستیوں اور لوگوں سے از حد عقیدت رکھتے ہیں اور احترام رکھتے ہیں ان پر

اتنا بڑا بہتان باندھ دیا کہ مشرکین کے خداؤں کو چھوڑ کر ان نیک بندوں کو خدا مان لیا۔ یہ بات پورے وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ دین پر چلنے والے تو رہے ایک طرف وہ لوگ جو فاسق و فاجر بھی ہیں ان کے پاس سے نہ کوئی چھوٹی سی مورتی مذکورہ ہستیوں کی ملے گی اور نہ ہی ان کے مقدس ناموں پر کسی نے کہیں کوئی مندر بنا لیا۔

"وہ تمام راستے یا ہستیاں جو حضور پرنور محمد رسول اللہ ﷺ تک لے جانے والے ہیں ان کو کاٹ دیا جائے تاکہ کوئی ذات پرانوار تک نہ پہنچے۔" یہ منصوبہ ہے اور اس پر خاموشی سے عمل بھی کیا جا رہا ہے۔

حضور ﷺ کے ساتھ یہ بغض و عناد اور عام مسلمانوں کو حضور ﷺ سے دور رکھنے کی کوشش صرف ایک حدیث سے سمجھ میں آ جائے گی۔ ارشاد مبارکہ ہے۔ (فرمایا) ایک فقیہ (فقہ یا دین کی باریکیوں کو جاننے والا) شیطان پر ہزار عابدوں سے بھاری ہے۔

اب یہاں نور محمدی ﷺ کا یہ تصرف ہے کہ آج دنیا بھر میں دو ارب یعنی دو سو کروڑ لوگ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں تو غور کیجئے کہ یہ بات شیطان پر کس قدر بھاری نہ ہو گی؟

نہ صرف شیطان پر بلکہ شیطان سیرت انسانوں اور جنوں کو بھی ہر پیغمبر کی ذات مبارکہ سے بغض و عداوت ہے حضور پرنور ﷺ تو سب رسولوں کے سربراہ ہیں۔ اور آپ کا مرتبہ تو یہ ہے۔" بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر" کا ہے تو پھر اس روشنی میں نام نہاد "اہل قرآن" کو دیکھئے پورا منظر صاف ہو جائے گا۔۔

## اجتماع مہدی و عیسیٰ علیہم السلام کے تخیل کی خاص طور پر نفی: (حصہ دوم)

حضور پر نور ﷺ کی شان'' اور وہ (محمد) اپنی خواہش سے بات نہیں کرتے'' اللہ تعالیٰ نے بذریعہ حضور ﷺ دو احکامات ارشاد فرمائے۔ (مفہوم) تین ادوار تین دافع ہلاکت شخصیات پہلا دور محمد کا (حضور تنہا تشریف لائے اور گئے۔ دوسرا دور مہدی کا (حضور مہدی موعود تنہا تشریف لائے اور گئے۔) تیسرا دور عیسیٰ کا (حضرت عیسیٰ تنہا آئیں گے اور جائیں گے۔)

دوسرے حکم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد یوں ہوا کہ (مفہوم) دو خلیفے بیک وقت بیعت لیں تو دوسرے کو قتل کر دو۔ دو خلفاء کو ایک زمانے میں بتلایا جائے تو اللہ تعالیٰ کے دونوں حکم واجب التعمیل ہو جاتے ہیں۔ یہ خدا کی شان میں زبردست گستاخی ہے کہ خدائے تعالیٰ پہلے سے موجود مہدی کے باوجود عیسیٰ کو روانہ کرے یا عیسیٰ اور مہدی ایک زمانے میں آئیں۔

اگر اس مفروضہ کو مان لیا جائے تو نتیجہ یہی نکلے گا کہ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ (مہدی کی موجودگی میں) حضرت عیسیٰ کو بھجوائے گا تو لوگ خدا کے حسب الحکم بیعت نہ کر کے پیغمبر کی اہانت کریں گے۔ دوسری بات ان کو قتل بھی کر دیں گے۔

دونوں باتیں ایک ساتھ دونوں خلفاء کو ایک زمانے میں بتلا دینے کی وجہ سے ہوں گی۔ اللہ پاک بچائے ایسی بے سروپا باتوں سے۔ مجددین اور تائب مدعیان مہدیت کی آمد کا سلسلہ ختم ہو گیا اور حالات دن بہ دن ابتر ہوتے چلے گئے۔ حسب ارشاد حضرت خواجہ بندہ نواز'' دین جو در حقیقت تھا نہ رہا تب یقین ہو گیا کہ اب مہدیؑ آنے والے ہیں۔

اس وقت محبان دنیا کے کان کھڑے ہو گئے اور وہ ڈٹ گئے کہ لوگوں کو مہدی تک نہیں پہنچنے

دیں گے۔ چنانچہ حضور ﷺ کے ارشاد کو بالائے طاق رکھ دیا کہ "ہر امت میں اسکے نبی کی نظیر ہوتی ہے (میری امت میں) میری نظیر مہدی ہے" اس کے بجائے حضور ﷺ کو بے نظیر باور کروا دیا گیا تاکہ کسی کا دھیان مہدی کی جانب نہ جائے۔ مہدی کی طرف ذہن نہ جانے دینے کے لئے حربہ استعمال کیا جاتا رہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے خیالی مہدی کے ایک ساتھ آئیں گے۔

بہر حال اس واہمہ کو دور کر لیا جائے کہ دو خلفاء ایک ساتھ آئیں گے۔ اب صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول باقی ہے۔ آمنا وصدقنا

# تصدیق مہدیؑ سے روکنے بے بنیاد باتی' ان کی بھرپور تردید

منکران مہدی کی طرف سے جو احادیث کے نام سے باتیں کی جاتی ہیں وہ بالکل غیر صحیح اور ظنی اور ضعیف احادیث کا اعتبار کر لینے سے اور بعض کی غلط تعبیر کر لینے اور ان پر اعتبار کر لینے کا نتیجہ ہیں۔

حضور پر نور مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے کہ احادیث کی کثرت ہے۔ ان کو قرآن سے ملا کر دیکھو موافق قرآن ہیں تو لے لو ورنہ رد کردو۔ یا پھر بندہ کے عمل سے جانچو' بندہ کے عمل کے موافق حدیث ہے تو اس کو لے لو ورنہ مت لو۔ خدائے تعالیٰ نے مقام مہدی کتنا بلند رکھا ہے کہ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ حدیثوں سے مجھے جانچو بلکہ اپنے عمل کو احادیث کے پرکھنے کی کسوٹی فرمایا۔

جو لوگ احادیث کے نام سے باتیں کرتے ہیں ان کا جائزہ لیا جائے۔

(۱) ''مہدی تمام دنیا کے بادشاہ ہوں گے۔''

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا۔ سورہ فاطر (۳۵) آیت (۱۵) اے لوگو تم اللہ کے فقیر ہو اور اللہ بے نیاز اور سزاوار حمد وثناء ہے۔ خاتمین علیہم السلام بھی بادشاہ نہیں فقیر تھے۔ فرمان خدا پر عمل فرمایا۔ لہٰذا مہدی کے بادشاہ ہونے کی بات بے بنیاد ہے۔

(۲) ''قسطنطنیہ کو فتح کریں گے'' مہدی موعودؑ کی تشریف آوری لوگوں کو دنیا سے چھڑانے اور اللہ سے ملانے کے لئے ہوئی تا کہ آپ ممالک کو فتح کرتے یا فاتح کہلاتے۔ لہٰذا قسطنطنیہ کو فتح کرنا مہدی کی شان کے خلاف ہے۔ قسطنطنیہ کی فتح کا بات بھی بے بنیاد ہے۔

(۳) ''عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مل کر دجال کو قتل کریں گے'' حدیث کے نام سے گھڑی گئی یہ بات چیخ چیخ کر اعلان کر رہی ہے کہ بے بنیاد ہے۔ دجال کے قتل کے لئے ایک پیغمبر کافی نہیں کہ ان کی مدد کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے خلیفہ کو روانہ کرے۔ جبکہ خلیفہ کی تشریف آوری ہو چکی اب دوبارہ مہدی نہیں آئیں گے۔ دجال کے قتل کے لئے حضرت عیسیٰ کی مدد کے لئے مہدی کی آمد کی بات بھی بے بنیاد ہے۔

(۴) ''تمام دنیا کو دین اسلام اور ایمان سے منور کردیں گے'' اللہ تعالیٰ چاہتا تو تمام لوگ ایمان لاتے لیکن یہ بات بھی مشیت کے خلاف ہے کہ ساری دنیا ایمان لائے۔ لہٰذا شان مصلحت وشان مشیت کے برخلاف یہ بات گھڑی گئی ہے۔

اب آیئے مہدی موعود کے مبارک عمل کی طرف: حضور پر نور مہدی موعودؑ کو بادشاہ بننا ہوتا یا قسطنطنیہ کو فتح کرنا ہوتا تو آپ کے پاس تلواریں اور گھوڑے جمع ہو جاتے۔ جس طرح حضرت ملک برہان قطعی جنتیؓ کے اپنا گھوڑا اور تلوار پیش کرنے پر فرمایا خدا تمہاری جان کو طلب کرتا ہے اس کو گھوڑے اور تلواروں کی حاجت نہیں اور یہ بندہ بھی گھوڑے یا تلواریں جمع کرنے نہیں آیا۔ بادشاہ مانڈو غیاث الدین خلجی کی طرف سے خدمت مہدی میں جو سونا آیا تھا وہ سیر دو سیر نہیں تھا بلکہ کنٹلوں سونا تھا۔ سو کیلو کا ایک کنٹل ہوتا ہے۔ اس لئے آئے ہوئے سونے کو آپ نے فی الفور تقسیم کر دیتے اور بانٹ دینے کا حکم ارشاد فرمایا۔ ورنہ جنگ کرنا ہوتی تو یہ سونا بھی بوقت جنگ کام آتا۔

حضرت بندگی ملک گوہر قطعی جنتیؓ کی طرف سے ڈھائی سیر اکسیر کی موجودگی کی اطلاع پر آپ نے اس کو پھنکوا دیا۔ حالانکہ اس ڈھائی سیر سے ٹنوں کا سونا تیار ہوتا تھا۔ جو بقول منکرین جنگ کرنے' فتح یاب ہونے اور بادشاہ بن جانے کے کام آتا۔ حضور پر نور مہدی موعودؑ کے اس عمل سے بھی منکرین کی بات جھوٹی ثابت ہوتی ہے۔ یہ تو تھیں اسباب ظاہری کی باتیں۔

حضور پر نور مہدی موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے معجزات سے بھی نوازا تھا۔ مثلاً جب آپ فرح مبارک میں تشریف فرما تھے حضرت

کے پہاڑ سونے کے اور زمین کی ریت جواہرات میں گنے تھے۔
بندگی میاں سید سلام اللہؓ کو یہ معجزہ دکھلا دیا کہ آپ کے اطراف کے پہاڑ سونے کے اور زمین کی ریت جواہرات میں گنے تھے۔
یا پھر ایک زنار دار (ہندو) کو آپ نے آنے کا حکم فرمایا اس کو حکم دیا کہ زنار کو نکال دو۔ اس نے حسب الحکم عمل کیا اور کچھ فرمانے کے
بعد اس نے بیان قرآن شروع کر دیا یعنی حضور پرنور مہدی موعود علیہ السلام کے معجزہ کی برکت سے ایسا ہوا۔
حضور پرنور مہدی موعود علیہ السلام نے سفر خراسان میں فرح مبارک سے قبل ایک جگہ قیام کیا تمام ہمراہی آتے گئے۔ بالآخر یہ قافلہ جب
آپ سے قریب آگیا تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے یوں مناجات کی۔ یعنی آپ نے اپنی مسکینی و ناداری اور صرف ذات خدا کی قربت کی بات ارشاد
فرمائی۔ ''الٰہی تو حاضر و ناظر ہے میرے اور ان کے حال سے خوب واقف ہے۔ میں نے ان کا کیا چھین لیا ہے؟ اور میرے پاس بجز تیری ذات کے
کوئی ایسی چیز نہیں جس کہ عشق و محبت میں اس جماعت مہاجرین نے ایسی شدید مشقت کو گوارا کیا''
آخر میں خدا کی طرف سے اس قافلہ لوگوں کے گناہوں کی بخشش فرمانے اور ہمیشہ کے لئے راضی ہونے' ان کو ایمان کی بشارت سنا دینے کا
حکم آیا۔ امامنا علیہ السلام کا یہ معروضہ غور طلب ہے کہ آپ نے فرمایا ''میرے پاس بجز تیری ذات کے نور کچھ نہیں ہے نہ صرف آپ مسکین تھے بلکہ
زوجہ مطہرہ ام المصدقین بی بی الہدیتیؓ کے حق میں بھی یہ فرمایا تھا کہ ''بندہ کو بھی معلوم تھا کہ بی بی مفلس تھیں۔ خدا کے سوا کچھ نہ رکھتی تھیں۔
حضور پرنور مہدی موعود علیہ السلام نے ہم مصدقین کو بھی یہ دعا سکھلا دی ہے جو ہر مصدق فرغ شب قدر نماز پڑھنے کے بعد بارگاہ الٰہی
میں عرض کرتا ہے۔ ''یا اللہ زندہ رکھ ہم کو مسکین بنا کر' اور فوت کر ہم کو مسکین بنا کر اور قیامت کے دن ہمارا حشر مسکینوں کے زمرہ میں کر' یا اللہ بہت
چھوٹی اور حقیر کر کے بتا دینا دنیا کو ہماری نظروں میں اور بڑی کر کے بتا تیری بزرگی اور تیرے جلال کو ہمارے دلوں میں اور تیری رضامندی اور
تیری خوشنودی کی توفیق عطا فرما اور ہم کو ثابت رکھ۔ رکھ ہم کو تیرے دین پر اور تیری عبادت پر اور تیرے شوق پر اور تیرے عشق پر تیرے فضل و کرم
کے طفیل''

تفصیلی دعا ''چراغ دین نبویؐ '' میں صفحہ (۷۲) پر موجود ہے۔ قارئین دیکھ لیں۔
مذکورہ بالا سطور لکھنے کا منشاء یہ ہے کہ منکرین جن کو حیلہ جوئی کرتے کرتے صدیاں بیت گئیں اور بالآخر مسلمان انتظار مہدی کرتے کرتے
پندرھویں صدی میں پہنچ گئے اور محروم توفیق مہدی رہ گئے۔
حضور پرنور محمد رسول اللہ ﷺ نے تو ایسی معصوم عن الخطاء ہستی کو اپنی نظیر قرار دیا۔ چنانچہ ارشاد مبارکہ ہے ''ہر اُمت میں اس کے نبی کی نظیر
ہوتی ہے اور میری امت میں مہدی میری نظیر ہے''
اہل انکار نے یہ خیال کیا کہ اگر مہدی کو نظیر نبی مان لیں تو پھر تصدیق کرنی پڑتی۔ لہٰذا اس حدیث کو چھپا دیا اور حدیث شریف کو پیش بھی کیا
تو نصف حدیث پیش کی کہ ہر امت میں اس کے نبی کی نظیر ہوتی ہے۔ اہل انکار ایک مربوط حکمت عملی کے تحت مہدی کی آمد کو اپنی دانست
میں بڑھاتے چلے گئے جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کے درمیان کہلوا دیا تھا کہ مہدی وسط میں' ویسا ہی ہوا آمنا و صدقنا۔ مہدی موعود وسط
امت میں تشریف لائے اور گئے۔ اور حسب حکم خداوندی لوگوں کو دنیا سے چھڑایا اور اللہ سے ملایا۔ منکرین نے خیال کیا کہ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کو ان
کے دلوں اور حکمت عملی کی خبر نہیں ہوتی۔
منکرین نے مہدی سے امت کو روکنے کے لئے جو من گھڑت باتیں بنام احادیث پیش کیں۔ مثلاً مہدی فاتح قسطنطنیہ ہوں گے' تمام دنیا
کے بادشاہ ہوں گے' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مل کر دجال کو قتل کریں گے' یا آپ ارادوں وار منصوبوں سے ساری دنیا کو اسلام اور ایمان سے

منور فرمادیں گے۔

گذشتہ اوراق میں عمل مہدی سے ان تمام باتوں کی بھرپور تردید ہوگئی۔ بہرحال مصدقین مہدی موعودؑ کا فریضہ ہے کہ وہ ایسی بے بنیاد باتوں کو سچ نہ مانیں جو کہ تمام کی تمام گھڑی ہوئی ہیں۔ اپنا ایمان سلامت لے جانا ہے تو حضور پرنور مہدی موعودؑ سے جڑ جائیں اور منکران کے پھندے سے بچانے کی اللہ سے دعا کریں۔ اور ہمیشہ چوکس و چوکنے رہیں۔

اہم نوٹ: حضور پرنور مہدی موعود علیہ السلام کی تشریف آوری کے درمیانی زمانہ میں آنے کی بات کے جو لوگ قائل اور معتقد ہیں ان میں قریباً سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ۱۳۰ ائمہ حدیث اور جلیل القدر محدثین رہے آپ نے امت کو مہدی کی تصدیق کرنے اور قریب لانے کی بھرپور کوششیں فرمائیں جو حق ہے۔

لیکن وہ بدبخت منکران مہدی نے مہدی درمیان زمانہ کی بات کو ذہنوں سے ہٹانے کی کوششیں کیں۔ نتیجہ میں پندرھویں صدی آگئی اب جو لوگ ان کی باتوں میں آگئے انہوں نے اپنا خرابہ کرلیا۔

قارئین کرام علامہ سید نجم الدین کی تحریریں جو اولین صفحات میں ہیں دوبارہ غور سے پڑھئے۔ صاف پتہ چل جائے گا کہ مہدی کی آمد کی بات کو آگے بڑھایا جاتا رہا۔ وہ تصدیق مہدی سے محروم کرنے اور مہدی موعود سے دور کرنے کا بدبختانہ کوششیں تھیں جس کا تسلسل برقرار ہے۔

مصدقین اپنے ایمان کی حفاظت کی دعا کریں اور کوشش کریں کہ کوئی آپ کو مہدی موعودؑ سے دور نہ کرے۔ ایک مہدی سے جڑے تو گویا آپ کل صحائف انبیاء علیہم السلام ذات پاک رسالت مآب ﷺ اور خدا سے جڑ گئے اگر مہدی سے کٹ گئے تو سب سے کٹ گئے۔ اور پھر اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالیا۔ اللہ ہمیں محفوظ رکھے۔

بِسمِ اللہ الرحمنِ الرحِیم



مفہوم فرمان مہدیؑ: ”مہدی اور مہدویان قیامت تک رہیں گے“

# مہدویت

## جاوداں، پیہم رواں، ہردم جواں

(دوسری جلد)

از......

فقیر سید رفعت جاوید (اہل کالاڈیرہ)

ناشر مہدویہ ویلفیر ٹرسٹ

قریب حظیرہ حضرت بندگی میاں سید راج محمدؒ المعروف بہ حظیرہ شہیدانؒ، واقع
چنچل گوڑہ، حیدرآباد، ریاست تلنگانہ۔ ہند

تازہ خواہی داشتن گر داغ ہائے سینہ را
گاہے گاہے باز خواں ایں قصہ پارینہ را

ترجمہ: اگر سینوں میں داغ ہائے عشق کو رکھنا مقصود ہو تو ان گزرے ہوئے قصوں کو گاہے گاہے دہراتے رہو۔ (ماخوذ از ''اسرارِ عشق'' کلام حضرت ڈاکٹر سید علی اطہر صاحب قبلہ یداللّٰہی)

درج ذیل واقعات ان مہدوی کہلانے والوں کی توجہ کے لئے ہیں جن کے دلوں میں ایسے منکرین کے تعلق سے ہمیشہ ایک نرم گوشہ رہتا ہے۔

امامنا مہدیِ موعود علیہ السلام کے زمانے میں اہل انکار نے یہ روش اختیار کی تھی کہ مہدیِ موعود علیہ السلام کو معہ جانثاروں کے اخراج کا حکم دلوایا جاتا تھا۔ امامنا علیہ السلام نے فرمایا کہ ''ہجرت کروائی گئی، گھروں سے نکالا گیا اور ایذا پہنچائی گئی البتہ امر قتال باقی ہے''

## قبلِ جنگِ بدر ولایت منکرین کے ظلم وستم:

مہدویوں کے خلاف جنگوں کی تفصیل سے پہلے آیئے ان بزرگوں کے اسمائے گرامی جن کو مہدوی ہونے کی وجہ سے تکالیف کا سامنا کرنا پڑا، شہادت کا جام پینا پڑا۔

فرزند دلبندِ امامناؑ حضرت میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کو بمقام احمد آباد گرفتار کیا گیا اور آپ کے نورانی پاؤں میں سوامن کی بیڑیاں ڈال دی گئیں۔ تکلیف کا یہ عالم ہوگیا تھا کہ پہاڑ بھی برداشت نہ کرتا۔

بندگی میاںؓ نے آکر عرض کیا کہ حکم ہو تو قید خانہ کو توڑ کر رہا کروالیا جائے، آپؓ نے منع فرمایا اور فرمایا خدائے تعالیٰ قادر وتوانا ہے۔

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نمرود کے حکم پر آگ میں پھینکا جارہا تھا جبرئیلؑ نازل ہوئے اور پوچھا کیا کچھ مدد کروں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا میرے لئے خدا کافی ہے۔

حضرت ثانی مہدیؑ نے بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسا ہی متوکلانہ جواب ارشاد فرمادیا تھا۔ حضرت ثانی مہدیؑ کا اسی حرج اور زحمت سے وصال ہوگیا۔

امامنا علیہ السلام کے ایک اور فرزند دلبند حضرت بندگی میاں سید علی شہیدؓ کی شہادت کا واقعہ یوں ہوا کہ جب احمد آباد میں سرکاری کارندے حضرت بندگی میاں سیدنا شاہ نعمتؓ کو گرفتار کر کے لے جارہے تھے آپؓ نے خود کو گرفتار کرواکر حضرت شاہ نعمت رضی اللہ عنہ کو چھڑوالیا۔

ایک عرصہ تک آپ کو بلوایا نہیں گیا، بلکہ سخت قسم کی قید میں رکھا گیا۔

ایک مہدوی معتمد الدولہ مسمی میاں پیر محمد کی سفارش سے حضرتؓ کو قید سے رہا کرنے کا حکم ملا۔ لیکن خدا کی مشیت کچھ اور ہی تھی۔

بادشاہ کا ایک مقرب خاص صدر خاں، مہدویوں سے بغض رکھتا تھا۔ ایک سانڈنی سوار کے ذریعہ داروغہء جیل کو خانگی چٹھی بھجوائی جس میں لکھا کہ "حضور سلطان سے سید (یعنی بندگی میراں سید علیؓ) کی رہائی کا حکم صادر ہوگیا ہے۔

اس لئے اس فرمان شاہی کے پہنچنے سے پہلے ہی سید کا کام تمام کرڈالو۔

داروغہ جیل نے چٹھی پاکر حکم دیا کہ سید کو لوہے کے خاردار پنجرے میں کھڑا کر کے پنجرہ کو خوب ہلاؤ۔ حضرتؓ کے جسم مبارک سے بلکہ بال بال سے نور بہ شکل خون نکلنے لگا۔

اور شہادت سے پہلے ہی خون سے غسل کر کے ایسے پاک وصاف ہوگئے کہ پانی سے غسل دینے کی حاجت نہ رہی۔ اس طرح آپؓ نے اپنی جان دے کر حضرت شاہ نعمتؓ کو چھڑوالیا۔

حضرتؓ اس تکلیف سے بے ہوش ہوگئے تو پنجرہ سے نکال کر بھدر کے قلعہ کے اندر انتہائی تاریک حصہ میں دیوار سے کھڑا کر کے زندہ چن دیا گیا۔ اس قلعہ کی تعمیر کا کام جاری تھا۔

یہ واقعہ تقریباً ۹۳۲ھ کا ہے جبکہ آپ کی عمر مبارک ۳۲، ۳۳ سال کی تھی۔ (ماخوذ از عرس نامہ مصنفہ حضرت سید قطب الدین خوب میاں صاحب پالن پوری)

ان منکران مہدی کی اپنے ہاتھوں کی لائی ہوئی مصیبت یہی ہے کہ چند برس پہلے تک ہندو مسلم فسادات کے وقت احمد آباد کے علاقے دریاپور، کالوپور وغیرہ کے نام سننے، پڑھنے کو ملتے تھے۔ جو بھدر دروازہ کے قریبی محلے ہیں۔ علاوہ ازیں چند اور شہادتوں کا ذکر بھی پڑھیے۔

حضرت بندگی میاں شاہ عبدالمجید نورنوشؒ کو جامع مسجد احمد آباد میں شہید کردیا گیا حضرت میاں شیخ اسماعیلؒ اور میاں شیخ کبیرؒ کو محض مہدوی ہونے پر کمسنی کے باوجود شہید کردیا گیا۔ بندگی میاںؒ نے ان کو اپنی شہادت کا امام فرمایا۔

حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایت حامل بارِ امانت، بدلِ ذاتِ مہدی موعود علیہ السلام کی شہادت مخصوصہ سے قبل ماحول کو یوں گرمایا گیا تھا۔

☆ کسی ایک مہدوی کو قتل کیا تو سات حج کا ثواب
☆ اگر کسی مسلمان نے کسی مہدوی کی مدد کی تو اس کی نسل منقطع کردی جائے۔
☆ مہدویوں کو ایسی جگہ مار ڈالو جہاں پانی نہ ملتا ہو۔ (یزیدیوں نے بھی دریائے فرات پر اہل بیت نبی ﷺ پر پانی بند کردیا تھا)
☆ مہدویوں کا قتل مباح ہے اور کارِ ثواب ہے
☆ مہدویوں کے گھروں اور مسجدوں کو جلانا کارِ ثواب ہے۔
☆ مہدویوں کی پیشانیوں پر لوہے کا پنجہ گرم کر کے داغ دینا کارِ ثواب ہے۔

## علمائے گجرات کے نام حضرت بندگی میاںؒ کا دوسرا خط بصورت استفتاء.

حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؒ نے اس وقت مفتیوں سے دریافت فرمایا تھا

ترجمہ: "فقیروں اور خدا پرستوں کی ایک جماعت، اپنی بیبیوں اور بچوں کے ساتھ حق تعالیٰ کی رضامندی، جستجو، اور ذات مطلق تعالیٰ کی طلب میں لگی ہوئی ہے۔ ان میں کا ہر ایک فرد شریعت کا پابند، پرہیزگار اور متوکل، گوشہ نشین، تارک الدنیا

اور طالبِ خدا ایسا ہے جو تمام اوصافِ حسنہ سے موصوف اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کے اوصاف سے متصف ہے۔

ان میں کے کسی بھی ایسے فرد پر کوئی شخص کسی شرعی سبب کے بغیر قتل اور اخراج کا حکم لگائے تو اس پر کیا حکم ہوگا''؟

علماء کا جواب: ان علماء نے جو اکابرین سے تھے اور بادشاہ کے اعتماد والے' صاحب جاہ ومنزلت' بادشاہ کے رازدار اور واقف کار تھے۔ خط کو پڑھا، اس استفتاء پر غور کیا اور جواب دیتے ہوئے اسی استفتاء کی پیٹھ (کاغذ کی پشت) پر اطمینان کے ساتھ لکھ دیا۔

''وہی حکم اس پر عائد ہوگا جو اقتلوا الموذی قبل الایذا کے مطابق ہے،
یعنی''موذی کو تم اس کے ایذا پہنچانے سے پہلے قتل کردو''۔

(ماخوذ از سیرت صدیق ولایتؓ مصنفہ حضرت سید اسمٰعیل عرف موسیٰ میاںؒ اہل ہستیرہ)

چنانچہ بندگی میاںؓ نے حکم دے کر چند ملاؤں کو قتل کروایا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے برسوں بعد آپؓ کے فرزندوں حضرت بندگی میاں سید شہاب الدین شہاب الحقؒ اور حضرت بندگی میاں سید محمود سیدنجی خاتم المرشدینؒ نے ۱۷ یا ۲۷ مفسد ملاؤں کو قتل کروایا۔ طاہر پٹنی کو بھی مہدویوں نے جہنم رسید کیا۔

امامنا علیہ السلام کے پردہ فرمانے کے بعد ۹۳۰ھ ہجری میں جنگ بدر ولایت ہوئی۔

اور بیس برس قبل امامناؑ کی فرمائی ہوئی پیشین گوئی حرف بہ حرف صحیح ثابت ہوئی۔ آمنا وصدقنا۔ حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کو اللہ تعالیٰ نے جنگ کے پہلے روز کامیاب وفتح یاب فرمایا۔

جنگ کے دور کے دوسرے روز میاںؓ کی شہادت ہوئی جو کہ امامنا مہدی موعودؑ کے بدل میں ہوئی تھی۔ اسی لئے اس شہادت کو''شہادت مخصوصہ'' اور بندگی میاںؓ کو''بدلِ ذاتِ مہدی

موعود علیہ السلام'' کہا جاتا ہے۔ اس جنگ میں جملہ سونہتّے فقراء نے جام شہادت نوش فرمایا۔ میاںؒ کی شہادت کے بعد نام مہدیؑ علانیہ لیا جانے لگا۔

## مابعد جنگِ بدر ولایت عذابِ الٰہی کا نزول

درجِ ذیل سطور حضرت مولانا سید میرانجی عابد خوندمیری صاحب کی کتاب ''سیرت صدیق ولایتؓ'' سے لئے جا رہے ہیں۔

مظفر نے علمائے سوا ور دنیادار مشائخین کے بہکاوے میں آ کر ان اللہ والوں کے قتل کا حکم دیا تھا جن کا ہر لمحہ یادالٰہی میں گذرتا تھا' ان شہادتوں کی اطلاع پر وہ احمد آباد سے چاپانیر آ گیا۔ ڈر یہی تھا کہ مقامِ جنگ سے قریب رہنے سے اُسے نقصان ہوگا۔

عینل جب ان پُرنور سروں کے ساتھ مظفر کے دربار میں پہنچا تو مظفر کے ساتھ ساتھ دربار میں موجود تمام کے تمام سہم گئے۔

بادشاہ نے میاںؒ کے سر مبارک کو دیکھ کر کہا کہ اس چہرہ پر تو ولایت کا نور جگمگا رہا ہے۔ یہ تو سروری اور پیغمبری کے قابل ہیں بلاشک یہ آل رسول ﷺ ہیں۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم نے ناحق ان پر ظلم ڈھایا مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرا گھر برباد ہوگیا' اب نہ ملک میرے قبضے میں رہے گا اور نہ ہی شاہی' یہ کہہ کر جب اس نے عینل کی طرف دیکھا تو اچانک اس کا منہ سیاہ ہوگیا تھا۔

**عینل کی ہلاکت :** عینل جب دربار سے روانہ ہوا تو اس کے بدن میں خارش ہوگئی' بدن میں تغیر ہونے لگا' اعضاء کٹ کٹ کر گرنے لگے' بدن میں آبلے پڑ کر بدبودار پانی رِسنے لگا۔ الغرض یہ مردود چالیس دن تک تکالیف اُٹھا کر داخل جہنم ہوگیا۔

جس کی نشاندہی حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؒ نے اپنے اس ارشاد سے فرمائی تھی کہ ''عینل بڑے زور سے دوزخ میں ڈھکیلا گیا''

**مظفر مر گیا اور اس کی اولاد پر چھری پھر گئی:** حسب ارشاد بندگی میاںؓ ، مظفر بے ظفر کی اولاد پر چھری پھر گئی (میاںؓ کی زبان نہیں بلکہ قدرت کا فیصلہ تھا) مظفر کے چھ بیٹے، سترہ پوتے اور اکیس نواسے تھے۔

ہر ایک کو سلطنت کی ہوس تھی۔ آپس میں لڑلڑ کر وہ سب مر گئے اور مظفر کی نسل ختم ہوگئی۔

**شہر چاپانیر کی ویرانی:** جنگ کے بعد چاپانیر شریف لاکر پانچوں شہدائے کرام کے پُرنور سروں کو ایک ہی لحد میں دفن کیا گیا۔ جن کے اسمائے مبارکہ یہ ہیں۔

(۱) حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت سید الشہداءؓ رضی اللہ عنہ

(۲) حضرت بندگی میاں سید عطنؓ برادر حضرت بندگی میاںؓ

(۳) حضرت بندگی میاں سید جلال الدینؓ فرزند حضرت بندگی میاںؓ

(۴) حضرت بندگی میاں ملک حمادؓ ماموں حضرت بندگی میاںؓ

(۵) حضرت بندگی میاں ملک جیؓ خالو حضرت بندگی میاںؓ

ان شہادتوں اور اس تدفین کی پاداش میں تباہی شروع ہوئی۔ اور عذاب الٰہی کا نزول ہوا۔ لوگوں میں بد خلقی اور بدامنی پھیل گئی۔ گناہوں کی کثرت، سانپ، بچھو اور موذی جانوروں کی کثرت۔ جن کے ڈسنے اور ڈنک مارنے سے لوگ ختم ہوتے چلے گئے۔

شیاطین اور جنات نے لوگوں کو ستانا اور گھروں کو جلانا شروع کردیا۔ شیر، بھیڑیئے جیسے درندوں نے بھی نہ چھوڑا۔ لوگوں کو پھاڑنے لگے۔ جو لوگ مرنے سے بچے وہ جان بچانے کی خاطر اِدھر اُدھر منتشر ہوگئے۔

گجرات کے اس مشہور شہر چاپانیر جس کی شہرت دور دور تک تھی اور یہ گجرات کا دارالسلطنت تھا، بارہ کوس تک پھیلا ہوا تھا جس میں بلند عمارتیں، پُر رونق بازار، محلات اور سجی ہوئی دکانیں تھیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے شہر ویران اور تاراج ہوگیا۔

جس مقام پر مظلوم کا خون گرتا ہے وہاں ظالم کس طرح عیش و آرام سے رہ سکتے ہیں؟ کہتے ہیں کہ خدا کے پاس دیر ہے اندھیر نہیں، لیکن بندگی میاںؒ کے دشمنوں کے معاملے میں تاریخ بتاتی ہے کہ قدرت نے ان کا حساب چکانے میں دیر بھی نہیں کی۔

(ماخوذ از نو طبع شدہ کتاب چھند شریف صفحہ ۷۷،۷۸)

البتہ ہر دور میں نام مہدی لینے کے جرم میں شہادتیں ہوئیں یا اذیتیں پہنچائی گئیں۔

## ہمارے خلاف بغض و عناد جاری ہے:

ہر دور میں انفرادی شہادتیں کروائی گئیں حالانکہ مہدویوں نے ہمیشہ ملکی معاملات یا دنیاوی معاملات سے خود کو دور رکھا، بس خدا کی طلب میں رہتے تھے اور ذکر و فکر ان کا شغل تھا۔

لیکن ان کافروں کو یہ بات گوارہ نہ تھی اس لئے ظلم و ستم کے اتنے پہاڑ توڑے گئے جس کا خمیازہ عام مسلمان آج تک بھگت رہے ہیں۔

آزادی کے بعد ہمارے خلاف یہ سلسلہ کچھ رکا رہا، کیونکہ کل کے مختار آج مجبور ہو گئے تھے۔ کل کے آقا آج کے غلاموں سے بدتر بنا دیئے گئے، لیکن کینہ و بغض پلتا رہا جب ۱۹۹۳ء میں ایک ساتھ تین جامعات سے ہمارے خلاف فتوے داغے گئے۔

☆ امان اللہ خان صاحب مرحوم کی سیاست میں تازہ آمد کو روکنے کے مقصد سے مخالفین کے دباؤ میں آ کر تین جامعات نے فتوے داغے تھے۔ جن میں دو جامعات کی تو خاص اہمیت نہیں البتہ جامعہ نظامیہ کا فتویٰ اہمیت رکھتا تھا۔

قیامِ جامعہ کے بعد کے تمام ادوار میں مہدویہ عقائد سب پر روشن تھے اور بانی جامعہ فضیلت جنگ سے لے کر مفتی ابراہیم خلیل تک کے پہلے کے تمام شیوخ میں سے کسی شیخ نے ہمارے خلاف فتویٰ نہیں دیا تھا۔

الغرض تازہ داغے گئے فتووں کا جواب حضرت ڈاکٹر سید علی اطہر صاحب قبلہ یداللّٰہی نے"

ردفتاویٰ'' کے نام سے دیا جس کی کوئی تردید نہیں کی گئی۔

جیسا کہ آپ بخوبی جانتے ہیں کہ امامنا علیہ السلام کے زمانہ میں ہجرت' اخراج اور ایذاء جیسی صعوبتیں تھیں۔ لیکن امر قتال باقی تھا جو حضرت بندگی میاںؓ پر پورا ہوا۔

چیدہ چیدہ شہادتوں کے واقعات آپ نے اوپر پڑھے۔ اب آیئے جنگ بدرِ ولایت کے ساتھ ساتھ ہمارے خلاف بعض منکران مہدی کی طرف سے مسلط کردہ جنگوں کی تفصیلات جو ہم نے حضرت سید قطب الدین عرف خوب میاں صاحب پالن پوریؒ کی کتاب عرس نامہ سے لی ہیں۔

''''''

☆ × ×

## جنگ بدر ولایت کے بعد بھی ہمارے خون کی پیاس نہ بجھی یعنی منکرین کی ہم پر مسلط کردہ جنگیں:

| سلسلہ | تاریخ، مہینہ، سن ہجری | رئیس الشہداء | مقام | تعداد شہداء |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | ۱۲رشوال ۹۳۰ | حضرت میاں سید یعقوب داماد حاجی خاں | کھانبیل شریف | ۴۱ |
| ۲ | ۱۴رشوال ۹۳۰ | حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ | سدراسن شریف | ۵۴ |
| ۳ | ۲۲رشعبان ۹۳۵ | حضرت بندگی میاں سیدنا شاہ نعمتؓ | لوگڑھ شریف (مہاراشٹرا) | ۱۶، ۲۰ یا ۲۱ |
| ۴ | ۲۴ررمضان ۹۸۰ | حضرت بندگی میاں سید عبدالرشیدؓ | موربی (گجرات) | ۴ |
| ۵ | ۱۶رشعبان ۹۹۴ | حضرت بندگی میاں سید یحییٰؒ بن حضرت شہاب الحقؒ | دانتی واڑہ (گجرات) | ۱۷ |
| ۶ | ۲۵رربیع الثانی ۱۰۵۶ | حضرت بندگی میاں سید راجو شہیدؒ | احمد آباد | ۲۳ |
| ۷ | ۹رجمادی الاول ۱۱۴۷ | حضرت میاں ملک ابراہیم عرف خانجی میاں صاحبؒ | سورت (گجرات) | ۳ |
| ۸ | ۲۷ررمضان ۱۱۷۳ | حضرت میاں سید مبارک بن میاں سید زین العابدینؒ | رائچور (کرناٹک) | نامعلوم |

**نوٹ:** دوگانہ کی نماز پڑھ کر تسبیح دینے پر فوج سلطانی نے حملہ کردیا۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۹ | ۱۵رصفر ۱۱۰۸ | حضرت میاں سید شہاب الدینؒ | سدھوٹ | ۴ |
| ۱۰ | ۳رمحرم ۱۲۳۸ | حضرت میاں سید نجم الدین عرف روشن میاں صاحب شہیدؒ | چنچل گوڑہ | ۵۱ |
| ۱۱ | ۸رصفر ۱۲۴۶ | حضرت اشرف میاں صاحبؒ بن حضرت روشن میاں صاحب شہیدؒ | کلسور (لال گڑھی) | ۸ |
| ۱۲ | ۲۵رصفر سن ہجری نامعلوم | میاں سید شریفؒ | کرہ علاقہ برار | ۱۱ |
| ۱۳ | ۴رربیع الثانی سن ہجری نامعلوم | میاں شاہ برہان الدینؒ بہ سرپرستی میاں سید احمد غازیؒ | بالاپور (برار) | ۳ |
| ۱۴ | ۵رجمادی الاول سن ہجری نامعلوم | حضرت بندگی میاں سید ولی بن حضرت سید شہاب الدین شہاب الحقؒ | دساڑہ (گجرات) | ۴ |

ان جنگوں میں مہدویوں نے دادِ شجاعت دی اور مردانہ وار مقابلہ کیا، دشمنوں کو قتل کیا اور خود بھی شہید ہوئے۔

۱۴ر صفر المظفر ۱۲۹۳ھ حضرت میاں سید محمد عرف ابجی میاں شہیدؒ نے زماں خاں کو مار ڈالا جس کے بدلے میں حضرت ابجی میاںؒ کو شہید کر دیا گیا۔ اس کے بعد سے جنگوں کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ پھر کسی کو ہماری طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی جراءت نہیں ہوئی۔

دلی بغض وعناد جاتا نہیں ہے لہٰذا قلم سے یا زبانی طور پر ہمارے خلاف ریشہ دوانیاں جاری رہتی ہیں۔ ہمیں ہر وقت چوکس وچوکنے رہنے کی ضرورت ہے۔ اندرونی زماں خانوں سے بھی ہوشیار رہنا ضروری ہے۔

## دشمنانِ دین کے خلاف ہماری حکمت عملی کیا ہو؟

قارئین کرام! آپ نے مصدقین کی شہادتوں کے اور مصدقین کے ہاتھوں دشمنان دین کے قتل کے واقعات پڑھے غور طلب ایک بات یہ بھی ہے کہ خاتمین علیہم السلام جو مسکینوں کے آقا و مولیٰ تھے، وقت وصال کوئی دنیاوی چیز نہیں تھی البتہ ہر دو حضرات علیہم السلام نے تلواریں ضرور چھوڑی تھیں۔

شاید آپ جانتے ہی ہوں گے کہ حضور ﷺ نے حکم دے کر کعب بن اشرف کو قتل کروایا، ابو رافع کو حکم دے کر قتل کروایا کیونکہ یہ دونوں کافر تو تھے ہی لیکن ان کو قتل کروانے کی وجہ یہ تھی کہ وہ لوگ حضور پر نور ﷺ کو اذیت دیتے تھے۔

ان کے علاوہ حضور پر نور ﷺ نے آپ ﷺ کو اذیت دینے والوں مثلاً ابن خطل اور اس کی باندیوں کے قتل کا حکم ارشاد فرمایا تھا۔ کیونکہ یہ باندیاں گانے کے دوران ایسے اشعار

پڑھتی تھیں جن سے حضور ﷺ کی توہین ہوتی تھی۔

ان کے علاوہ حضرت ولیدؓ نے اور زبیرؓ نے حکم پا کر اذیت دینے والوں کو قتل کر دیا۔ فتح مکہ کے موقع پر اور اس کے بعد بھی جن لوگوں نے ایسی حرکات (گستاخی اور اذیت رسانی) کی تھیں ان کے متعلق حضور ﷺ نے ہدایت فرمائی اور جان نثار صحابہ کرامؓ نے بارگاہ رسول ﷺ کے گستاخوں کو بطور سزا قتل کر دیا۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں مہاجر ابن امیہ یمن کے گورنر تھے ایک گانے والی معلونہ جب گاتی تھی تو حضور ﷺ کی توہین کرتی تھی۔ اس غیور اور جانثار حاکم نے اس ملعونہ کے ہاتھ کٹوا دئے اور دانت تڑوا دیئے۔

اس بات کی اطلاع ملنے پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کاش تم نے یہ نہ کیا ہوتا تو میں اس عورت کے قتل کا حکم دیتا۔ کیونکہ انبیاء علیہم السلام کے معاملہ میں حدود بھی دوسروں سے مختلف ہیں۔

مذکورہ بالا واقعات سے معلوم ہو رہا ہے کہ گستاخان خاتمین علیہم السلام ہر دور میں گردن اُڑا دینے کے ہی لائق ہیں۔

چنانچہ گستاخ رسول ملعون - لمان رشدی کے سر پر آج بھی بیس لاکھ ڈالر کا انعام ہے۔ پہلے اس کے سر پر دس لاکھ ڈالر رکھے گئے تھے۔

مسلم دشمنوں کی طرف سے جب دباؤ بڑھا کہ اس کے سر پر لگائی ہوئی رقم ہٹا دی جائے تو ایرانیوں نے جو خمینی کے فتوے (سلمان رشدی واجب القتل ہے) اور اس اعلان کے بعد کہ اس کے مارنے والے کو دس لاکھ ڈالر دیئے جائیں گے' رقم بڑھا کر دوگنی یعنی بیس لاکھ ڈالر کر دی۔

خمینی کا تعلق شیعہ فرقے سے تھا' جنہیں ایرانی آیت اللہ کہتے تھے زندگی بھر فرعونوں سے ٹکر لیتے رہے تھے' ان کے انتقال پر فرقہ اہل سنت اور خانقاہی نظام کے فرد غوث خاموش

صاحب (جنہوں نے مہدویوں کے خلاف فتوے داغنے والوں کو علمائے سو کہا تھا) خمینی کے انتقال کے بعد کہا تھا کہ ''شیر خدا کا شیر چل بسا''۔

ان سطور کے لکھنے کا منشاء یہ ہے کہ حوصلے اور بہادری قابل ستائش اور بزدلی اور عافیت پسندی ہر دور میں قابل مذمت ہوتے ہیں۔

مہدویت کو خاکم بدہن مٹا دینے کی کوششیں شیخ علی متقی سے چل رہی ہیں۔ کبھی طاہر پٹنی کبھی اس کے بعد کے ادوار کے علماء پھر زماں خاں وغیرہ مسلسل کوشاں رہتے آئے ہیں۔

ایسے لوگوں کا حکمت و تدبر سے مقابلہ کرنا چاہئے۔ خدانخواستہ پانی سر سے اونچا ہو جائے تو پھر یہ مثالیں آپ کے سامنے ہیں، جن پر عمل کیا جا سکتا ہے۔

دُنیاوی طور پر بھی آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب کسی ملک کا طیارہ دوسرے ملک میں چوری چھپے یا نقصان پہنچانے آتا ہے تو طیارہ شکن توپیں اسے مار گراتی ہیں۔

یا ایک ملک کسی دوسرے ملک پر میزائیل داغتا ہے تو اس ملک کے میزائیل شکن نظام ذریعہ اس کو خلاء ہی میں تباہ کر دیا جاتا ہے۔

آپ نے یہ بھی دیکھا ہوگا کہ دیہاتوں میں کھیتوں کے اطراف تار لگائے جاتے ہیں اور ان میں کرنٹ دوڑتے رہتا ہے تاکہ کھیت کو برباد کرنے کے لئے آنے والے جانور اور جنگلی سوّر کھیت کو برباد نہ کر سکیں۔

شانِ مہدیؑ میں گستاخی یا مہدویت کو خاکم بدہن نقصان پہنچانے کی نیت سے کوئی حرکت خواہ زبانی ہو یا تحریری، انکا معقول اور بھرپور جواب دیا جانا چاہئے۔

اور ایسا کرنا حفاظت خود اختیاری کے زمرہ میں آتا ہے۔

یقین مانیے اس کاروائی سے انشاء اللہ آنے والے سو برس تک پھر کسی کو ہمارے خلاف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی جراءت نہیں ہوگی۔ چنانچہ زماں خاں کے بعد زائد از سو سال تک امن رہا۔

مرتدین کی سازشوں کو اور ریشہ دوانیوں کو روکنا ہو تو ان کے ساتھ بھی وہی سلوک جائز ہے۔ کیونکہ مرتدین کی مثال اس واقعہ سے سمجھ میں آئے گی۔

چند برس پہلے فوجی علاقے میں ایک قتل ہوا تھا پوسٹ مارٹم رپورٹ میں بتلایا گیا کہ قاتل یا تو ڈاکٹر ہے یا قصاب' اور یہ رپورٹ سچ نکلی' قاتل گرفتار ہوا جو سچ مچ ڈاکٹر ہی تھا۔

یعنی ڈاکٹر جسم انسانی کے ہر عضو سے بخوبی واقف ہوتے ہیں اسی طرح مرتدین بھی اپنی واقفیت کی بناء پر ہم پر بھرپور اور کارگر حملوں کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت فرماتا ہے۔

گزشتہ کی طرح بارھویں صدی ہجری میں بھی مہدویوں پر حملے کئے گئے' اخراج کروایا گیا۔ تفصیلات کا یہ موقع نہیں۔ بہر حال ہر دور میں ظلم ہوتا رہا تھا۔ زماں خاں نے ہدیہ مہدویہ لکھی اور حضور پرنور مہدی موعود علیہ السلام کی شان مبارکہ میں گستاخیاں کی تھیں۔

قلم کے ذریعہ جوابات دیئے گئے اور بالآخر حضرت ابجی میاں شہیدؒ نے زماں خاں کو قتل کر دیا۔ اور خود بھی راہ خدا اور نام مہدیؑ پر اپنی جان دے دی۔ ۱۲۹۳ھ کا یہ واقعہ ہے جس کے ۱۲۱ برس تک ہمارے خلاف پھر کسی نے آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی جراءت نہیں کی۔

نوٹ: (حضرتؒ کے واقعاتِ شہادت، کتاب ہٰذا کے چوتھے حصے میں ملاحظہ فرمائیے)۔

## حضرت ابجی میاں شہیدؒ نے ہم کو یہ درس دیا ہے کہ ع

## رکتی ہے موج دستِ شناور کے سامنے

## جھکتی ہے خلق صرف دِلاور کے سامنے

حضور پرنور امامنا مہدی موعود علیہ السلام کا ارشاد مبارک ہے:

''مہدی کے دائرے میں تین گروہ ہوں گے، جیسا کہ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دائرے میں تھے۔ مومن، منافق اور کافر، لیکن منافقوں اور کافروں کو خدائے تعالیٰ دائرے میں نہیں مارے گا۔''

سورہ الانعام (٦) آیت (١١٢)

اور اس طرح ہم نے شیطان سیرت انسانوں اور جنوں کو ہر پیغمبر کا دشمن بنادیا ہے۔

* X X

## حکم مہدیؑ کا انکار؛ مہدیؑ کا انکار ہی ہے

ایک دن حضرت بندگی میاں سیدنا شاہ نظامؓ کے سامنے ایک شخص آیا اور سامنے بیٹھا اور کہاں میاں جی ایک شخص ہے خدا کو ایک کہتا ہے اور دین خدا کو حق کہتا ہے اور سنت والجماعت طریق پر ہے۔ اور مہدی موعود علیہ السلام کو آمد و گزشت کہتا ہے لیکن منکر مہدی کو کافر نہیں کہتا ہے۔ ایسے شخص کے متعلق خوندکار کیا فرماتے ہیں۔ وہ پوچھنے والا شخص ہر بات جو ریت پر جدا جدا اپنی انگلی سے نشان کر رہا تھا واپس کی نشان (لکیریں) ہو گئیں۔ حضرت شاہ نظامؓ نے ان نشانوں کو اپنے ہاتھوں سے مٹا دیا اور اپنے ہاتھ کو پھونک کر صاف کر دیا۔

حسب ارشاد حضرت گورے میاںؒ

''اس (شخص) کا مہدی علیہ السلام کے منکر کو کافر نہ کہنے کا عقیدہ اس کے سارے عقائد کو بے کار کر دیا۔''

## تسویت خاتمینؑ حق ہے منکر تسویت منکر مہدیؑ ہے

حضرت بندگی میاں سید خوند میر صدیق ولایت' حامل بار امانت' بدل ذات مہدی نے خاتمین صلی اللہ علیہما وسلم کی تسویت یا برابری کو ثابت کر دیا کہ آپؓ نے اپنے رسالہ "عقیدہ شریفہ" میں حضور پر نور مہدی موعود علیہ السلام کے اسم مبارک کے بعد علیہ السلام تحریر فرمایا اور صلی اللہ علیہ وسلم بھی تحریر فرما دیا ہے۔ انبیاء علیہم السلام ہوں یا خلفائے الٰہیہ کو علیہ السلام لکھا جاتا ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم صرف حضور پر نور محمد رسول اللہ ﷺ کے لئے خاص طور پر کہا جاتا ہے۔ میاںؓ نے مہدی موعودؑ کے مبارک اسم کے بعد صلی اللہ علیہ وسلم تحریر فرما کر ہم کو بتلا دیا کہ خاتمین برابر ہیں۔

مصدقان مہدی آپ روئے زمین کی اہم ترین اور خدا کی محبوب قوم ہیں۔ عمل کی شرط کے ساتھ اس لئے راقم فقیر جب بھی آپ کی خدمت میں حاضری دیتا ہے اولاً قدم بوسی عرض کرتا ہے۔ اس کے بعد حسب مراتب سلام و دعا عرض کرتا ہے۔

اس بات پر توجہ فرمایئے خاتمین کی تسویت کا انکار' اہل انکار کی نہایت گہرے طور پر چلی گئی چال ہے اگر خاتمین کی عدم تسویت کی بات ذہنوں میں کھول دی گئی تو ان کی دانست میں رتبۂ مہدی خود بخود کم ہو جاتا ہے اور حضور صلعم سے کم ہونے کا خیال ذہنوں میں آ جاتا ہے۔ حالانکہ خاتمین کی عدم تسویت کا عقیدہ کفر ہے۔ یعنی مہدی موعودؑ کو حضور صلعم سے کمتر جاننے یا ماننے کا عقیدہ کفر ہے۔ اور ایسا عقیدہ رکھنے والا کافر قرار پاتا ہے۔ شب قدر کی فرضیت کو شکرانہ کہنے میں بھی یہی مکارانہ حکمت عملی کارفرما ہے یا ایسے تمام احکامات جو مہدی موعودؑ نے فرمائے ہیں ان کو گھٹانا بھی اس حکمت عملی کا حصہ ہے۔

آپ تمام چوکس و چوکنے رہیں یہ نہایت بے ضرر طریقے پر بلکہ معصومیت بھری درندگی ہے اور مصدقان مہدی کو مرتد بنانے کے تحت ہے۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک (مفہوم حدیث) "ہر امت میں اس کے نبی کی نظیر ہوتی ہے اور میری امت میں مہدی میری نظیر ہے۔ اس کو حذف کر دینا یا نزول عیسیٰ کے وقت تم میں کا "امام" یا "امیر" کی جگہ وہاں پر لفظ مہدی جڑ دینا اسی حکمت عملی کے تحت ہے۔

خدائے تعالیٰ کی مصلحت یا مشیت پہلے محمد پھر مہدی اس کے بعد عیسیٰ (علیہم السلام) کو روانہ کرنا ہے۔ جو لوگ (مہدی کا) انکار کرتے ہیں ان کا ٹھکانہ دوزخ میں ہوگا۔ (سورہ بینہ)

منکرین کے خیالی زندان میں مہدوی کہلانے والے پھنس چکے ہیں۔ آئندہ بھی پھنستے رہیں گے۔ وہ اسیرانِ زندان جو مر کھپ چکے ہیں یا جو مر جائیں گے ان کے خیالات یا رجحانات یا انہدام مہدویت کی کوششوں کو مختصر طور پر جاننا ہے تو اس حقیر فقیر کی کتب "مہدویت جاوداں' پیہم رواں ہر دم جواں" حصہ اول تا حصہ ہفتم دیکھئے۔ انشاء اللہ اس کے بعد ذہن میں لئے ہوئے بے زارگی یا بغاوت کے رجحانات یہ سب دور ہو جائیں گے۔

(منکر گزیدگان منکروں کے دئے ہوئے لوگوں کے) صرف ایک واقعہ پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

منکرین' مرتدین اور مرتد گروں کی عزت و تعظیم کرنے والوں کا حشر بھی اس کے ساتھ میں ہوگا۔ ایک واقعہ عرض ہے مصدقین میں پیدا ہونے والا ہر وقت انہدام مہدویت کے کام کرتا رہا جب مر گیا تو اس کی اطلاع یوں ملی کہ اس کی نماز جنازہ غائبانہ فلاں مسجد میں ادا کی گئی تب اطمینان ہوا کہ وہ مردود مر چکا ہے۔ لیکن ادا کرنے والوں کی اس ڈھٹائی پر افسوس ہوا کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکاماتؐ کے برعکس عمل کیا۔

اس لحاظ سے ہمارے حظیروں میں نااہل مردے نہیں رہتے دوسری جگہوں پر پھینک دیئے جاتے ہیں۔ اب جس نے مرتد کی نماز جنازہ غائبانہ کا اہتمام کیا اور اعلان بھی کیا تو اس کو اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ کہیں میرا بھی حشر برانہ ہو اور اس مردود کے بازو میری قبر رہے۔ جس طرح

ناپسندیدہ اشخاص کی شہر بدری ہوتی ہے اسی طرح مرتدین اوران کے حمایتوں کی بھی قبر بدری ہوجاتی ہے۔

اس سلسلہ میں ایک واقعہ آگے آرہا ہے اس سے پہلے یہ حدیث شریف پڑھ لیجئے تاکہ عبرت و نصیحت حاصل ہواور آئندہ کسی حرکت سے ایسے اشخاص باز رہیں۔ پہلے حدیث شریف پڑھئے اس کے بعد قبر بدری کا حال

فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

☆ بدمذہب اگر بیمار پڑیں توان کی عیادت نہ کرو۔

☆ اگر مرجائیں توان کے جنازہ میں شریک نہ ہو۔

☆ ان سے ملاقات ہوتوان کوسلام نہ کرو۔

☆ ان کے پاس نہ بیٹھو۔

☆ ان کے ساتھ پانی نہ پیو۔

☆ ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ۔

☆ ان کے ساتھ شادی بیاہ نہ کرو۔

☆ ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھو۔

☆ اور نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔

راوی: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کتاب ''جماعت اہل حدیث کا فریب'' دہلی

قبل مہدیؑ کا درجِ ذیل واقعہ ماخوذ از کتابچہ ''اللہ والے'' از ضیاء تسنیم بلگرامی (پاکستان) صوفی حضرت ابوالقاسم نیشاپوریؒ نے حضرت ابو عثمانؒ سے کہا تھا۔ ''میت اس جگہ کی اہل نہ ہوتو جنت کے فرشتے اسے وہاں سے پھینک دیتے ہیں۔

قبل ازیں ایک بزرگ حج کو جارہے تھے خیال فرمایا کہ حج کے بعد وہیں رہ جاؤں گا اور انتقال بھی وہیں ہوجائے تو جنت المعلی میں دفن بھی کیا جاؤں گا۔ کچھ عرصہ بعد واپس آگئے۔ بتایا کہ ایک رات فرشتے کچھ میتوں کو یہاں لاکر دفن کررہے ہیں اور کچھ میتوں کو یہاں سے اور کہیں لے جاکر دفن کردیتے ہیں۔ میں اس خیال سے واپس آگیا کہ اگر اس جگہ کا اہل نہیں ہوں تو فرشتے مجھ کو کہیں اور لے جاکر دفن کردیں گے۔

اس سے واضح ہورہا ہے کہ جس طرح ناپسندیدہ عناصر کو پولیس یا حکومت شہر بدر کردیتی ہے اسی طرح نااہل مردوں کی قبر بدری ہوتی ہے یعنی دفن تو کسی بزرگ کے حظیرہ میں کردیا گیا لیکن فرشتوں نے معلوم نہیں منکروں یا غیر مسلموں کی قبروں کے بازو پھینک دیا۔

## شب قدر فرض ہے فرضیت سے انکار مہدی موعودؑ کا انکار ہے

حضرت بندگی میاں سیدنا شاہ قاسم مجتہد گروہؒ نے حضور پر نور مہدی موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد نقل فرمایا ہے کہ "اس بندہ کو خدائے تعالیٰ سے حکم ہوا کہ "اے سید محمد یہ رات شب قدر ہے' اپنی جماعت کے ساتھ دو رکعت ادا کر۔ غور کیجئے ارشاد خداوندی ہے مہدی موعود سے مخاطبت ہے اور فرمایا جا رہا ہے یہ رات شب قدر ہے۔ اپنی جماعت کے ساتھ دو رکعت ادا کر۔

منکرین کیلئے یہ بات ان کو موزوں محسوس ہوتی ہے مہدی موعود کو جھٹلا دو اور جہاں جہاں امامنا علیہ السلام کی شان بھی ظاہر ہوتی ہے ہر موقع پر اس کو گھٹا کر پیش کیا جائے۔ چنانچہ حضور مہدی موعودؑ کی حضور ﷺ سے تسویت اور برابری کا انکار کیا جاتا ہے۔ شب قدر کی فرضیت کو شکرانہ باور کروایا جاتا ہے۔ منکر تو منکر ہی ٹھیرا۔ بدبختی سے خود مہدوی کہلانے والے چند لوگ بھی اس پروپیگنڈہ سے متاثر ہو کر منکر تسویت ہیں اور شکرانہ کی رٹ لگاتے ہیں۔ روزانہ ہر تازہ وضو کے بعد دو رکعت کی ادائی شکرانہ ہوتی ہے اور متابعت الہدی موعود کہتے ہیں۔ لیکن شب قدر کو فرض مان کر ادا کیا جاتا ہے۔ اور یہ بھی مہدی موعودؑ کی اتباع ہے۔

حکم خداوندی کا انکار ذات مہدی موعود کا انکار شب قدر جیسی رات کی عظمت سے انکار۔ اگر مصدق شب قدر کی فرضیت کا منکر ہو کر شکرانہ پڑھے گا تو وہ اتنی بڑی رات کی برکتوں سے محروم ہو گیا۔ نہ صرف برکتوں سے محروم ہوا بلکہ مہدی موعودؑ کی مہدیت کا بھی منکر ہو گیا۔

## "جس کا مسئلہ عالیت پر ہو وہ لے لو"

(فرمان مہدی موعود علیہ السلام)

ایک بار حضور پرنور مہدی موعود علیہ السلام سے کسی نے کوئی فقہی مسئلہ پوچھا آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ کو خدا نے جس بات کے لئے بھجوایا ہے اس کے متعلق پوچھو اس معاملہ میں کوئی قول یا عمل بندہ کا مل جائے تو لے لو ورنہ بھائیوں فقہ کے چاروں اماموں (ائمہ اربعہ) نے کافی موشگافی کی ہے (ہر مسئلہ میں نہایت باریکی سے کام لیا ہے) جس کا مسئلہ عالیت پر ہے وہ لے لو۔

اس طرح اللہ تعالیٰ کا یہ احسان عظیم ہے کہ اس نے اپنے خلیفہ کے ذریعہ حکم دیا ہے کہ عالیت پر چلو۔

فقہ کے چار امام ہیں۔ (۱) حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ (۲) حضرت امام شافعیؒ (۳) حضرت امام مالکؒ (۴) حضرت امام احمد بن حنبلؒ ان حضرات رحم اللہ اجمعین کا قدم عالیت پر رہا تھا۔ مثلاً حضرت امام اعظمؒ نے ایک جنازہ میں شرکت فرمائی، سخت دھوپ تھی لوگ ایک مکان کے سایہ میں تھے۔ لیکن حضرت امام اعظمؒ نے اس مکان کے سایہ میں ٹھیرنا پسند نہ فرمایا۔ حالانکہ لوگ مصر تھے کہ آپ یہاں آ جائیں، اصرار بڑھنے پر فرمایا میں کہنا نہیں چاہتا تھا لیکن یہ مالکِ مکان میرا مقروض ہے اگر اس کا سایہ بھی لے لوں تو ڈر ہے کہ کل مجھے سود لینے والوں میں شامل نہ کر دیا جائے۔

امام اعظمؒ کی فقہ کو حنفی فقہ کہا جاتا ہے۔

(۱) معلوم نہیں حضرتؒ کے کتنے برسوں بعد فقہ حنفی والوں نے فتویٰ دیا کہ ہندوستان دارالحرب ہے یہاں بنک سود لیا جا سکتا ہے۔

(۲) علاوہ ازیں فقہ حنفی پر چلنے والے بلکہ چلانے والے علماء نے لید اور گوبر کی تجارت کو جائز قرار دیا ہے۔ جبکہ امام شافعیؒ کی فقہ کی رو سے یہ تجارت حرام ہے۔ اس سلسلہ میں ایک حدیث شریف کا حوالہ دیا جاتا ہے کہ (مفہوم) اللہ تعالیٰ جب کسی شئے کو حرام قرار دیتا ہے تو اس کی ثمن (تجارت) بھی حرام ہے۔ یہاں عالیت اسی میں ہے۔

(۳) فقہ حنفی کے تحت نماز کی تکبیر ہو جانے کے بعد جلدی جلدی سنت موکدہ ادا کر لی جائے اور شامل جماعت ہو جایا جائے۔ سنت کی ادائی لازمی ہے۔ لیکن جب تکبیر کہی جائے تو سنت نہ پڑھی جائے بلکہ فوراً جماعت میں شامل ہو جایا جائے۔ کیونکہ تکبیر کے بعد دوگانہ سنت ساقط ہو جاتے ہیں۔ احناف کے پاس یہ طریقہ ہے کہ سنت موکدہ، تکبیر کے بعد بھی مصلی جلدی جلدی وقت کا اندازہ کرتے ہیں اور سنت پڑھ کر شامل جماعت ہو جاتے ہیں۔ ایسا کرنے سے تکبیر تحریمہ چھوٹ جاتی ہے۔

(۴) ساٹھی عمر قضاء کی ادائی کے لئے وارث کو اگر ذمہ دار قرار دیا جائے تو ادائی لازمی ہے۔ اگر وصیت نہ کی گئی ہو تو وارث پر کوئی ذمہ داری نہیں اس کے برعکس حضرت امام شافعیؒ کے پاس وارث کو پابند کیا جائے یا نہ کیا جائے ساٹھی عمر قضاء کی ادائی لازمی ہے۔ ورنہ میت ترک نماز و روزہ اور عدم ادائی کفارہ پر ماخوذ ہوگی۔ اگر میت صاحب حیثیت نہ تھی تو ورثاء اگر صاحب حیثیت ہوں تو ان کو ضرور کفارات ادا کرنا چاہئے۔ اس طرح ادائی کر دینے سے ورثا مستحق ثواب ہوں گے۔ اور میت بھی کفاراتِ واجبہ کی ادائی سے سبکدوش عدم ادائی صوم و صلواۃ سے بری اور نجات و مغفرت کی مستحق ہوگی۔ انشاءاللہ۔

غور فرمائیے اب اگر کوئی مہدوی موجودہ فقہ حنفی پر چلے تو اس میں عالیت موجود ہی نہ ہوگی۔ مہدوی بزرگوں کی سیرت کا جائزہ لیں اس میں انشاءاللہ عالیت کا راستہ نظر آ جائے گا۔ مثلاً حضرت بندگی میاں ملک الہٰداد خلیفہ گروہؓ نے ایک بار حضرت بندگی میاں سید محمود سیدنجی خاتم المرشد رضی اللہ عنہ جو مصروف نماز تھے ہاتھ کھول کر شامل جماعت کر دیا۔ کیونکہ تکبیر کی اہمیت زیادہ ہے۔ اور فوری شاملِ جماعت ہونا اولیٰ ہے۔ تکبیر کے

بعد دوگانہ وسنت ساقط ہوجاتے ہیں۔

(۵) مفقود الخبر: فقہ حنفی کی رو سے اگر کسی عورت کا شوہر کہیں چلا گیا اور معلوم ہی نہیں کہ کہاں ہے، کیسا ہے؟ زندہ بھی ہے یا نہیں ہے اس کو مفقود الخبر کہتے ہیں تو اس عورت کو نو دسال شوہر کا انتظار کرنا چاہئے یعنی سیدھے سیدھے مرجائے۔اس کے برعکس مصدقین مہدی موعودؑ کے پاس حضرت بندگی میاں عبدالملک سجاوندی میاں عالم باللہ رحمۃ اللہ علیہ کا مرتبہ خطبہ نکاح ہے۔جس کی خوبی یہ ہے کہ شروع میں مختصر فارسی عبارت ہے اس کے بعد ایک آیت شریفہ پڑھی جاتی ہے پھر قاری النکاح وکیل سے مخاطب ہوکر ایک حدیث شریف پڑھ کر دریافت کرتا ہے کہ کیا آپ کی وکالت صحیح اور درست ہے۔وکیل کہتا ہے کہ میری وکالت صحیح اور درست ہے۔پھر لڑکی کا نام لے کر اس کے والد کا نام لیا جاتا ہے۔اور مہر اور چار شرائط شرعیہ بتلا کر دریافت کرنے پر وکیل اس کا اثبات میں جواب دیتا ہے۔پھر دولہے سے قاری النکاح لڑکی کا اور اس کے والد کا نام' مہر اور چار شرائط شرعیہ کے ساتھ "آپ کو منظور اور قبول ہے" پوچھتا ہے۔دولہا اثبات میں جواب دیتا ہے۔شرائط شرعیہ چار ہیں۔

پہلی شرط: دلہن کو کسی بات کی تکلیف نہ دینے کا اقرار کروایا جاتا ہے۔دائرہ میں اور پردے میں رکھنے کی شرط' جب عورت مہر طلب کرے بغیر عذر کے دے دے۔اگر موجود نہ ہو تو وعدہ کرے۔یا بصورت مجبوری ومحتاجی معاف کردینے کی بات کرے۔بہرحال عورت کو رضامند کرے۔ ماں باپ کے گھر جانے سے منع نہ کرنے کی بھی شرط ہے۔چوتھی شرط ہے دولہے سے پوچھی جاتی ہے۔"چھ مہینے موجودگی کی حالت اور ایک سال سفر کی حالت میں اپنی ذات دلہن کو نہ پہنچائے تو ایسی صورت میں کل اختیار دلہن کو حاصل رہے گا۔

اس شرط کی وجہ سے عورت زیادہ سے زیادہ مدت یعنی جدائی اور اذیت کے چھ ماہ یا ایک سال گزارے اس کے بعد عورت کو آزادی ہے کہ وہ چاہے تو شوہر سے علیحدگی اختیار کرے۔اس شرط میں جو عالیت ہے ان کو موجودہ مختصر مدت کی بے کلی اور بے کسی کے بعد نجات مل جاتی ہے۔عمر کے لحاظ سے یہ درست بات ہے فطری طور پر بھی درست ہے۔

قارئین کرام! ایک مرتبہ امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ گزر رہے تھے۔ایک عورت کے گانے کی آواز آئی جس میں فراق اور جدائی کا شکوہ تھا۔آپؓ نے صاحبزادیؓ سے دریافت کروایا کہ ایک بیوی بناء خاوند کے کتنی مدت تک رہ سکتی ہے۔بیٹی نے عرض کیا چار ماہ۔ حضرتؓ نے اسلامی لشکر کے لئے حکم جاری فرمادیا کہ کوئی سپاہی چار ماہ سے زیادہ دور نہ رہے۔یعنی چار ماہ ہوجائیں تو واپس گھر آجائے۔

غور کیا جائے تو معلوم ہوگا اس چوتھی شرط پر عمل ہوجانے سے عورت پر روز موت کے انتظار سے بری ہوجاتی ہے۔عقدِ ثانی کے لئے آزادی کی وجہ سے دوسرا عقد کرسکتی ہے۔بفضل خدا بعد کی زندگی آرام واطمینان سے گزر سکتی ہے۔یہاں عالیت موجود ہے۔

حضرت میاں عالم باللہ کے مرتب شدہ خطبۂ نکاح کی خوبیاں بے شمار ہیں ایک خوبی یہ بھی ہے کہ حمد وثناء کے بعد ایک آیت' ایک حدیث اور مختصر فارسی عبارت اور اقرار وغیرہ کے بعد مبارک سلامت۔

حضرتؒ نے مرتب کرتے وقت اسی بات کو ملحوظ رکھا تھا کہ قوم مہدی موعودؑ ذاکرین اور عاشقین کی قوم ہے اس لئے کم سے کم وقت میں مصدقین کو روکا جائے پھر اس کے بعد وہ لوگ دائروں یا اپنے گھروں میں چلے جائیں اور ذکر میں مشغول ہوجائیں۔اگر قاری النکاح نے اس نکتہ کو سمجھ لیا تو وہ محفل میں قراءت یا تلاوت کا وقت زیادہ نہیں لے گا۔بعض لوگ اپنی طرف سے نکاح پڑھاتے وقت طویل قراءت وتلاوت میں مصروف ہوجاتے ہیں۔

امید ہے کہ میاں عالم باللہؒ یا حضرت شاہ قاسم مجتہد گروہؒ کے مرتبہ خطبات میں طوالت اختیار نہیں کی جائے گی۔منکرین ومعترضین کی طرف

سے نکاح کی دوسری شرط پر تنقید کی جاتی ہے جواب کے لئے دیکھئے راقم حقیر فقیر کی کتاب ''مہدویت جاوداں' پیہم رواں' ہردم جواں'' جلد دوم صفحہ ۱۰۷ تا صفحہ ۱۱۲ دیکھئے۔

ائمہ اربعہ کی اعلیٰ سیرتیں مثلاً حضرت امام ابوحنیفہؒ کپڑے کی تجارت فرمایا کرتے تھے۔ایک بار نقص والا تھان آ گیا۔نماز کو جاتے وقت نوکر کو یہ نقص بتلا کر فرمایا کہ گاہک کو ی بتلانا اور فروخت کرنا۔نماز سے واپس آنے پر تھان کو موجود نہ دیکھ کر دریافت فرمایا نوکر نے کہا وہ گاہک سے نقص بتلانا بھول گیا۔حضرت نے اس دن کی ساری فروختگی سے حاصل شدہ رقم کو خیرات کر دی۔امام شافعیؒ جب اپنا تھان بقال کے ہاں سے واپس لانے تشریف لائے۔بقال نے ایک ہی طرح کے دو تھان لائے۔حضرتؒ کاشش وپنج میں کہ میری تھان کونسی ہے اور دوسری تھان کونسی ہے؟ اس ڈر سے کہ تھان میری نہ ہو اور میں لے لوں تو دوسرے کی تھان لینے سے گنہ گار نہ ہو جاؤں' تھان نہیں لیا اور خالی ہاتھ واپس آ گئے۔امام مالکؒ کا بھی قدم بھی عالیت پر ہی رہا۔امام احمد بن حنبلؒ کو فتنہ خلق قرآن کے قبول نہ کرنے پر اتنے کوڑے مارے گئے کہ ہاتھ بھی نہ برداشت نہ کرتا لیکن حضرتؒ باوجود ضعیفی کے یہ تکلیف گوارہ فرمائی۔اور قرآن کو مخلوق نہیں مانا اور فرمایا قرآن اللہ کا کلام ہے۔

ائمہ اربعہ کی بزرگی مسلم۔بعد میں جو فقہ مدون کی گئی ہے اگر امام فقہ کے قول یا عمل سے عدم مطابقت رکھتی ہے تو پھر تازہ فقہ پر عمل آوری ضروری نہیں۔امامنا علیہ السلام نے عالیت پر چلنے کا حکم دیا ہے۔اس لحاظ سے ہم مہدویوں کے لئے لازمی ہے کہ چاروں اماموں کی فقہ میں جو مسئلہ عالیت پر ملے اس پر چلیں۔

## منافقین کو دوست بنانے کی ممانعت

والمحصنٰت (      ) ''کیا تم منافقین کے بارے میں دو گروہ ہو گئے ہو؟ حالانکہ اللہ ان کے کرتوتوں کے سبب ان کا تختہ الٹ دیتا ہے۔ کیا تم ان لوگوں کو راستے پر لانا چاہتے ہو؟ جن کو اللہ نے گمراہ کر دیا ہے اور جن کو اللہ نے گمراہ کر دیا ہے تو تم ان کے لئے کوئی راستہ نہ پاؤ گے۔ وہ تو یہی چاہتے ہیں کہ جس طرح وہ کافر ہیں تم بھی اسی طرح کافر ہو جاؤ۔ پس ان کو دوست نہ بناؤ۔''

نوٹ: آیت مذکورہ بالا میں منافقین سے دوستی کی سختی سے ممانعت ہے۔ اس حکم کا اطلاق منکرانِ مہدی اور مرتدین پر بھی ہوتا ہے۔

اس فقیر حقیر کا منشاء کسی کی عیب جوئی ہرگز نہیں صرف بتلانا ہے کہ ہماری آستینوں میں کیسے کیسے سانپ پلتے ہیں۔ چنانچہ اس جگہ جہاں مرتد کی غائبانہ نماز جنازہ ہوئی تھی کچھ عرصہ بعد ایک نکاح خوانی ہوئی خطیب یا تو معتزلی تھی یا خارجی؟ خطیب نے حضرت میاں عالم باللہ رحمۃ اللہ علیہ کا مرتبہ خطبہ نکاح پڑھا لیکن اس نے پانچ اولوالعزم پیغمبروں اور ان کی ازواج مطہرات کے اسمائے شریفہ نہیں پڑھے۔ اس کے بعد اس نے اہل بیت نبی صلعم سے حضرت علی و بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہم اور اہل بیت مہدی سے حضرت ثانی مہدی و بی بی کد بانو رضی اللہ عنہم اور حضرت بندگی میاں سید خوندمیر و بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہم کے مبارک اسم نہیں لئے۔

اسی وجہ سے خیال آیا کہ خطیب معتزلہ (انبیاء علیہم السلام کی آمد کو غیر ضروری ماننے والا) ہے یا پھر خارجی، حضرت علی رضی اللہ عنہم کو نہ ماننے والا اور دشمنی کرنے والا ہے۔ اسی طرح اہل بیت مہدی سے دشمنی رکھنے والا بھی خارجی ہو جاتا ہے۔ اگر اپنے ایمان کی سلامتی عزیز ہے تو ہمارا کام ہے کہ ایسی محفلوں میں جانے سے پرہیز کرنا چاہئے۔

جس طرح متعدی مریض سے احتیاط کی جاتی ہے یا جب شہر میں آشوب چشم کی وباء پھیلتی ہے تو متاثرہ شخص سے آنکھ ملا لیں تو ہماری آنکھ میں بھی تکلیف شروع ہو جاتی ہے۔ اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ آنکھ میں کنکر پھر رہے ہیں۔ اس وقت احتیاط لازمی ہوتی ہے۔ جب مرض یا تکلیف سے بچنے کے لئے ہم احتیاط کر سکتے ہیں تو کیا ایسی محفلوں سے نہیں بچ سکتے جہاں علانیہ ارتداد کا اعلان کیا جاتا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ایسے مرتدین یا منافقین دعوت دیتے ہیں اور محفل ختم ہونے پر شریک لوگوں کے تعلق سے کہتے ہیں یہ لوگ آتے ہیں ہم کو برا نہیں سمجھتے ان کے نہ آنے کا سوال ہی نہیں ہوتا۔

## مہدویوں کی طرف سے خالد کی گلپوشی کی گئی۔ (ایک خبر)

خالد پورا نام سیف اللہ رحمانی ہے لیکن مہدویوں سے بغض وعناد رکھتے ہیں۔ خالد دراصل اس ٹولے سے تعلق رکھتے ہیں جو مسلمانوں کے درمیان خلیج کو مزید گہرا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

خالد کی سرگرمیوں کا مختصر ذکر: انہوں نے ماہ ڈسمبر ۲۰۱۶ء سے ماہ فبروری ۲۰۱۷ء تک جو کھیل کھیلا تھا۔ وہ پڑھئے۔ اور "انہوں نے پاکستان کے رفیق دلاوری کی کتاب "ائمہ تلبیس" کا انتخاب کیا رفیق نے اس میں ان لوگوں کے نام لکھے جنہوں نے نبوت کے جھوٹے دعوے کئے۔ اس کتاب میں حضور پرنور مہدی موعود علیہ السلام کا نام بھی شامل کردیا تھا۔ خالد کی چالاکی اور مکاری کی داد دیجئے کہ اس نے اس کتاب کا انتخاب کیا اور قسط وار شائع کرنا شروع کردیا۔ چند قسطوں کے بعد حضور پرنور مہدی موعودؑ کا ذکر کیا جائے اور کوئی پوچھے تو کہہ دیا جائے کہ ہم نے تو کتاب میں موجود مواد کو چھاپا ہے۔ ہمارا منشاء کسی کی توہین نہیں ہے۔ حضور پرنور محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمادیا تھا (مفہوم) مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ چنانچہ مہدوی نوجوانوں نے خالد کی ریشہ دوانیوں اور مکاریوں کو بھانپ لیا اور اخبار منصف کے ذمہ دار صاحب سے ملے۔ ان ذمہ دار صاحب نے اطلاع دی کہ ہم نے حضرت کے تعلق سے کچھ لکھنے سے منع کردیا ہے۔ خالد ہاتھ مل کر رہ گیا۔ دوسری بار سفرنامہ بہادر یار جنگ کا انتخاب کیا اور مختلف جگہوں پر بغض وعناد ذہنوں میں لانے کی سازشیں کرتا رہا۔ تیسری بار مفتی غرقاب اجی ہاں حضور پرنور ﷺ کا ارشاد مبارک کا مفہوم یوں ہے۔ "مہدی کشتی نوح کی مانند ہے جو اس میں سوار ہوا اس نے نجات پائی اور جس نے منہ پھیرا وہ غرق ہوگیا۔

مفتی غرقاب ابوحسان قاسمی نے سرتوڑ کوشش کرلی اور بزرگوں کے مسانید اور تحریرات کو حدیث پر غالب رکھے اور حدیث میں الفاظ" امیر کم وامامکم" کی جگہ پر "مہدیؑ" جڑ دینے کی ناکام کوشش کی۔

قارئین کرام جانتے ہیں کہ ارشاد مبارکہ کی جگہ دوسری باتوں کو چسپاں کرنے یا انکار حدیث کرتے ہوئے اپنا مافی الضمیر ادا کرنا کہاں لے جاتا ہے؟ خیر یوں سمجھئے کہ گلپوشی کرنے والوں سے جب پوچھا گیا تو ان لوگوں نے جواب دیا کہ خالد کی گلپوشی پر کوئی تنقید نہیں کرسکتا۔ کیونکہ ہمارے پاس چار "خوانیاں" ہیں پیدائش پر اذان خوانی' تسمیہ خوانی' نکاح خوانی اور فاتحہ خوانی۔ اس لئے کسی کو جراءت نہیں ہوئی کہ ہم پر تنقید کرلے۔ ہمارا خیال ہے کہ ہم کو ہندوستان گیر سطح کی کسی تنظیم میں نچلی نشستوں پر بھی جگہ مل جائے تو ہمارا بیڑا پار ہے۔ پھر تو نہ ذکر وفکر کی اور نہ مراقبے کی یا اور دیگر اعمال کی ضرورت ہے۔ گلپوشی کرنے والوں کی حیثیت اس امام کی ہے جو بے وضو ہے۔ بے وضو اگر ہو تو مقتدا تو کیا مقتدی بھی نہیں بن سکتا۔ گلپوشی کرنے والے اپنے اس فعل کی بدولت بے وضو ہوگئے۔ اگر کوئی ان کی چاپلوسی میں ان کو نماز میں آگے بڑھائے تو یہ (خدا سے بے خوفی کی وجہ سے) ضرور بڑھ جائیں گے۔ لیکن تمام لوگ منافق ٹھیریں گے۔

ایک حدیث شریف ہے۔ ارشاد مبارکہ حضور پرنور محمد رسول اللہ ﷺ (مفہوم حدیث) اگر کسی کو ناحق مشرق سے قتل کریں اور کوئی مغرب میں اس قتل پر راضی ہے تو وہ بھی اس قتل میں شریک ہے۔

ن؟ ﷺ

اس طرح خالد کی ریشہ دوانیوں کے باوجود گلپوشی کرنے والے اور بے وضو کو مقتدا بنانے والے دونوں ہی گنہ گار ہو جاتے ہیں۔تمام کے لئے توبہ اور رجوع اور آئندہ ایسی کوئی حرکت نہ کرنے کا مصمم ارادہ ہی ان کے لئے باعث نجات ہے۔ایسا نہ کیا اور یہی سلسلہ جاری رہا تو پھر ان کے ایمان کے لالے پڑ جائیں گے۔

یہی اُجاڑ صورت خالد مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام سے ادارہ کے بھی رکن ہیں جبکہ خالد کے فکری مورث قاسم نانا توی نے دیو بند سے راستہ کھولا تھا جو قادیانیوں کو پہنچتا ہے۔

یاد رکھئے۔خالد کوئی مفتی نہیں ہے لیکن لوگ سوال کرتے ہیں تو اس کے جوابات سائل کو خوش کرنے والے ہوتے ہیں نہ کہ خدا و رسولؐ کے احکام کے مطابق تا کہ سوالی اسیر زنداں رہے اور پھڑ پھڑاتے ہوئے خالدی زندان میں ہی دم توڑے۔خالد کی ریشہ دوانیوں کا جو عرصہ لکھا گیا ہے وہ مختصراً ہے۔جبکہ وہ مہینے مسلمانوں پر کٹھن گزرے تھے کٹر ہندو تنظیم "آر ایس ایس" کی طرف سے قتل و خون اور مسلمانوں کو ستانے کا دور عروج پر تھا۔ایسے وقت خالد نے ایک لفظ بھی ان باتوں کی طرف مسلمانوں کو متوجہ کرنے اور کوئی دل ہلانے کے اپنی ان میں ریشہ دوانیوں میں مصروف رہا تھا یعنی مہدویت کے خلاف بغض و عناد۔خالد جیسے لوگوں کا منشا یہی نظر آتا ہے کہ مسلمانوں کو ان کے حقیقی دشمنوں بلکہ وجود کو مٹانے والوں سے بے خبر رکھا جائے تا کہ ادھر توجہ نہ دی جائے اس طرح مسلم دشمنوں کے منصوبے بلا رکاوٹ کے جاری رہیں۔

یہ بے وقت کی راگنی نہیں تھی جو خالد نے چھیڑ رکھی تھی کیونکہ مہدویوں کی طرف سے کسی مسلمان کو کوئی گزند نہیں پہنچتا جبکہ آر ایس ایس وغیرہ موقع ملے تو مسلمانوں کو اپنی حد تک ہر قسم کا نقصان پہنچانے بلکہ مسلمانوں کے وجود کو ختم کرنے تک بھی جا سکتے ہیں۔

عام مہدوی تو دربار امامناؑ میں عرض کرتا ہے جو دعا ہے اور خدا بواسطہ مہدی موعودؑ اس کو قبول بھی فرماتا ہے۔مخاطبت مہدی موعودؑ سے ہے کہ نہ کسی سے میری محبتیں نہ کسی سے میری عداوتیں تیرے دوستوں سے نہیں تیرے دشمنوں سے ٹھنی رہے لیکن بعض لوگوں نے اس شعر میں غیر محسوس تبدیلی کر دی اور یوں کہتے ہیں۔

نہ کسی سے میری محبتیں نہ کسی سے میری عداوتیں
تیرے دشمنوں سے بنی رہے تیرے دوستوں سے ٹھنی رہے

الغرض گلپوشی یا نیاز مندی وغیرہ جو منکرین سے رہے تو اس کی بنیاد دشمنوں سے بنی رہنے سے ہی ہے۔جبکہ بزرگوں کا ارشاد ہے کہ "منکر مہدی سے تین جگہ ڈیڑھے ہو کر ملو" یعنی منکر سے اس کے انکار کی وجہ سے دل میں کراہت رکھو۔کراہت کی جگہ مٹھاس آجائے تو مہدوی کے لئے مرتد بن جانے کی راہیں کھل جاتی ہیں۔اللہ ہر مومن مصدق کے ایمان کی حفاظت فرمائے۔اور ان کے دلوں کو منکرین کی الفت سے باز رکھے۔

آمین

ع دیکھی گئی نہ مجھ سے اندھیروں کی سرکشی
پھر بن کے آفتاب نکلنا پڑا مجھے

## ''مہدویت چھوڑ دو'' (اور یہاں آجاؤ)
## ناریوں کی طرف سے ناجیوں کو بلاوہ''

اللہ تعالیٰ نے خاتمین صلی اللہ علیہما وسلم کو معصوم عن الخطار کھا ہے۔ کلامِ خدا اور ارشادات خاتمین صلی اللہ علیہما وسلم میں متاشابہات ہوتے ہیں تاکہ کھرے اور کھوٹے کی پہچان ہو اور کھرے رہ جائیں اور کھوٹے دور ہو جائیں۔ بس اس طرح ناریوں نے وہ ارشادات جس کا تعلق متاشابہات سے ہے اور جو مہدی موعود علیہ السلام نے ارشاد فرمائے تھے اس کو بنیاد بنا کر ناجیوں سے مطالبہ کیا کہ مہدویت چھوڑ دو۔

**وما ینطق عن الھویٰ** کی شان خاتمین صلی اللہ علیہما وسلم کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبوں کو حکم دیا کہ کہو میں رب ہوں۔ خاتمین صلی اللہ علیہما وسلم نے اپنے رب ہونے کا بہ حکم خدا اعلان بھی فرمادیا۔ یہ ایک موقتی بات رہی۔

خاتمین صلی اللہ علیہما وسلم نے تاحیات کبھی اپنے کو نعوذ باللہ خدا ماننے کے لئے نہیں فرمایا۔ نہ ہی یہ حکم دیا کہ نماز و ذکر چھوڑ و اور بجائے نام خدا کے ہمارا نام لیا کرو۔ دونوں خاتمین صلی اللہ علیہما وسلم نے خود کو بندہ سمجھا اور بندہ ہونے کا اعلان فرمایا ہر دو کے ماننے والے کبھی یہ عقیدہ نہیں رکھتے کہ نعوذ باللہ محمد خدا ہیں یا مہدی خدا ہیں۔ اس نکتہ پر غور کیجئے کہ یہ ناری تو معمولی کیچڑے ہیں ان سے بڑے بڑے اژدہے مثلاً ملا معین الدین، طاہر پٹنی، شیخ علی مفتری، زماں خاں، علی ندوی یا سنپولے قویٰ ناتواں یا خالد نے شائد ہی کبھی ان متاشابہات پر حرف زنی کی ہو۔

لہذا ناریوں کی طرف سے ارشاداتِ متاشابہات کو اُچھالنا ذہنوں کو پلٹانے کے سوا کوئی بات نہیں، اجالے والوں کو اندھیروں کی سمت کھینچ لینے کے سوا کچھ نہیں، ناریوں نے تو ناجیوں کو اپنی طرف آنے کا نعرہ اسی لئے بلند کیا ہے۔

اب ان ناریوں سے پوچھا جاتا ہے کہ کیا تم مہدی کا انتظار کر رہے ہو۔ جبکہ آمد مہدی کا جو وقت اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے مقرر کیا گیا تھا اور اعلان کیا گیا تھا وہ تو ختم ہو چکا۔ لہذا اب انتظار باطل ہے اور بات ناقابل قبول ہے۔ حضور پُرنور مہدی موعود علیہ السلام کو اپنے وقت پر آنا تھا آپ تشریف لائے اور گئے اور دنیا کو روشن و منور فرمادیا۔ اب اندھیروں میں جس کو رہنا پسند تھا وہ وہیں رہے کیونکہ اگر ناری خود کو مہدی کا منتظر ظاہر کرنے کی اداکاری کرتے ہیں تو کوئی یقین نہیں کرے گا۔ اس لئے کہ اب کوئی وقت باقی نہ بچا۔

اس پندرھویں صدی ہجری میں آمد مہدی کے تعلق سے جو باتیں کی جاتی ہیں وہ من گھڑت یا نہایت کمزور ہوتی ہیں۔ اب مہدی تو نہیں آئیں گے۔ آئے اور گئے۔ اب نزول حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام باقی ہے۔

مہدی موعودؑ کی صداقت وحقانیت اور آمد وگزشت کے ثبوت کے لئے گزشتہ صفحات پڑھیئے جس میں بفضلہٖ تعالیٰ کلام اللہ اور کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل سنت کے اولیا اور اکابرین رحمہم اللہ اجمعین کے اقوال کو بتلا دیا گیا ہے۔

مذکورہ بالا ناریوں کی ابلیسی پکار پڑھ کر یا سن کر روئے زمین کی اہم ترین اور خدا کی محبوب قوم (عمل کی شرط کے ساتھ) کے کمسنوں میں اگر کوئی دماغی الجھن آئی ہے تو وہ انشاء اللہ دور ہو جائے گی۔

ہماری عادت ہے کہ ہم دشمن کو بھی دعا دیتے ہیں لیکن ان ناریوں کے حق میں دعا کارگر نہیں ہوتی کیونکہ اقرار کے بعد انکار کرنے والا منکر ہی رہتا ہے۔

اور پھر ایک آدھ بار زبان سے کوئی بات نکل گئی اور توبہ کر لی گئی تو قبول ہو جاتی ہے یہاں تو باقاعدہ انکار کے ڈھیر ہیں۔ جو برسوں سے جمع ہو رہے ہیں۔

مومنین ومصدقین ومومنات ومصدقات کے لئے تازہ پکار کہ ''مہدویت چھوڑ دو'' خطرناک بھی ہے اگر کسی نے اس پکار پر یقین کر لیا تو اللہ نہ کرے وہ بھی دوزخ میں جا سکتا رسکتی ہے۔ خود کو با ایمان رکھنے اور ایمان پر خاتمہ ہو یہ پسند ہے تو باعمل بن جائیں۔ خاص طور پر ذکر کی پابندی سے انشاء اللہ شکوک وشبہات سے دور اور پکے مہدوی رہیں گے۔ ذکر سے غفلت باعث ہلاکت ہے ناریوں جیسا حشر اسی وجہ سے ہوتا ہے۔ ناریوں کی طرف سے ناجیوں کو تازہ بلاوہ اس پر ناریوں کے قریبی حلقوں کو بھی تشویش ہوتی ہوگی جو ایک فطری بات ہے۔

یہ قریبی حلقے والے اپنے رشتہ داروں اور مذہبی مشیروں یا دستار و جُبّہ والوں کے تعلق سے فکرمند ہوں تو ان کے لئے ایک مفہوم حدیث ہے۔

''تم جس قوم کی مشابہت کرو گے اس میں تمہارا حشر یا شمار ہوگا''

ناریوں کے ساتھ کھانا پینا یا ان سے وظیفہ خواری مشابہت کے مماثل ہے کہ جان بوجھ کر ساتھ دیا جا رہا ہے بجائے روکنے یا دور ہونے کے ساتھ رہا جا رہا ہے۔ تو پھر ان ناریوں جیسے حشر سے بچنا ناممکن ہے اور حشر یا شمار ہونا بھی ناممکن نہیں ہے۔ قریبی حلقے والوں کو ناریوں سے قریب رہنا بلکہ ان سے علیک سلیک رکھنا' ان کے ساتھ کھانا وپینا' نماز بن پڑھنا' بیمار پرسی یا مرجانے پر میت میں شرکت یا ان کے حق میں دعائے مغفرت وغیرہ کرنے سے ناریوں ہی میں شمار یا ناریوں جیسا حشر ہوگا۔ (منافقین سے متعلق حدیث شریف پڑھئے)

آیئے اقرار کیجئے خدا کی وحدانیت کا' محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت ونبوت کا قرآن کی امامت اور مہدی موعودؑ کی مہدیت اور امامت کا آمنا و صدقنا۔

# اہلِ انکار کا یہ اطمینان ''مہدی موعود آمد و گزشت'' کی بیّن دلیل ہے

حضور پر نور محمد رسول اللہ ﷺ نے حضور پر نور مہدی موعود علیہ السلام کے تعلق سے جس قدر ارشادات فرمائے ہیں کسی اور موضوع پر اتنے ارشادات نہیں فرمائے ہیں۔

حضرت بندگی میاں سید برہان الدینؒ مصنف شواہد الولایت اور دفتر اول و دوم نے ان احادیثِ مہدی کی تعداد سات سو (۷۰۰) بتلائی تھی۔

حضور پر نور ﷺ کی مبارک حیات ہی سے مہدی موعودؑ کے تعلق سے اشتیاق، انتظار اور اضطراب کا آغاز ہو چکا تھا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے دریافت کیا تھا کہ مہدی ہم میں سے ہوں گے یا ہمارے غیر سے؟ حضور ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا۔ (مفہوم) ''نہیں (ہمارے غیر سے نہیں بلکہ) مہدی ہم میں سے ہوں گے اور جس طرح دین کا آغاز ہم سے ہوا ہے اس کا اختتام مہدی سے ہوگا''۔

حضرت سیدنا امام حسینؓ نے فرمایا تھا کہ اگر میں مہدیؑ سے ملوں تو بالضرور اُن کی خدمت کروں گا اپنی تمام عمر، حالانکہ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ مہدی موعودؑ کے جد ہیں۔

(بحوالہ کتاب تمہید ابو شکور سالمی، ماخوذ از شواہد الولایت اُردو ترجمہ صفحہ ۳۸۰)

حضور پر نور ﷺ کے فرمان کے عین مطابق کہ میری امت کے ہر سو سال کے سرے پر ایک شخص پیدا ہوگا جو دین کی تجدید کرے گا' پس دسویں صدی کے آخری سو سال میں سوائے مہدی کے کوئی مجدد نہیں۔ آمنا وصدقنا

مصدقین کرام! مہدی موعود سے پہلے تو مجدد ہوئے، پھر مہدی موعود ہیں، مہدی موعود

کے بعد کسی مجدد کا کوئی ذکر نہیں، لہٰذا صرف شیخ احمد سرہندی کہنا چاہیئے نہ کہ مجدد الف ثانی۔

امامنا علیہ السلام کے پہلے کے تمام بزرگان اہل سنت ہمارے لئے واجب الاحترام ہیں۔ ان کے نام کے پہلے حضرت اور نام کے بعد رضی اللہ عنہ یا رحمتہ اللہ علیہ لکھنا ضرور ہے۔

البتہ وہ لوگ جو علمیت اور روحانیت میں مشہور رہے ہوں لیکن تصدیق مہدی نہ کئے تو ان کا شمار انکار کرنے والوں میں ہے، لہٰذا صرف نام پر اکتفا کیا جائے۔ نہ احترام ضروری ہے اور نہ ہی توہین ضروری ہے۔

اس سلسلہ میں ولادت مہدی کا مبارک سن ۸۴۷ھ ہجری یاد رہے۔ اس مبارک سن کے بعد آنے والے تصدیق مہدی سے مشرف ہیں تو یہ ان کے لئے باعث نجات اور اعلیٰ مدارج کا ذریعہ اور خدانخواستہ تصدیق مہدی کی دولت سے محروم ہیں تو اس انکار کا وبال ان پر ہے۔ ان کو ایمان کی سند دینے سے ہمارا ایمان داؤ پر لگ جاتا بلکہ چلا جاتا ہے، ہم کو بہت محتاط رہنا ہے۔

حضور مہدی موعودؑ کی مبارک ولادت کا سن ۸۴۷ھ ہجری اور وصال کا سن ۹۱۰ھ ہجری ہے۔

پہلا دعوئے غیر موکد : بمقام کعبہ رکن و مقام کے درمیان ۹۰۱ھ ہجری میں فرمایا۔

دوسرا دعوئے غیر موکد : بمقام احمد آباد، مسجد تاج خاں سالار میں ۹۰۳ھ ہجری میں فرمایا۔

تیسرا دعوئے موکد : بمقام بڑلی گجرات میں ۹۰۵ھ ہجری میں فرمایا۔

وصال مبارک : بمقام فرح مبارک 'ملک افغانستان' ۹۱۰ھ ہجری میں ہوا۔

نو بزرگانِ دین جنہوں نے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا تھا اور ہر دعویٰ دو روز سے کم نہیں، اور بیس روز سے زائد نہیں رہا تھا، ان بزرگوں کو جب حقیقتِ معلوم ہوئی کہ تم مہدی نہیں ہو تو سب نے توبہ کر لی۔ (ان تائب مدعیان کی فہرست چند اوراق قبل گزر چکی ہے)۔

اہلِ سنت کے مشہور بزرگوں مثلاً حضرت مولانا رومؒ، حضرت محی الدین ابن عربیؒ (مبشر

مہدی بہ پہلوانِ دین) حضرت علامہ ابن سیرینؒ، حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ وغیرہم نے مہدی موعود علیہ السلامؑ کی عظمت و بزرگی بیان فرمائی اور حضور پر نور ﷺ کے برابر بتلایا تھا۔ اس طرح تسویتِ خاتمینؑ کے برحق ہونے کی گواہی دی تھی۔

قیام جون پور کے وقت حضرت خضر علیہ السلام کے فرمانے پر حضرت مخدوم شیخ دانیال اور امامنا علیہ السلام کے بڑے بھائی میاں سید احمد رحم اللہ اجمعین نے تصدیق مہدی کر لی تھی۔ دانا پور، کالپی اور چندیری کے بعد امامنا علیہ السلام مانڈو تشریف لائے۔ بادشاہ سلطان غیاث الدین خلجی کو ان کے بیٹے نصیر الدین خلجی نے قید کر دیا تھا۔ اس لئے حاضر نہ ہو سکے تھے کہلوایا کہ دو آدمی بھجوایئے تاکہ میں حالات سے واقف ہو جاؤں۔

اس درخواست پر امامنا علیہ السلام نے حضرت بندگی میاں سید سلام اللہ اور حضرت بندگی میاں سید ابوبکر رضی اللہ عنہم کو روانہ فرمایا، ہر دو بزرگوں سے مہدی موعود علیہ السلام کی سیرت مبارکہ سن کر بادشاہ سلطان غیاث الدین خلجی نے کہا:

"ان اخلاق کا صاحب ہوگا مگر مہدی، اور یقین کے ساتھ مانا گیا کہ یہی ذات مہدی موعود ہے۔ پس جس وقت دعوے کے ظہور کا وقت ہوگا اعلان کرے گا"۔

راقم فقیر کے محدود مطالعہ کے تحت عرض ہے بناء دعوئے مہدیت، حضور پر نور مہدی موعود کو مہدی ماننے والے سلطان خلجی ہیں، ان بعد بمقام پٹن حضرت یوسف سہیت رضی اللہ عنہ نے گواہی دی بلکہ دعوے کے اصرار فرمایا: پھر اسی مقام پٹن میں حضرت شاہ رکن الدینؒ نے گواہی دی۔ حضرت بندگی میاں سیدنا شاہ نظام رضی اللہ عنہ کو جب آپ عشق خدا میں کعبہ تشریف لے گئے تو وہاں علماء نے بتایا کہ آپ کا ظرف بہت بزرگ ہے جو صرف خاتم ولایت محمدی ﷺ کے ذریعہ سے بھر سکتا ہے۔

''اور آپ دونوں میری تصدیق پر گواہ رہو اور کہا کہ ولایت پناہ کی درگاہ میں عرض کرو کہ مجھ کو ایمان ملے' مظلومیت کی حالت میں موت ہو' رتبہ شہادت کا ہو۔ ایک اور روایت میں یہ ہے کہ اور گروہ (مہدی) میں میرا شمار ہو''۔

امامنا علیہ السلام نے ان تینوں درخواستوں کو قبول فرمایا۔ اور فرمایا تینوں باتیں قبول' تینوں باتیں قبول' تینوں باتیں قبول'۔ (دیکھئے کتاب مطلع الولایت از حضرت بندگی میراں سید یوسف بارہ بنی اسرائیل رحمتہ اللہ علیہ) اس کے بعد امامنا علیہ السلام اگلے مقام چاپانیر روانہ ہوئے۔

حضرت سید شاہ راجو قتال حسینیؒ نے مہدی موعودؑ کے رتبۂ خداداد کے اظہار کے لئے سنہ ۹۰۵ ہجری تحریر فرمادی تھی۔ جو تحفۃ النصائح میں تھی بعد کے ناقلین (نقل کرنے والوں) نے ''سنہ ۹۰۵ ہجری'' کو حذف کردیا۔

درج ذیل یہ دو واقعات امامنا علیہ السلام کی حج سے واپسی کے بعد اور دعوئے موکد بمقام بڑلی سے پہلے مقام پٹن کے ہیں۔

(۱) حضرت یوسف سہیتؒ کے والد کو ایک مجذوب کی آواز سنائی دی تھی کہ مہدی موعودؑ پیدا ہوئے انہوں نے دِن تاریخ اور گھڑی لکھ لی تھی۔

جب امامنا علیہ السلام پٹن تشریف لائے تو حضرت یوسف سہیتؒ نے امامناؑ کی ولادتِ مبارکہ کے تعلق سے سوال کیا۔

مہدی موعودؑ کے فرمانے پر بندگی میاں سید ابو بکرؓ نے آپؑ کی ولادتِ مبارکہ کی تاریخ دِن اور گھڑی بتلائی جو کہ حضرت یوسف سہیتؒ کے پاس موجود کاغذ کے عین مطابق تھے۔

امامنا علیہ السلام مع ساتھیوں کے جب سفر حج کے لئے تشریف لے جارہے تھے راستے میں ایک ساتھی کو خیال آیا کہ ساحل سے قریب ایک بزرگ کا مزار ہے لیکن زیارت نہیں ہوسکتی'

اس بات کی اطلاع منجانب اللہ تعالیٰ اماؑمنا کو ہوگئی۔

اماؑمنا علیہ السلام نے ان پر ایک تیز نظر ڈالی تو ان کی آنکھوں کے پردے اُٹھ گئے، کیا دیکھتے ہیں کہ ہندوستان بھر کے آرام فرما اولیاء اللہ رحم اللہ اجمعین تشریف لائے ہیں اور اپنے کاندھوں پر رکھ کر جہاز کی رسی کھینچ رہے ہیں۔

فرح مبارک جب اماؑمنا علیہ السلام کی خدمت میں اولیاء اللہ کے سات سلاطین کی ارواح حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ ہم کو آپؑ کا زمانہ نہ ملا، اماؑمنا نے فرمایا تم بھی برے نہیں ہو اس جماعت میں داخل ہو۔ اُن سات سلاطین کے اسمائے گرامی یہ ہیں: (ماخوذ از شواہد الولایت)

(۱) حضرت سلطان بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ (۲) حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم رحمتہ اللہ علیہ (۳) حضرت سلطان ابوبکر شبلی رحمتہ اللہ علیہ (۴) حضرت سلطان شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ (۵) حضرت سلطان سنجر ماضی رحمتہ اللہ علیہ (۶) حضرت سلطان عبدالخالق غجدوانی رحمتہ اللہ علیہ (۷) حضرت سلطان ابوسعید ابوالخیر رحمتہ اللہ علیہ۔

(۲)۔ بمقام پٹن ایک مجذوب بزرگ حضرت شاہ رکن الدین رحمتہ اللہ علیہ کا یہ اضطراب اور اشتیاق اور ذاتِ مہدیؑ سے عقیدت ملاحظہ فرمایئے۔

جب اماؑمنا علیہ السلام یومِ جمعہ نماز کے لئے شہر نہروالا (پٹن) کی جامع مسجد کو تشریف لے جارہے تھے تو راستے میں شاہ صاحبؒ کا حجرہ تھا، آپؒ کو از غیب اطلاع مل گئی آپؒ نے اپنے خادم سے کہا کہ ہمارا جامہ لاؤ یہ لو شریعت کا بادشاہ آتا ہے۔ مہدی موعود علیہ السلام سے مخاطب ہو کر تین بار اپنے گال کو زمین پر رکھا اور عرض کیا۔ ''اے ہمارے بابا اچھا ہوا کہ تو آگیا اس لئے کہ تمام خوردگان (چھوٹے) یعنی عاشقان حق بیقرار تھے، اور میں بے چارہ تری درگاہ سے بھاگا ہوا رہتا ہوں یعنی امر شرعی کی اتباع سے معذور ہوں''۔ عاجزی اور انکساری سے عرض کیا۔

"حاصل الامر اس مقام میں تمام خاص وعام نے اقرار کیا کہ ایسا بصیرت پر اللہ کی طرف بلانے والا، سنت کو زندہ کرنے والا، بدعت کو مٹنے والا میراں سید محمد کے مانند کوئی اولیاء سرورانبیاء ﷺ کے زمانے کے بعد ایک بھی نہیں آیا، پس اگر آنا مہدی موعود کا چاہیئے تو یہی ذات ہے"۔

امامنا مہدی موعود علیہ السلام نے اشارہ سے جواب عنایت فرمایا اور روانہ ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ کے حکم سے پتھر، درخت اور وضو کے وقت گرنے والے پانی کے قطرات گواہی دیتے کہ ہٰذا خلیفۃ اللہ المہدی (یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے)۔

حضرت شاہ رکن الدینؒ جو مجذوب تھے روحانی طور پر امامنا علیہ السلام کی پٹن میں آمد پر چھ میل چل کر استقبال کے لیے آئے تھے۔

بطور مہمان نوازی شاہ صاحبؒ نے موز (کیلے) اور روٹی بھجوائی جو نہ کم ہوئی اور نہ بچی۔

اس واقعہ پر لوگوں کے تعجب کرنے پر امامنا نے فرمایا شاہ صاحب اہل بواطن (باطن کے جاننے والے) ہیں بندہ کے استقبال کے لئے چھ میل چل کر آئے تھے۔

اس یقین کامل کے ساتھ کہ یہی ہستی مہدی موعود ہے، جب پٹن کے عالموں نے مہدی موعود کو آزمانے سوالات مرتب کئے اور حضرت شاہ رکن الدینؒ سے کامیابی کی دعا لینے آئے۔ بجائے دعا دینے الٹا شاہ صاحبؒ ان پر غضب ناک ہو گئے اور نہایت جلال میں فرمایا:

"چوہوں نے ہار بنایا ہے لیکن بلی کی گردن میں کون ڈالے گا؟ اور فرمایا سید کی کٹار ایسی ہے کہ ان کی پشت کو چیر ڈالے"۔

(دیکھئے کتاب "مطلع الولایت" از حضرت بندگی میراں سید یوسفؒ بارہ بنی اسرائیل)

الغرض نویں صدی ہجری تک مہدی موعود علیہ السلام کے تعلق سے یہ اضطراب، اشتیاق، اور انتظار کی کیفیت رہی۔

اور جوں ہی امامنا کی ولادت مبارکہ ہوئی خاص طور پر یہ کیفیت ختم ہوگئی چنانچہ بعد کے برسوں میں مہدی موعود کے دعوے کے بغیر ہی لوگ جوق در جوق ہزاروں کی تعداد میں آتے گئے اور تصدیق مہدی جیسی نعمت سے سرفراز ہوتے گئے۔

احادیث مبارکہ بابت مہدی موعودؑ جو صدیوں سے دہرائی جارہی تھیں اُس میں کوئی کمی بھی نہیں ہوئی تھی لیکن دعوئے موکد کے بعد اہلِ انکار کے ایک طبقہ نے احادیثِ مبارکہ کو گھٹا دیا۔ بلکہ ذکرِ مہدیؑ کو آنے ہی نہ دیا۔ ان لوگوں کو کامل یقین ہوگیا کہ یہی ذات پر انوار مہدیؑ موعود ہے اگر لوگ آپ کی تصدیق کرتے ہیں تو ہمارے چراغ گُل ہو جائیں گے۔

غالباً اسی خوف کی وجہ سے ان اہلِ انکار نے اُمت کو گمراہ کرنا شروع کردیا اور یہ سلسلہ آج تک جاری ہے بلکہ قیامت تک رہے گا۔

الغرض اضطراب، انتظار، اشتیاق کی کیفیات ختم ہوگئیں، چنانچہ ۹۱۰ھ ہجری کے بعد سے ایک مکمل سکوت اور سناٹا طاری ہے۔ جو مہدیؑ موعودؑ آمد گزشت کا بیّن ثبوت ہے۔

اہلِ انکار نے اپنے انکارِ مہدی کو چھپانے اور خود کو منکرانِ مہدی نہ کہلوانے کیلئے یہ افسانہ گھڑا کہ ان کے خیالی مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک ساتھ آئیں گے۔

حالانکہ ارشادِ رسول اللہ ﷺ موجود ہے کہ (مفہوم) وہ اُمت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے جسکے شروع میں، میں ہوں آخر میں عیسیٰ بن مریم ہیں اور درمیان میں مہدیؑ میری اہلِ بیت سے ہیں ان کے درمیان ایک ٹیڑھی یا گمراہ جماعت ہے جو نہ مجھ سے ہے اور نہ میں اس سے ہوں۔

امامنا علیہ السلام کی تشریف آوری کے بعد اولیاء اللہ کی پیدائش کا سلسلہ بھی ختم ہوگیا کیونکہ آپ کی ذات خاتمِ ولایتِ محمدیہ ہے ہم مہدوی صرف مہدیؑ موعودؑ کے پہلے کے اولیاء اللہ سے عقیدت ومحبت رکھتے ہیں اور ان کے روضوں پر حاضری بھی دیتے ہیں۔

بعد کے وہ لوگ جنہوں نے مہدی موعود کی تصدیق نہیں کی اور انکار پر قائم رہے اور اُن کا انتقال ہوگیا تو ایسے لوگوں کو بعض لوگ اولیاء اللہ سمجھتے ہیں ہم ان کی ولایت کے قائل نہیں کیونکہ ولایت وہبی ہوتی ہے کسبی نہیں ہوتی ہے۔

کسی کی عبادتوں، ریاضتوں اور کرامتوں کی شہرت سے ولی ماننا، مناسب نہیں ہے۔

منکرانِ مہدی کے لئے جو ضابطہ ہے ہر منکر پر وہی صادق آتا ہے، وہی ضابطہ ''انکار مہدی کفر'' ہر منکر پر لاگو ہوتا ہے۔

اہلِ انکار نے اپنے اپنے زمانوں میں احادیثِ مہدی کو حذف کرنا شروع کردیا، جس کا سلسلہ جاری ہے اور یہ رُکنے والا بھی نہیں ہے۔ اور اس کا وبال بھی ان ہی پر ہے۔

اہلِ انکار کے تین طبقات ہیں:

(۱) منکرین جنہوں نے صاف طور پر انکار کردیا اور اپنی جگہ رہ گئے۔

(۲) منکرین جنہوں نے انکار بھی کیا اور ان کی کوشش یہی رہیں کہ کوئی مسلمان تصدیقِ مہدی نہ کرے اور تصدیق سے بے بہرہ رہے۔

اہل انکار کی یہی کوشش ہے کہ ان کی طرح ہر مسلمان تصدیق مہدی سے محروم رہے۔

برادران و خواہران قوم ایک اہم نکتہ پر غور فرمایئے:

مثال کے طور پر تین احادیث شریفہ میں حضور پرنور نے امامکم، امامہم یا امیر ہم فرمایا تھا، بعد کے لوگوں نے جو ۸۴۷ یا ۹۱۰ ہجری یا اس کے بعد پیدا ہوئے اور اہل انکار کے زمرہ میں رہنا پسند کیا۔ اضافی لفظ ''مہدی'' کو بسر و چشم قبول کرلیا۔ اس طرح انہوں نے اہل انکار کے زمرہ میں خود کو بعنوان ''اہل انتظار'' لالیا۔ حالانکہ ظہورِ مہدیؑ کے بعد پھر کسی ''مہدی'' کا انتظار باطل ہوگیا۔ اب صرف دین، ایمان اور روحانیت کے اعلیٰ مقامات بواسطہء مہدیؑ طئے

ہوتے ہیں۔ بغیر مہدی کے واسطے کے یا وسیلہ کے کوئی ایک انچ آگے نہیں بڑھ سکتا۔

ظہور مہدیؑ سے پہلے کے بزرگوں نے اپنے قیاس سے امیر یا امام کو مہدی سمجھ لیا تھا۔ لیکن جو لوگ انکار کے اس لفظ کا استحصال کر رہے ہیں وہ زیادہ خدائی گرفت میں ہیں۔

حضور پرنور ﷺ کے لئے کیا بات مانع تھی جو آپ ﷺ نے امامکم یا امیر ہم فرمایا، لفظ مہدی ارشاد نہیں فرمایا۔ بلکہ یہ بات آپ ﷺ علم میں تھی کہ صدیوں بعد آنے والا وہ وقت مہدی کی امامت یا امارت کا نہیں ہوگا، جن کو گزر کر صدیاں بیت چکی ہوں گی۔ صرف ایک امتی امام یا امیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حکم پر امامت کرنے کے لئے متعین کر دیا گیا تھا۔ سینکڑوں برس ہو چکے ابھی نزول عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے باقی ہے جو ابھی بھی نہیں آیا، جبکہ مہدی موعود آئے اور گئے، اور اس اہم واقعہ کو ہو کر تقریباً چھ سو سال ہو رہے ہیں۔

فرمانِ مہدیؑ کے بموجب مہدی اور مہدویان قیامت تک رہیں گے، اس فرمان سے یہ خیال بھی کیا جا سکتا ہے کہ فیضِ مہدیؑ جاری ہے اور مہدوی بھی ہیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حکم پر امامت کرنے والے مہدوی بزرگ صرف ان کے تقویٰ اور اعلیٰ روحانی بلندیوں کی وجہ سے، بلا لحاظ نسل و نسب آگے بڑھیں گے کیونکہ انہوں کبھی زبر کو زیر جانا تھا اور نہ کبھی زیر کو زبر تو باور کروایا تھا۔ کیونکہ خوف و عشق خداوندی اور عشق خاتمین صلی اللہ علیہما وسلم نے راہ عشق سے ان کو ہٹنے نہ دیا تھا اور وہ ڈرتے رہے تھے کہ زیر کی تبدیلی زبر سے کیا یا زبر کو زیر بولا تو خود میری دنیا اور آخرت دونوں زیر و زبر ہو جاتیں۔

یعنی ولادت ۸۴۷ ہجری دعوئے موکد ۹۰۵ ہجری اور پردہ فرمانے کا دور ۹۱۰ ہجری ہے اب کوئی مہدی آنے والے نہیں ہیں اب صرف حضرت عیسیٰؑ کا نزول باقی ہے۔ اور قیاس غالب ہے کہ حکم عیسیٰ علیہ السلام پر نماز پڑھانے والے کوئی مہدوی بزرگ ہی ہونگے۔

اسی طریقہ سے غلطیوں پر اڑنے والا بھی نا قابل معافی اور نا قابل بھروسہ ہوتا ہے، کیونکہ ظاہر میں تو سو گز ناپتا ہے لیکن حقیقی طور پر ایک گز پھاڑنے کو آمادہ نہیں ہوتا۔

سادہ لوح ایسے منافقین کو نمایاں جگہ اور نمایاں خطابات اور نمایاں حیثیتوں سے نوازتے ہیں۔ ایسے سادہ لوح اپنا اور افراد قومی کا شدید دینی نقصان کر لیتے ہیں۔

لہذا اشد ید قومی ضرورت ہے کہ منافقین کے ساتھ چوکسی رکھی جائے، منافقین قومی افق پر نمایاں رہتے ہیں اور جب بھی موقعہ ملے دل میں بسے نفاق کے تحت یا اپنے خارجی آقاؤں کی خوشنودی کی خاطر زبردست حملے کرنے سے نہیں باز آتے۔

ایسوں کو جو اپنا سمجھتے ہیں، وہ سادہ لوحی نہیں بلکہ مہلک بے وقوفی ہے، لہٰذا اِس بے جا بلکہ مہلک اعتقاد سے پرہیز کرنا ہی اپنے دین و ایمان یا معتقدات کو بچانے والا ہوتا ہے۔

مہدوی طلباء و طالبات کی تعلیم دینی کے لئے مدارس کا قیام وقت کی اہم ضرورت ہے۔

جن کا انتظام مہدویوں کے ہاتھوں میں ہو سرمایہ مہدوی حضرات سے لیا جائے اساتذہ مہدوی ہوں اگر اساتذہ مہدوی نہ ملیں تو پھر غیر مہدوی اساتذہ کو معاوضہ کے ساتھ رکھا جائے۔

اور ان پر یہ نظر رکھی جائے کہ وہ طلباء کو مہدویت سے برگشتہ تو نہیں کررہے ہیں؟

دوزخ نوازوں کے پاس بیسیوں ہتھکنڈے ہوتے ہیں مثلاً جھوٹے خواب بیان کرنا اور ذہن کو منتشر کر دینا یا درمیانی رابطوں کو کاٹ دینا۔ تا کہ ذہن پر آسانی چھاپے مارے

---

درج ذیل واقعہ کتاب حیات الحیوان مصنفہ کمال الدین دمیری سے مختصر اعرض ہے۔

ہارون رشید کے دربار میں مصراۃ (معنی نا معلوم) کا ذکر آیا۔ بعض حضرات نے اس کو بطور

(جلداول)
دلیل پیش کیا جو کہ حضرت ابوہریرہؓ سے منقول ہے۔ فریق مخالف نے کہا کہ ابوہریرہؓ مقبول الروایت نہیں ہیں، یعنی نعوذ باللہ حضرت ابوہریرہؓ کی بیان کردہ روایت نا قابل قبول ہے۔

ہارون رشید نے بھی تائید کی یہ سن کر حضرت ابن حبیبؒ نے آگے بڑھ کر کہا کہ یہ حدیث شریف صحیح ہے۔ اور ابوہریرہؓ ثقہ ہیں، یہ الفاظ ہارون رشید کو ناگوار گزرے اور اس نے گھورا۔

ابن حبیبؒ گھر آئے، شاہی ہرکارہ بھی آ گیا کہ امیرالمومنین نے حاضری کا حکم دیا ہے۔

ابن حبیبؒ راستے ہی میں دل ہی دل میں گڑگڑا رہے تھے کہ اے اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے تیرے نبی ﷺ کے صحابی رضی اللہ عنہ کی مدافعت یعنی صداقت، حق گوئی اور بزرگی کو ثابت کیا ہے۔

اور تیرے نبی ﷺ نے اس کو جرم عظیم قرار فرمایا ہے کہ آپ ﷺ کے صحابہؓ پر طعن کیا جائے۔ پس اے اللہ رشید سے میری حفاظت فرما۔

ابن حبیبؒ سرکاری ہرکارہ کے ساتھ ہارون رشید کے پاس آئے جو ابن حبیبؒ کے قتل کے لئے تیار بیٹھا تھا، اس نے کہا اے حبیب آج تک کسی کی جراءت نہیں ہوئی کہ وہ میری بات کو رد کرے اور جواب دے جس طرح تو نے کیا ہے۔

تو میں نے عرض کیا امیرالمومنین جو آپ نے فرمایا تھا اس میں رسول اللہ ﷺ کو اور آپ کے لائے ہوئے احکامات پر عیب لگ جاتا ہے۔ رشید نے پوچھا وہ کس طرح؟

میں نے جواب دیا جب حضور ﷺ کے صحابہ غیر معتبر ہو جائیں گے تو پوری شریعت (نعوذ باللہ) باطل ہو جائے گی۔

تمام فرائض نماز، روزہ، حج، زکواۃ اور (احکامات) نکاح، طلاق، حدود

وغیرہ سب غلط اور باطل ہو جائیں گے کیونکہ یہ سب کچھ صحابہ کرامؓ کے واسطے سے ہی ہم تک پہنچا ہے اور ان کے علاوہ معرفت دین کے لئے ہمارے پاس اور کوئی ذریعہ نہیں۔

رشید نے یہ سن کر کہا خدا کی قسم اے ابن حبیبؒ تم نے مجھے زندگی بخشی ہے اللہ تعالیٰ تمہیں زندگی عطا فرمائے۔ اور اس کے بعد پھر مجھے دس ہزار درہم انعام دیئے جانے کا حکم دیا۔

درمیانی رابطوں مثلاً صحابہ کرامؓ، تابعین، تبع تابعین، صحیح العقیدہ و باعمل مرشدین کرام پر اور ان کی تعلیمات و تحریرات پر اعتماد رکھنا ہر مصدق کے حق میں بہتر ہوتا ہے۔ ورنہ مخالفین ہم کو بھٹکا کر ہماری متاعِ دین کو لوٹ لیں گے، مصدقین کے لئے چوکسی لازمی و ضروری ہے۔

## علم، علم، علم کونسا علم؟

حضور پر نور ﷺ نے ایسے علم سے پناہ مانگی ہے جو غیر منفعت بخش (بے فائدہ) ہو، نیز آپ ﷺ نے مزید فرمایا: جس نے علم اس لئے حاصل کیا کہ علماء میں (خود کا) امتیاز پیدا کرے اور ادنیٰ لوگوں پر تفوق (فوقیت یا برتری) حاصل کرے یا یہ کہ لوگ اسی کی طرف متوجہ ہوں تو اسکو اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنانا ہوگا۔ (از آداب المریدین، ابو نجیب سہروردیؒ)

فرمانِ مہدیِ موعود علیہ السلام لابدی (ضروری) علم چاہئے تاکہ نماز، روزہ اور مانند ان کے دوسرے افعال جو دینِ رسول اللہ ﷺ میں ہیں وہ درست ہوں۔

حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ نے فرمایا نماز کا علم ٹھیک ہو جائے تو کافی

# قوم مہدی پر خدائے تعالیٰ کے افضال وعنایات

قوم مہدی کو یہ شرف بخشا کہ وہ حضور پرنور ﷺ کے افعال مبارکہ پر عمل کرے۔ چنانچہ وہ افعال مبارکہ جن پر حضور پرنور ﷺ عمل فرماتے تھے اُمت کو حکم نہ دیا تھا' قوم مہدی پر فرض فرمادیے۔ مثلاً ترک دنیا' توکل' ذکر خدا دواما' طلب دیدار خدا' صحبت صادقین' عزلت از خلق' ہجرت اور عشر۔

روئے زمین پر یہ شرف صرف قوم مہدوی کو عنایت فرمایا گیا کہ وہ حضور پرنور ﷺ کے مبارک و پرنور قدموں کے نیچے کی جو خاک ہوتی ہے وہ آنکھوں کا سرمہ بنالو۔ پھر اس کے بعد وہ سب دیکھو جو خدائے تعالیٰ تم کو دکھانا چاہتا ہے۔

حضور پرنور ﷺ کے پردہ فرمانے کے بعد سے ساڑھے آٹھ سو برس میں جو خطائیں ہوئی تھیں ان کی تصحیح بذریعہ عمل کرنے کی توفیق بخشی وہ اعمال جو خدا سے دور کرنے والے تھے ان سے نکال کر وہ اعمال وافعال کی توفیق عنایت فرمائی جو خدا سے قریب کرنے والے ہیں۔

جس طرح یہود ونصاریٰ مسلمانوں کو بھٹکانے اور خاص طور پر حضور پرنور ﷺ سے دور کرنے اور عقائد واعمال اسلام کے خلاف کرنے کے لئے جو ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں ویسے ہی منکران مہدی' مصدقان مہدی موعود کو بھٹکانے کے لئے کرتے ہیں۔ مثلاً شریعت اور ولایت میں ٹکراؤ لانا یا مہدوی نوجوانوں کو مہدویت کا باغی بنانا یا مہدویت کے تعلق سے بغض وعناد پیدا کرنا اور خاص طور پر مہدویوں میں اپنے آدمیوں کو چھوڑ دینا کہ مہدوی مرتد بن جائے۔

چونکہ ذات مہدی موعود علیہ السلام خاتم ولایت محمدیہ ﷺ ہے اور قوم احکامات نبوت پر بھی عمل پیرا ہے۔ اور احکام ولایت پر بھی جو صرف فضل خدا اور صدقہ خاتمین صلی اللہ علیہما وسلم ہی سے ہے یہ بزرگی وعظمت منکرین کو ایک آنکھ نہیں بھاتی اس لئے ہر دور میں مکاری سے کام لیا گیا۔ اب آخری حربہ یہ ہے کہ مہدویوں میں ارتداد کو پھیلایا جائے اور ایک مصدق دوسرے مصدق سے اختلاف کرے۔ اب جو ان کے فریب کا شکار ہو گیا خدانخواستہ مرتد ہو گیا تو دوزخ تو دہکائی جارہی ہے۔

مرتدین کی قبر بدری کی جاتی ہے۔ بعد میں ایسے لوگ دوزخ میں جائیں گے۔

لہٰذا مومنین ومصدقین' مومنات ومصدقات کا کام ہے کہ منکرین کے بُنے جال سے بچیں خدانخواستہ جال میں پھنسے ہیں تو اس کو کاٹ کر باہر نکل آئیں۔

خدانخواستہ منکرین کے زہر نے دماغوں کو ماؤف کردیا ہے۔ مصدق الجھن کا شکار ہیں یا بددلی نفرت دلوں میں آئی ہے تو اللہ سے دعا کریں باعمل اور ذکر وفکر کرنے سے مصدقین انشاء اللہ اس زہر کو نکال دیں گے۔ ہم سب کو اللہ اپنا بنا کر رکھے اور اپنا بنا کر اٹھائے۔ آمین

96

# اختتامیہ

معزز قارئین کرام! حضور پرنور مہدی موعود علیہ السلام کی تشریف آوری ہو چکی۔ لیکن منکرین کی طرف سے انکار ہی انکار کیا جاتا ہے۔ اس کی وجوہات یہ ہیں۔

حضور پرنور محمد رسول اللہ ﷺ نے جو فرمایا اس کا مفہوم یہ ہے کہ مہدی کی مخالفت خصوصاً علماء وفقہاء کریں گے کیوں کہ ان کی سلطنت باقی نہ رہے گی۔ جس طرح یہود ونصاریٰ کی حکومت نہ رہی تھی۔ حضور پرنور مہدی موعود علیہ السلام نے منکرین کے انکار کی وجہ ان کی حب دنیا کو قرار دیا کیونکہ دنیا ان کی محبوب ہے اور جب کوئی محبوب کو برا کہے تو کیوں انہیں اچھا محسوس ہوگا؟ جاہ پسند اور دنیا پسندوں نے ہر دور میں مخالفت کی۔ چنانچہ ہجرت کروائی گئی، گھروں اور دیار سے نکالا گیا۔ اور ایذا پہنچائی گئی اور مہدویوں کو شہید بھی کیا گیا۔

منکران مہدی نے حضور پرنور ﷺ کے اس فرمان کی بھی تکذیب کی یا عملاً جھٹلایا کہ "ہر امت میں اس کے نبی کی نظیر ہوتی ہے میری امت میں مہدی میری نظیر ہے۔ اس فرمان مبارک کو پس پشت رکھ کر حضور پرنور ﷺ کو واحد قرار دینے کی کوشش کی گئی اور آپ کی نظیر کا انکار کر دیا گیا۔

منکرین دراصل اللہ تعالیٰ کو عالم الغیب اور علیم وبصیر نہیں مانتے لہٰذا ہمیشہ حیلہ جوئی کرتے رہے اس طرح پندرھویں صدی تک امت پہنچ گئی اب جنہوں نے منکرین کی باتوں پر یقین کر لیا وہ تصدیق مہدی سے محروم رہے۔

حضور صلعم کی نظیر کی نفی، عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے خیالی مہدی کی ایک ساتھ آمد کی بات کو بڑھاوا دیا گیا۔

اہل انکار کا ایک اور دلچسپ حربہ یوں ہے کہ جو بھی انہوں نے پیش نہیں کیا ہے۔ وہ ہے۔

(۱) حضرت سید محمد جونپوری سے پہلے یا بعد میں نہ تو دریائے فرات خشک ہوا اور نہ ہی اس میں سے سونے کا پہاڑ نکلا۔

(۲) وہ ستارہ جو مشرق سے نکلتا ہے نہیں نکلا جس کی صورت گائے کے سینگ کی ہوگی۔

(۳) پھر مہدویہ سے سوال کیا جائے گا کہ نفس ذکیہ کے قتل کا واقعہ آپ کے مہدی سے پہلے یا بعد میں ہوا تھا؟

ہمارا جواب یہ ہے کہ ان تینوں امور کا تعلق مہدی سے نہیں ہے بلکہ علامات قیامت سے ہے۔ لیکن بھٹکانے اور ذہنوں کو موڑنے یا مہدی کی تصدیق سے روکنے کا یہ ایک زبردست پُر فریب حربہ ہے۔

مہدی موعودؑ کی درمیانی زمانہ میں تشریف آوری کی بات کو منکرین نے آخر زمانہ میں ہونا باور کروایا۔ جبکہ حضور پرنور مہدی موعود علیہ السلام وسطِ امت میں تشریف لائے اور پردہ فرمالیا۔ منکرین کے ترکش کے اور تیر بھی ہیں مثلاً

☆ مہدی بادشاہ ہوں گے۔ ☆ مہدی قسطنطنیہ کو فتح کریں گے۔

☆ حضرت عیسیٰ کے ساتھ مل کر دجال کو قتل کریں گے۔ ☆ ساری دنیا کو ایمان سے منور کریں گے۔

یہ باتیں بھی من گھڑت ہیں جس کا احادیث سے کوئی تعلق نہیں۔ ان باتوں کی تردید فقیر کی اسی کتاب میں ملاحظہ کیجئے۔

اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کو اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے روانہ فرماتا رہا۔ جس کا سلسلہ حضور پرنور محمد رسول اللہ ﷺ پر اختتام کو پہنچا اب کوئی نبی نہیں آئیں گے۔

امت محمدیہ ﷺ کو ساری اُمتوں میں معزز کیا اور درجات بلند سے نوازا۔ جیسا کہ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے علماء

بنی اسرائیل کے انبیاء کے جیسے ہیں۔قوم مہدویہ کو بھی اپنی نوازشات سے ممتاز رکھا۔ولایت کو نبوت پر فضل عطا فرمایا۔جیسا کہ ارشاد مبارک ہے کہ" میری ولایت میری نبوت سے افضل ہے" یہاں ولایت کا اختتام حضور پرنور مہدی موعودؑ پر ہوا۔تمام اُمتوں میں امت محمد یہ کو فضل سے نوازا۔اور دیگر مسلمانوں سے بغض وحسد رکھی آرہی ہیں۔یا کفار بھی حسد رکھتے ہیں۔خدا کی طرف سے عطا کردہ عظمت وبزرگی کی وجہ سے قوم مہدی سے بغض وعناد بھی غیروں سے زیادہ فرقہ ہائے اسلامیہ میں زیادہ ہے۔اس وجہ سے ہر دور میں انکار کیا گیا اور ہر دور میں مہدویوں پر ظلم وستم کیا گیا۔ایسے ہی ظالموں نے مہدویوں میں چند کو خرید لیا یا ذہنی غلام بنالیا۔

چونکہ بفضل خدا و بفضل خاتمینؑ مہدویوں میں اقوال، اعمال وافعال میں استقامت وشدت ہوتی ہے تو کہا جاتا ہے کہ مہدویوں میں غلو بہت ہوتا ہے۔اب اگر اس کو غلو سے تعبیر کیا جائے تو کرنے والوں کی مرضی۔مثلاً

☆ دور نبوت میں چار خلفاء کرامؓ ہوئے۔

☆ دور ولایت میں پانچ خلفاء کرامؓ ہوئے۔

☆ دور نبوت میں قطعی جنتی دس ہوئے۔

☆ دور ولایت میں قطعی جنتی بارہ ہوئے۔

احکامات نبوت میں زکواۃ کی ادائیگی ڈھائی فیصد سال کے ختم پر رقم موجود ہو تو، احکامات ولایت میں ہر تازہ آمدنی پر یا اللہ آنے والی نقد وجنس پر دس فیصد ہے۔حضور پرنور مہدی موعودؑ نے قوم کو حضور پرنور ﷺ کے قدموں سے جوڑ دیا۔بعض امور ومعاملات میں آپ ﷺ کے مبارک عمل پر چلنے کی تاکید فرمادی۔فقراء کے پاس ایک وقت سے دوسرے وقت کی غذا رہتی تو متنبہ کیا جاتا تھا۔جب آزمائش زیادہ ہوگی یا محنت ومشقت زیادہ کی جائے گی اجر بھی زیادہ ملے گا۔مثلاً مہدی موعودؑ نے فرمایا۔

تین پہر کا ذاکر منافق، چار پہر کا ذاکر مشرک، پانچ پہر کا ذار مومن ناقص، آٹھ پہر کا ذاکر مومن۔یا آپ نے مومنوں کو فرمایا "مومن ذخیرہ نہ کند" یا آپ نے "باعمل مقبول بےعمل مردود" فرمادیا۔

بفضل خدا و بفضل خاتمین صلی اللہ علیہما وسلم قوم ان باتوں کو ہمیشہ پیش نظر رکھتی ہے اور عمل کے لئے کوشاں رہتی ہے۔مصدق کو اپنی ذات سے محبت کم رہتی ہے۔اور وہ اپنی ذات پر ملامت کرتا ہے۔جب نفس کو پست اور ذلیل سمجھا جائے گا تو پھر قربت خداوندی نصیب ہوگی۔بےعمل کی وجہ سے جب خود پر ملامت کی جائے گی تو اپنے سے زیادہ دوسرا کوئی بُرا نہ ہوگا۔

نبوت بھی حضور پرنور ﷺ کی ہے۔اور ولایت بھی آپ ﷺ کی ہے۔آپ نے اپنی نبوت پر اپنی ولایت کو فضل دیا ہے۔فرمایا۔" ولایت افضل ہے نبوت سے پانچ وجوہات سے۔

پہلی وجہ: ولایت صفتِ خالق بھی ہے اور نبوت صرف صفت مخلوق ہے۔

دوسری وجہ: یہ ہے کہ ولایت اللہ کے ساتھ مشغولیت کی صفت ہے اور نبوت خلق کے ساتھ

تیسری وجہ: یہ ہے کہ ولایت امرِ باطنی ہے اور نبوت امر ظاہری ہے۔

چوتھی وجہ: ولایت صفتِ خاصہ ہے اور نبوت صفتِ عامہ ہے۔

پانچویں وجہ: ولایت کی انتہا نہیں ہے اور نبوت کی انتہا ہے۔

اور کہا گیا ہے کہ مرتبہ ولایت افضل ہے مرتبہ نبوت سے۔(ماخوذ از تقویم مہدویہ ماہ فبروری)